ولیم شیکسپیر

جولیس سیزر

ترجمہ

منیب الرحمٰن

ساہتیہ اکادمی

شکریہ

"جولیس سیزر" کا یہ ترجمہ ۱۹۶۰ تک مکمّل ہوچکا تھا۔ اس کے چند حصّے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے نشر بھی ہوئے لیکن اسے چھپوانے کی صورت پیدا نہ ہوسکی۔ میں اپنے دوست پروفیسر گوپی چند نارنگ کا تہِ دل سے احسان مند ہوں جن کی کوشش اور توجّہ سے آج اس کی اشاعت عمل پذیر ہوئی ہے۔ میرے اوبسر محبّی بیدار بخت کا شکریہ بھی واجب ہے جن سے کتاب کی تیّاری میں مجھے برابر مدد ملتی رہی۔ ان حضرات کے علاوہ میں ان تمام دوستوں کا شکرگذار ہوں جنھوں نے ترجمے کے بارے میں مجھے مفید مشورے دئے اور اس کی قدر دانی کرکے میری ہمّت بڑھائی۔

دیباچہ

شیکسپیر نے اپنا ڈراما " جولیس سیزر" ۱۵۹۹ عیسوی کے آس پاس تصنیف کیا ۔ اس میں سیزر کے قتل اور اس سے پیدا ہونے والے حالات کو موضوع بنایا گیا ہے ۔ ڈرامے کے واقعات کی ابتدا ۴۵ عیسوی ق م سے ہوتی ہے جب سیزر اسپین میں اپنے دشمنوں کی فوجوں کو شکست دے کر واپس روم لوٹتا ہے ۔ اس وقت تك اس کا اقتدار مکمّل ہوچکا ہے ۔ لیکن اہالیِ روم میں ایك خاصی تعداد ان اہم لوگوں کی ہے جو اس کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوف زدہ ہیں ۔ مخالفین سازش کا منصوبہ بناتے ہیں اور سیزر کو قتل کر دیتے ہیں ۔ یہ واقعہ اطالیہ میں خانہ جنگی کا سبب قرار پاتا ہے ۔ آخر میں سیزر کے حامیوں کی فتح ہوتی ہے اور مخالف گروہ کے سربراہ مارے جاتے ہیں ۔

" جولیس سیزر" کا پلاٹ پلوٹارك[1] کی تصنیف سے لیا گیا ہے جس

---

[1] پلوٹارك (Plutarch) جو تقریباً ۴۶ عیسوی میں یونان کے اندر پیدا ہوا مغربِ قدیم کے مورّخین میں ایك مقبول حیثیت رکھتا ہے ۔ اس کی تصنیف " سِیَرِ مماثل" (THE PARALLEL BIOGRAPHIES) یونان اور روم کی تاریخی شخصیتوں کے حالات پر مشتمل ہے ۔ پلوٹارك نے

کا انگریزی ترجمہ[1] ڈرامے کا اصل ماخذ ہے ۔ شیکسپیر نے اپنے ماخذ سے استفادہ کرنے میں جدّت اور تنوّع سے کام لیا ہے ۔ اس نے صرف ان تفصیلات کا انتخاب کیا ہے جو اس کے ڈرامائی مقاصد پر پوری اترتی ہیں اور جگہ جگہ ان میں ترمیم کرکے انہیں ایک نیا رنگ دے دیا ہے ۔ دراصل ڈراما نگار کے نزدیک تاریخی واقعات کی اہمیت فقط "خام مواد" کی ہے جس کا استعمال وہ اپنے فنّی مقاصد کے مطابق عمل میں لاتا ہے ۔ اس کا زور تاریخی واقعہ نگاری سے زیادہ اپنے کرداروں کے مابین انسانی رشتوں کو اجاگر کرنا ہے ۔

اپنی تمام ظاہری سادگی کے باوجود "جولیس سیزر" ایک مشکل ڈراما ہے اور اس کے بارے میں اکثر کہا گیا ہے کہ یہ شیکسپیر کے پیچیدہ ترین ڈراموں میں سے ایک ہے ۔ اس کے بعض پہلوؤں کے متعلق ناقدین کے درمیان گہرا اختلاف رائے رہا ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ ڈرامے میں ایک ابہام پایا جاتا ہے جو بالارادہ ہے ۔ اسے ایک "سوالیہ ڈراما" (problem play) بتایا گیا ہے جس میں صورتِ حال کے مختلف پہلوؤں کی چھان بین تو ضرور ہے لیکن کسی خاص نظریے کی تائید نہیں ملتی بلکہ اس کا فیصلہ

---

۱۲۰ عیسوی کے قریب وفات پائی ۔

[1] پلوٹارک کی تاریخ کا انگریزی ترجمہ Sir Thomas North نے کیا ۔ یہ ترجمہ ۱۵۷۹ عیسوی میں پہلی بار شایع ہوا ۔ اس نے انگریزی ادب پر گہرا اثر ڈالا جس کی مثال شیکسپیر کے کئی ڈراموں میں ملتی ہے ۔

پڑھنے والے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

"جولیس سیزر" میں چار خصوصی کردار ہیں: سیزر، بروٹس، کیسیس اور اینٹنی۔ ان میں سیزر اور بروٹس کو ڈرامائی مرکزیت حاصل ہے حالاں کہ یہ سوال زیرِ بحث رہا ہے کہ ان دونوں افراد میں سے ڈرامے کا اصل ہیرو کون ہے۔ جو لوگ سیزر کو اوّلیت کا درجہ دیتے ہیں ان کے نزدیک ڈرامے میں ایک عظیم شخص کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنے غرور و تکبّر کی وجہ سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام روم کے واسطے بربادی کا سبب بنتا ہے۔ دوسری طرف بروٹس کو ترجیح دینے والے ڈرامے کو ایک ایسے نیک آدمی کی روداد سمجھتے ہیں جس کی ٹریجڈی کا محرّک اس کا احمق پن اور سادہ لوحی ہے۔

شیکسپیر نے اپنے کرداروں کی تصویرکشی میں غیر جانب داری سے کام لیا ہے۔ وہ نہ تو سیزر کا طرف دار ہے اور نہ اس جماعت کا جس کی بروٹس اور کیسیس نمائندگی کرتے ہیں۔ ہر کردار کی شخصیت انسانی خوبی اور خامی کا امتزاج پیش کرتی ہے جیسا کہ ہم زندگی میں دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم کسی کی طرف غیر مشروط محبّت یا مکمّل نفرت محسوس نہیں کرتے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ اخیر میں سب کردار ہماری ہمدردی کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

اپنی ساخت کے اعتبار سے "جولیس سیزر" شیکسپیر کی فنّی مہارت اور چابک دستی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ڈرامے کو اس کی دلچسپی کے

نقطۂ نظر سے دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصّے میں سیزر کے قتل کو اور دوسرے میں سازش کرنے والوں کے انجام کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کے باوجود کہ دونوں حصّوں میں الگ الگ واقعات پر زور ہے پھر بھی ڈرامے کی وحدت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ سیزر کے قتل کے بعد بھی اس کی روح ڈرامے کے باقی حصّے کی کارروائی پر چھائی رہتی ہے، اور اس طرح واقعات میں ایک تسلسل قائم رہتا ہے۔

"جولیس سیزر" ایک اہم تصنیف ہے اور اس سے شیکسپیر کے ان ڈراموں کا آغاز ہوتا ہے جن کی بنا پر وہ دنیا کا عظیم ترین ڈراما نگار تسلیم کیا گیا ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں اردو میں اس سے پہلے مذکورہ ڈرامے کے دو ترجمے ہو چکے ہیں۔ پہلا ترجمہ سیّد تفضّل حسین نے کیا تھا اور دوسرا مولوی عنایت اللّٰہ نے۔ دونوں ترجمے بہت زمانہ گذرا شایع ہوئے تھے اور اب نایاب ہیں۔ انہیں محض ابتدائی کوشش سمجھنا چاہیئے۔ ایک عرصے سے ضرورت تھی کہ اس ڈرامے کا دوبارہ ترجمہ ہو جس میں زبان و بیان کے عصری تقاضوں کا لحاظ رکھا جائے۔ موجودہ ترجمہ اسی ضرورت کے ماتحت کیا گیا ہے۔ مجھے اپنی کوشش میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے اس کا فیصلہ ناظرین کریں گے۔

راچسٹر، مشیگن (امریکہ)
جولائی ۱۹۸۷

منیب الرحمٰن

جولیس سیزر کا المیہ

ڈرامے کے افراد

جولیس سیزر	Julius Caesar	
آکٹیویس سیزر	Octavius Caesar	جولیس سیزر کی موت کے بعد مجلس ثلاثہ کے رکن
مارکس اینٹونیس	Marcus Antonius	
لیپیڈس	Lepidus	
سسرو	Cicero	سینیٹ کے اراکین
پبلیس	Publius	
پوپیلیس لینا	Popilius Lena	
مارکس بروٹس	Marcus Brutus	جولیس سیزر کے خلاف سازشیوں کا گروہ
کیسیس	Cassius	
کاسکا	Casca	
ٹریبونیس	Trebonius	
لگاریس	Ligarius	
ڈیسیس بروٹس	Decius Brutus	
میٹیلس سمبر	Metellus Cimber	
سنّا	Cinna	

فلیویس	Flavius	وکلائے جمہور
مرلّس	Marullus	
آرٹمی ڈورس	Artemidorus	ایک سوفسطائی
سنّا	Cinna	ایک شاعر
ایک اور شاعر		
ایک نجومی		
لوسیلیس	Lucilius	بروٹس اور کیسیس کے دوست
ٹٹی نیس	Titinius	
میسالا	Messala	
چھوٹا کیٹو	Young Cato	
ولیومنیس	Voluminius	
ویرو	Varro	بروٹس کے ملازمین اور افسر
کلائٹس	Clitus	
کلاڈیس	Claudius	
اسٹریٹو	Strato	
لوسیس	Lucius	
ڈارڈینیس	Dardanius	
پنڈارس	Pindarus	کیسیس کا خدمت گار
ایک موچی		
ایک بڑھئی		
شہری		
سیزر کا نوکر		
اینٹنی کا نوکر		
آکٹیویس کا نوکر		

کلپورنیا	Calphurnia	جولیس سیزر کی بیوی

پورشیا	Portia	بروٹس کی بیوی

سیزر کی روح

سینیٹ کے اراکین، پہرے دار، خدمت گار وغیرہ

مقام: ڈرامے کے زیادہ حصّے میں
روم — اس کے بعد سارڈیس اور فلپّائی
کے نزدیک —

پہلا ایکٹ

پہلا منظر : روم — ایک سڑک۔

فلیویس، مرلّس اور چند شہری داخل ہوتے ہیں —

فلیویس: جاؤ، اپنے اپنے گھر جاؤ — اے نکمّے لوگو جاؤ اپنے گھروں کو — آج کوئی چھٹی ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ کاریگروں کو کام کے دن اپنے پیشے کی علامت کے بغیر نہیں گھومنا چاہیئے؟ بتا تو کیا پیشہ کرتا ہے؟

بڑھئی: حضور میں بڑھئی ہوں —

مرلّس: تو تیرے چمڑے کا پیش بند اور مسطر کہاں ہے؟ وہ کون سی تقریب ہے جس میں تو نے اپنا بہترین لباس پہن رکھا ہے؟ اور جناب آپ، آپ کا کیا پیشہ ہے؟

موچی: حضور سچ تو یہ ہے کہ اگر میرا مقابلہ ہوشیار کاریگروں سے کیا جائے تو کہنا چاہیئے میں تو وہی چمار کا چمار ہوں —

مرلّس: میں پوچھتا ہوں تیرا پیشہ کیا ہے، صاف صاف جواب دے —

موچی: حضور میرا پیشہ جس میں مجھے امید ہے میرا من سدھی رہے گا بگڑے ہوئے جوڑے سدھارنا ہے —

مرلّس: ابے غلام تیرا پیشہ کیا ہے؟ نابنجار تو کیا پیشہ

کرتا ہے؟

موچی : حضور آپ سے درخواست ہے کہ بگڑیں نہیں ۔ اگر آپ ٹھیک ٹھاک نہیں رہتے تو میں آپ کی مرمّت کردوں گا ۔

مرلّس : کیا مطلب؟ تو گستاخ میری مرمّت کرے گا؟

موچی : جی ہاں میں آپ کو گانٹھ دوں گا ۔

فلیویس : یہ تھہ تو موچی ہے ۔ کیوں؟

موچی : بے شک سرکار ۔ بس سوجا ہی میرے گذارے کا ذریعہ ہے ۔ میں کسی پیشہ کرنے والے کے معاملے میں دخل نہیں دیتا اور نہ کسی پیشہ کرنے والی کسے کام میں ٹانگ اڑاتا ہوں ۔ البتّہ جناب میں بوڑھے جوتوں کا ڈاکٹر ضرور ہوں ۔ وہ برے حال میں ہوں تو ان کا علاج معالجہ میرا کام ہے ۔ آج تک جتنے بھلے مانسوں کو جوتا پہننے کی توفیق ہوئی ہے وہ میری ہی کاریگری کے راستے سے گذرے ہیں ۔

فلیویس : لیکن تو آج اپنی دوکان میں کیوں نہیں ہے؟ آخر کیوں ان لوگوں کو چاروں طرف لئے لئے پھر رہا ہے؟

موچی : اس لئے حضور کہ ان کے جوتے گھسیں اور مجھے زیادہ کام ملے ۔ لیکن اصل بات یہ ہے سرکار کہ ہم آج چھٹّی منا رہے ہیں تاکہ سیزر کا دیدار کریں اور اس کی فتح کی خوشی میں شریک ہوں ۔

مرلّس : خوشی کس بات کی؟ آخر وہ کون سا ملک فتح کرکے لوٹا ہے اور کون سے باج گذار قیدی بنے روم آ رہے ہیں تاکہ اس کے رتھ کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے

جلوس کو زینت بخشیں؟ ارے کندۂ ناتراشو، ارے
پتھرو، تم جو بے حس چیزوں سے بھی بدتر ہو،
اے سنگ دل انسانو، اے روم کے بے رحم لوگو، کیا
تم پامپی[1] کو بھلا بیٹھے؟ کیا تم بارہا دن دن بھر
اپنے بچّوں کو بغل میں دبائے دیواروں، کنگروں،
برجیوں، حتّیٰ کہ چھتوں پر صبر و تحمّل کے ساتھ
انتظار میں نہیں بیٹھے رہے تاکہ پامپیِ اعظم کو روم
کے گلی کوچوں سے گذرتے دیکھ سکو؟ اور جوں ہی
اس کا رتھ نمودار ہوا کیا تم سب نے مل کر ایسا نعرہ
نہیں لگایا کہ اس کی گونج سے، جو ٹائبر پر جھکے
ہوئے ساحلوں سے ٹکراکر اٹھی، نیچے بہتے ہوئے
دریا کو تھرّا دیا؟ اور آج تم اپنا بہترین لباس پہنے
پھر رہے ہو اور چھٹّی منا رہے ہو اور اس شخص کے
راستے میں پھولوں کی بارش کر رہے ہو جو پامپی کے
فرزندوں کو زیر کرکے واپس آرہا ہے؟ جاؤ، اپنے
گھروں کو جاؤ۔ اپنے گھٹنوں کے بل گر کر دیوتاؤں
سے دعا مانگو کہ وہ اس بلا کو ٹال دیں جو اس ناشکری
کی سزا میں تم پر یقیناً نازل ہوگی۔

فلیویس: جاؤ، جاؤ، میرے ہم وطنو اور اس گناہ کے کفّارے
میں اپنے جیسے تمام غریب غرباؤں کو جمع کرو، انہیں
ٹائبر پر لے جاؤ اور دریا میں اتنے آنسو بہاؤ کہ
پست ترین موجیں ساحل کے بلندترین حصّے کو چومنے

---

[1] Pompey

لگیں ۔ (شہری چلے جاتے ہیں) دیکھو، چاہے ان کی رذیل طبیعتیں متاثر نہ ہوئی ہوں لیکن یہ سب اپنے احساسِ جرم کے سبب زبان بستہ یہاں سے رخصت ہو رہے ہیں ۔ تم اس راستے سے کیپیٹول[1] کی طرف جاؤ ۔ میں ادھر سے جاتا ہوں ۔ اگر دیکھو کہ مجسّموں کو تعظیمی علامات سے سجایا گیا ہے تو انہیں ننگا کر دینا ۔

مرلّس: کیا یہ مناسب ہوگا؟ تم جانتے ہو آج لوپرکال[2] کا جشن ہے؟

فلیویس: کوئی حرج نہیں ۔ دیکھنا ایک بھی مجسّمہ سیزر کی فتح کی نشانیوں سے آراستہ نہ رہنے پائے ۔ میں ہر طرف گھوم پھر کر دیکھتا ہوں اور عوام کو بھگاتا ہوں ۔ تم بھی جہاں کہیں ان کا جماؤ دیکھو یہی کرنا ۔ اگر سیزر کے بڑھتے ہوئے پنکھ تراش دئیے گئے تو اس کی بلند پروازی کی روک تھام ہو جائے گی ورنہ وہ انسانوں کی حدِ نظر سے اونچا اڑنے لگے گا اور ہم سب کو غلاموں کی طرح خوف و ہراس میں مبتلا رکھے گا ۔ (چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر : ایک شارعِ عام ۔

سیزر اور اینٹنی دوڑ میں جانے کے لئے داخل ہوتے ہیں ۔ کلپورنیا، پورشیا، ڈیسیس، سسرو، بروٹس، کیسیس اور کاسکا ہمراہ ہیں ۔ ایک ہجوم ان کے

---

[1] Capitol   [2] Lupercal

ساتھ آتا ہے ۔ اس میں ایک نجومی بھی ہے ۔
مرلس اور فلیویس پیچھے پیچھے آتے ہیں

سیزر : کلپورنیا!
کاسکا : خاموش، سیزر مخاطب ہیں ۔
سیزر : کلپورنیا!
کلپورنیا : حاضر ہوں میرے آقا ۔
سیزر : جب انٹونیس دوڑ میں حصّہ لے تو تم ٹھیک اس کے راستے میں کھڑی ہو جانا ۔ انٹونیس!
اینٹنی : سیزر، میرے آقا ۔
سیزر : انٹونیس دوڑتے وقت کلپورنیا کو چھونا مت بھولنا کیوں کہ ہمارے بڑے بوڑھوں کا قول ہے کہ اگر بانجھ عورتوں کو اس مقدّس دوڑ میں چھولیا جائے تو وہ بانجھ پنے کی لعنت سے نجات پا جاتی ہیں ۔
اینٹنی : میں ضرور یاد رکھوں گا ۔ اگر سیزر نے حکم دیا کہ فلاں کام ہو جائے تو سمجھئے وہ ہو گیا ۔
سیزر : جاؤ شروع کرو اور کوئی رسم نہ اٹھا رکھنا ۔
نجومی : سیزر!
سیزر : یہ کس کی آواز ہے؟
کاسکا : شور ختم کیا جائے اور لوگ خاموش رہیں ۔
سیزر : کون ہے جو اس بھیڑ میں سے مجھے پکار رہا ہے؟ موسیقی کی تمام صداؤں سے تیز ایک آواز سنائی دیتی ہے جو "سیزر" چلّا رہی ہے ۔ بولو، سیزر نے سننے کے لئے رخ پھیر لیا ہے ۔

نجومی : مارچ کی پندرہ تاریخ سے خبردار رہیّے ۔

سیزر : یہ کون شخص ھے؟

بروٹس : ایک نجومی جو آپ کو مارچ کی پندرہ تاریخ سے خبردار کر رہا ھے ۔

سیزر : اسے میرے سامنے لاؤ ۔ میں اس کی صورت دیکھوں ۔

کیسیس : اے تم ، مجمع میں سے باھر آؤ اور سیزر کے روبرو خود کو پیش کرو ۔

سیزر : اب بولو تم مجھ سے کیا کہہ رہے تھے ۔ دوبارہ کہو ۔

نجومی : مارچ کی پندرہ تاریخ سے خبردار رہیّے ۔

سیزر : یہ شخص من گھڑت باتیں کرتا ھے ۔ اسے نظرانداز کرنا بہتر ھے ۔ آؤ چلا جائے ۔

قرنا کی آواز ۔ بروٹس اور کیسیس کے سوا سب چلے جاتے ھیں ۔

کیسیس : آپ دوڑ دیکھنے جائیں گے؟

بروٹس : نہیں ۔

کیسیس : اچھا ھو اگر آپ چلیں ۔

بروٹس : مجھے کھیل تماشے کا شوق نہیں ۔ جو زندہ دلی اینٹنی میں موجود ھے اس کی مجھ میں تھوڑی سی کمی ھے ۔ لیکن کیسیس میں تمھاری دلچسپیوں میں مخل ھونا نہیں چاھتا ۔ میری طرف سے تمھیں اجازت ھے ۔

کیسیس : کچھ عرصے سے میں آپ کو دیکھ رہا ھوں بروٹس ۔ میں آپ کی آنکھوں میں اس محبّت اور نرمی کی جھلک نہیں پاتا جو پہلے میرے شاملِ حال ھوتی تھی ۔ آپ اپنے دوست سے جو آپ کو چاھتا ھے غیر معمولی سختی اور

اجنبیت برتنے لگے ہیں ـ

بروٹس: کیسیس دھوکا نہ کھاؤ ـ اگر میرا چہرہ مکدّر نظر آتا ہے تو یہ اس لئے کہ میں نے اپنی ساری پریشانیوں کا رخ اپنی طرف پھیر رکھا ہے ـ ایک عرصے سے مجھے مخالف خیالات ستا رہے ہیں ـــ ایسے خیالات جن کا واسطہ صرف میری ذات سے ہے اور جنھوں نے شاید میرے طور طریقوں کو بھی ملوّث کر دیا ہے ـ لیکن کوئی وجہ نہیں کہ میرے عزیز دوست احباب (جن میں کیسیس تم بھی شامل ہو) اس سے رنجیدہ ہوں اور میری غفلت کو سوائے اس کے کسی اور بات سے تعبیر کریں کہ بیچارہ بروٹس جو اپنے آپ سے جنگ میں مبتلا ہے دوسروں سے محبّت کا اظہار کرنا بھول جاتا ہے ـ

کیسیس: تو پھر بروٹس آپ کے جذبات کو سمجھنے میں مجھ سے سخت غلطی ہوئی اور اسی لئے میں اپنے دل میں بیش قیمت افکار اور قابلِ قدر احساسات دفن کئے رہا ـ ہاں اچھے بروٹس بتائیّے کیا آپ اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں؟

بروٹس: نہیں کیسیس ـ آنکھ اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی جب تک اور چیزوں کے ذریعے اسے اپنا عکس نظر نہ آئے ـ

کیسیس: درست ، اور بروٹس یہ سخت افسوس کی بات ہے کہ آپ کو ایسے آئنے میسّر نہیں جو آپ کے پوشیدہ جوہروں کو آپ کی نظر میں اجاگر کر دیں تاکہ آپ اپنا عکس دیکھ سکیں ـ میں نے سنا ہے کہ غیرفانی سیزر کے سوا جب روم کے معزّز لوگ بروٹس کا ذکر کرتے ہیں اور موجودہ عہد کے بوجھ تلے کراہتے ہیں تو انہیں تمنّا

ہوتی ہے کہ کاش شریف بروٹس کے پاس آنکھیں ہوتیں ۔

بروٹس: کیسیس تمہیں مجھے کن خطروں میں جھونکنا منظور ہے جو یہ چاہتے ہو کہ میں اپنے اندر ایسی چیز تلاش کرنے لگوں جس کا مجھ میں وجود نہیں؟

کیسیس: بس بروٹس آپ سننے کے لئے تیّار ہو جائیں اور چوں کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس اپنے آپ کو دیکھنے کے لئے بجز عکس کے اور کوئی بہتر وسیلہ نہیں لہذا میں آپ کے لئے آئنہ بن کر آپ کی ان خصوصیات کو بڑھائے چڑھائے بغیر آشکارا کروں گا جن سے آپ اب تک ناواقف ہیں ۔ شریف بروٹس مجھے مشکوک نظروں سے مت دیکھئے ۔ اگر میں ہر ایک سے ہنسی مذاق کرتا پھرتا، یا اگر مجھے محبّت کے ہر نئے دعویدار سے چلتی ہوئی قسمیں کھاکر اپنی محبّت کو حقیر کرنے کی عادت ہوتی، اگر آپ یہ سمجھتے کہ میں لوگوں کی چاپلوسی کر کے اور انہیں گرم جوشی سے گلے لگا کر پیٹھ پیچھے ان کی برائی کرتا ہوں، یا اگر آپ جانتے کہ میں دعوتوں میں ہمہ شما سے دوستی جتاتا ہوں تو آپ بخوشی مجھے خطرناک سمجھ سکتے تھے ۔

قرنا کی آواز اور لوگوں کا شور ۔

بروٹس: یہ شور کیسا ہے؟ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ سیزر کو اپنا بادشاہ تو نہیں چن رہے ۔

کیسیس: اچھا تو آپ کو اس کا اندیشہ ہے؟ تو گویا میں سمجھوں کہ آپ ایسا نہیں چاہیں گے؟

بروٹس: ہاں کیسیس میں ہرگز نہیں چاہوں گا ۔ پھر بھی

مجھے سیزر سے بہت لگاؤ ہے — بہرحال وہ کون سی
بات ہے جو تم مجھ سے کہنا چاہتے ہو؟ اگر اس کا
تعلّق عوام کی بھلائی سے ہے تو چاہے میری نظروں
کے سامنے ایک طرف عزّتِ نفس اور دوسری طرف موت
لا کر رکھ دی جائے میں دونوں کو ایک سا خاطر میں
لاؤں گا — دیوتا توفیق دیں کہ عزّتِ نفس مجھے اس سے
کہیں زیادہ عزیز ہو کہ میں مرنے سے ڈروں —

کیسیس: یہ وصف آپ کے اندر موجود ہے — مجھے اس کا اتنا
ہی علم ہے جتنی اچھی طرح میں آپ کی صورت
پہچانتا ہوں — ہاں تو عزّتِ نفس ہی میری داستان کا
موضوع ہے — مجھے نہیں معلوم کہ آپ کا اور دوسرے
لوگوں کا اس زندگی کے بارے میں کیا خیال ہے، لیکن
رہی میری ذات تو یہ بہتر ہے کہ مجھے موت آجائے
مگر میں اس طرح نہ جیوں کہ کسی ایسے شخص کا خوف
مجھ پر غالب رہے جو میری ہی طرح ہے — میں آزاد
پیدا ہوا تھا جیسے سیزر، اور آپ بھی — ہمیں بھی
ویسا ہی کھانے کو ملا ہے جیسا سیزر کو، اور ہم
دونوں میں جاڑے کی سختیاں برداشت کرنے کی
اتنی ہی سکت ہے جتنی اس میں، کیوں کہ سردی کے
ایک دن جب ہوا کا جھکّڑ چل رہا تھا اور بے چین
ٹائبر غصّے کے مارے اپنے ساحل سے ٹکرا رہا تھا سیزر
نے مجھ سے کہا: "کیسیس ہے تمھاری ہمّت کہ میرے
ساتھ اس غضب ناک طغیانی میں کود پڑو اور تیرتے
ہوئے دوسری طرف فلاں مقام تک پہنچ جاؤ؟" یہ سنتے

ھی جس طرح میں تھا اسی طرح کپڑوں سمیت پانی
میں کود پڑا اور سیزر کو آواز دی کہ میرے پیچھے
پیچھے آئے، اور بے شک اس نے ایسا کیا ۔ طوفانی
موجیں جنگھاڑ رھی تھیں اور ھم ریلتے پیلتے، مقابلہ
کرتے انھیں پیچھے دھکیل رھے تھے ۔ لیکن اس سے
پہلے کہ ھم اپنی مژدہ مقام پر پہنچیں سیزر پکارا :
"کیسیس مجھے لینا ۔ میں ڈوبا !" ھمارے جدِ بزرگ
اینیاس[1] کی طرح جو ٹرائے[2] کے بھڑکتے ھوئے
شعلوں سے بوڑھے انچیزس[3] کو اپنے کندھوں پر
اٹھا کر نکال لایا تھا میں نے بھی تھکے ماندے سیزر
کو ٹائبر کی موجوں سے نجات دلائی ۔ اور یہ شخص
اب دیوتا بن بیٹھا ھے اور کیسیس ایک بندۂ ناچیز ھے
جس کے لئے سیزر کا ایک سرسری اشارہ کافی ھے اور
وہ اپنا سر اس کے سامنے خم کردے ۔ جب سیزر
اسپین میں تھا تو ایک مرتبہ اسے بخار آگیا اور جب
اس کا زور ھوتا تو میں نے دیکھا ھے وہ کس طرح
کانپنے لگتا تھا ۔ واقعہ ھے کہ یہ دیوتا بھی کانپتا
تھا ۔ اس کے سہمے ھوئے ھونٹوں پر سے رنگ اڑ
جاتا اور اس کی آنکھیں جن کی جنبش دنیا کو مرعوب
کر دیتی ھے اپنی چمک کھو دیتیں ۔ میں نے اسے کراھتے
سنا ھے ۔ ھاں اس کی زبان جو رومنوں کو حکم دیتی
ھے کہ اس کی تعظیم کریں اور اس کی تقریروں کو

Aeneas[1]　　Troy[2]　　Anchises[3]

اپنے صحیفوں میں جگہ دیں، افسوس وہی زبان ایک
بیمار لڑکی کی طرح چلّاتی تھی: "ٹٹی‌نیس ایک گھونٹ
پانی!" اے دیوتاؤ مجھے واقعی حیرت ہے کہ ایسی
کمزور طبیعت کا آدمی اس باعظمت دنیا میں سب سے
بازی لے جائے اور فتح کا سہرا تنہا اس کے سر رہے۔

شور اور قرنا کی آواز۔

بروٹس: پھر سے یہ شور؟ میرے خیال میں یہ تحسین و آفریں
کسی تازہ اعزاز کے سلسلے میں ہے جس کی بارش
سیزر پر کی جا رہی ہے۔

کیسیس: ارے صاحب وہ ہے کہ کلاسس[1] کی طرح اس تنگ دنیا
پر پاؤں پھیلائے کھڑا ہے اور ہم حقیر انسان اس کے
زبردست پیروں کے نیچے چل پھر رہے ہیں اور ہر
طرف چوری چوری نگاہ دوڑا رہے ہیں کہ اپنے لئے
ذلّت اور بدنامی کی قبر ڈھونڈ نکالیں۔ انسان کبھی
کبھی اپنی قسمت کا مالک ہو جاتا ہے۔ عزیز بروٹس
اس میں قصور ستاروں کا نہیں خود ہمارا ہے کہ ہم
زیردست ہیں۔ بروٹس اور سیزر: آخر اس سیزر میں
کیا خاص بات ہے؟ بھلا کیوں یہ نام آپ کے نام سے
زیادہ مشہور ہو؟ دونوں کو ایک ساتھ لکھیے اور
آپ کا نام بھی اتنا ہی حسین ہے جتنا اس کا، دونوں
کو ادا کیجیے اور آپ کا نام بھی زبان پر اتنا ہی
بھلا لگتا ہے جتنا اس کا، دونوں کو تولئے اور آپ

---

[1] Colossus

کا نام بھی اتنا ہی بھاری ہے جتنا اس کا۔ دونوں
کے ذریعے کسی روح کو حاضر ہونے کی دعوت دیجئے
اور لفظ "بروٹس" اسے حرکت دینے میں اتنا ہی زود
اثر ثابت ہوگا جتنا لفظ "سیزر"۔ اب تمام دیوتاؤں
کے نام پر مجھے کوئی بتائے کہ ہمارا یہ سیزر کیا چیز
کھاتا ہے کہ اتنا عظیم بن گیا ہے؟ اے زمانے تجھے
ذلیل کیا گیا ہے! اے روم تو خوددار انسانوں کی
نسل کھو چکا ہے! طوفانِ عظیم سے لے کر اب تک کون
سا عہد گذرا ہے جس میں فقط ایک آدمی کا بول بالا
رہا ہو؟ روم کا ذکر کرتے ہوئے آج تک کون یہ کہہ
سکتا تھا کہ اس کی وسیع چاردیواری میں صرف ایک
آدمی کی جگہ ہے؟ کیا یہ وہی روم ہے جس میں تمام
گنجائش کے باوجود بس ایک ہی شخص ہے؟ ہاں میں
نے اور آپ نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ کسی
زمانے میں ایک بروٹس ہوا کرتا تھا جو روم میں
شیطانِ ازلی کی حکومت برداشت کر لیتا مگر اس نے
یہ گوارا نہ کیا کہ وہاں کوئی بادشاہ راج کرے۔

بروٹس: تم مجھے واقعی عزیز رکھتے ہو، اس میں مجھے کوئی
شبہ نہیں۔ تم مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہو، اس کا
بھی مجھے تھوڑا بہت اندازہ ہوگیا ہے۔ میں نے
اس بارے میں کیا سوچا ہے اور موجودہ عہد کے
متعلق میرے کیا خیالات ہیں، یہ میں پھر کبھی بتاؤں
گا۔ فی الحال میں اپنی محبّت کا واسطہ دے کر تم سے
درخواست کروں گا کہ مجھے مزید تحریک نہ دلائی

جائیے — جو کچھ تم نے کہا ہے میں اس پر غور کروں گا۔ جو تم کہنا چاہتے ہو میں اسے ٹھنڈے دل سے سنوں گا۔ اور کوئی ایسا وقت نکالوں گا جو ان باتوں کے سننے اور ان کا جواب دینے کے لئے موزوں ہو — اس وقت تک میرے عزیز دوست یہ بات ذہن میں رہے کہ ان سخت حالات میں جو بہت ممکن ہے یہ زمانہ ہمیں دکھائے بروٹس ایک گاؤں والا ہونا بہتر سمجھے گا مگر یہ ہرگز گوارا نہ کرے گا کہ اپنے آپ کو روم کا فرزند شمار کرے —

کیسیس: مجھے خوشی ہے کہ میرے کمزور الفاظ بروٹس سے کم سے کم اتنی گرم جوشی کا اظہار کروانے میں تو کامیاب ہو گئے —

سیزر اور اس کے ہمراہی
داخل ہوتے ہیں —

بروٹس: کھیل ختم ہوگئے ہیں اور سیزر واپس آ رہا ہے —

کیسیس: جب وہ گذریں تو آپ کاسکا کی آستین کو جھٹکا دے کر اسے رکنے کا اشارہ کیجئیے گا اور وہ اپنے جلے کٹے انداز میں بتا دے گا کہ آج کیا خاص واقعات پیش آئے —

بروٹس: اچھا — لیکن کیسیس دیکھو سیزر کی پیشانی پر غصّے کا داغ تمتما رہا ہے اور باقی لوگ ان خادموں کی طرح دکھائی دیتے ہیں جنہیں ڈانٹ ڈپٹ کی گئی ہو — کلپورنیا کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہے اور سسرو اپنی نیولے جیسی خونی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے

جن کا انداز ویسا ہی ہے جیسا کہ اکثر کیپیٹول میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جب دورانِ بحث سینیٹ[1] کے اراکین اس کی بات کاٹ دیں —

کیسیس : کاسکا سے پتہ چلے گا کہ معاملہ کیا ہے —

سیزر : انٹونیس!

اینٹنی : سیزر؟

سیزر : میں اپنے گرد ایسے لوگ رکھنا چاہتا ہوں جو موٹے تازے ہوں، بالوں میں کنگھا کیئے رکھتے ہوں اور رات کو سوتے ہوں — یہ جو کیسیس ہے، اس کا چہرہ نحیف اور بھوکوں جیسا ہے — وہ سوچتا بہت ہے — ایسے لوگ مخدوش ہوتے ہیں —

اینٹنی : سیزر اس کی طرف سے کھٹکا نہ کیجئے — وہ مخدوش نہیں ہے — وہ ایک شریف رومن ہے اور طبیعت کا اچھا ہے —

سیزر : کاش وہ کچھ موٹا ہوتا — لیکن مجھے اس کا خوف نہیں ہے — اس کے باوجود اگر مجھ میں ڈرنے کا مادّہ ہوتا تو میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس سے مجھے بچنے کی اتنی شدید خواہش ہوتی جتنی اس دبلے پتلے کیسیس سے ہے — وہ پڑھتا بہت ہے، زبردست مشاہدے کا مالک ہے اور انسانی افعال کی تہ تک پہنچ جاتا ہے — اسے کھیل تماشے کا شوق نہیں جیسے اینٹنی تمہیں ہے — وہ گانا نہیں سنتا؛ مسکراتا

---

[1] Senate

شاذ و نادر ہے اور اگر مسکراتا ہے تو اس طرح گویا
اپنا ہی منہ چڑا رہا ہو اور اپنے نفس سے نفرت کر
رہا ہو کہ وہ کسی بات پر مسکرانے کے لئے کیوں
آمادہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی جب تک اپنے سے
کسی کو برتر دیکھتے ہیں آسودہ نہیں بیٹھ سکتے
اور اسی لئے وہ بہت مخدوش ہوتے ہیں۔ مجھے
تمہیں یہ بتانا مقصود ہے کہ کس چیز سے ڈرنا چاہیئے
نہ یہ کہ میں کس چیز سے ڈرتا ہوں کیوں کہ میں
ہمیشہ سیزر رہوں گا۔ میری داہنی طرف آ جاؤ،
مجھے اس کان سے سنائی نہیں دیتا، اور مجھے سچ
سچ بتاؤ کہ تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔

(موسیقی ۔ سیزر اور اس کے
ہمراہی چلے جاتے ہیں)

کاسکا: آپ نے میری عبا کھینچی تھی ۔ کچھ کہنا چاہتے تھے؟

بروٹس: ہاں کاسکا۔ یہ بتاؤ آج کیا واقعہ پیش آیا کہ سیزر
اتنا افسردہ دکھائی دیتا تھا؟

کاسکا: کیوں، آپ اس کے ساتھ تھے تو؟

بروٹس: اگر ہوتا تو میں کاسکا سے یہ پوچھتا کہ کیا واقعہ
پیش آیا؟

کاسکا: ہوا یہ کہ اسے تاج پیش کیا گیا اور جب یہ اس کے
سامنے آیا تو اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اسے
ایک طرف ہٹا دیا، یوں ۔ اور پھر لوگ تھے کہ نعرے
لگانے لگے۔

بروٹس: دوسری مرتبہ شور کس لئے ہوا تھا؟

کاسکا: بس اسی لئے ـ

کیسیس: انہوں نے تین مرتبہ نعرے لگائے تھے ـ آخری نعرہ کس لئے تھا؟

کاسکا: بس اسی لئے ـ

بروٹس: کیا تاج اسے تین بار پیش کیا گیا تھا؟

کاسکا: ہاں صاحب تین بار ـ اور اس نے تینوں بار اسے الگ ہٹا دیا، ہر دفعہ پہلے کی نسبت زیادہ نرمی سے ـ اور ہر دفعہ میرے پاس کھڑے ہوئے بھولے بھالے لوگوں نے نعرہ بلند کیا ـ

کیسیس: اسے تاج پیش کرنے والا کون تھا؟

کاسکا: اینٹنی اور کون ـ

بروٹس: شریف کاسکا اس کی تفصیل سناؤ ـ

کاسکا: میرے لئے اس کی تفصیل سنانا سزائے موت سے کم نہیں ـ وہ محض مذاق تھا ـ زیادہ دھیان نہیں دیا میں نے ـ دیکھا کہ مارک اینٹنی نے سیزر کو تاج پیش کیا مگر وہ کوئی تاج میں تاج نہ تھا، بس ایک چھوٹا سا مکٹ تھا ـ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اس نے پہلی بار اسے الگ ہٹا دیا ـ پھر بھی میں سمجھتا ہوں اس کا بس نہ چلتا تھا کہ اسے لے لے ـ اینٹنی نے تاج دوبارہ پیش کیا اور اس نے دوبارہ اسے ایک طرف ہٹا دیا ـ مگر میرے خیال میں اسے سخت ناگوار گذر رہا تھا کہ اپنی انگلیاں اس پر سے ہٹائے ـ اور پھر اینٹنی نے تیسری بار تاج پیش کیا ـ سیزر نے تیسری بار بھی اسے الگ ہٹا دیا ـ اور ہر مرتبہ جب

سیزر تاج لینے سے انکار کرتا عوام شور مچاتے اور اپنے پھٹے ہوئے ہاتھوں سے تالیاں پیٹتے اور پسینے میں تر شب کلاھوں کو ہوا میں اچھالتے اور جب دیکھتے کہ سیزر کو تاج قبول کرنا گوارا نہیں تو چلّا چلّا کر اپنے منہ سے اتنی بدبودار سانسیں خارج کرتے کہ سیزر کا دم گھٹنے لگا یہاں تک کہ اسے غش آ گیا اور وہ زمین پر گر پڑا ـــ رہا میں تو مجھے ہنسنے کی جرأت نہ ہوتی تھی اس ڈر سے کہ کہیں میں اپنا منہ کھولوں اور گندی ہوا اس میں چلی جائے ـــ

کیسیس : ٹھہرو ذرا ـــ کیا کہا تم نے؟ سیزر کو غش آ گیا؟

کاسکا : وہ میدانِ عام میں زمین پر گر پڑا ـــ اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے اور اس کی زبان بند ہو گئی ـــ

بروٹس : کوئی تعجّب نہیں اس میں ـــ اسے مرگی کی بیماری ہے ـــ

کیسیس : جی نہیں، یہ بیماری سیزر کو نہیں ـــ میں، آپ اور سادہ دل کاسکا، ہم ہیں مرگی کے مریض ـــ

کاسکا : آپ کا منشا میں نہیں سمجھا، ہاں اس کا مجھے یقین ہے کہ سیزر نیچے گر پڑا تھا ـــ اگر دھنیے جلاھوں نے اپنی پسند کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لئے تالیاں نہ بجائی ہوں یا اپنی ناپسندیدگی دکھاتے ہوئے آوازے نہ کسے ہوں، جیسا کہ وہ تھیٹر میں ایکٹروں کے ساتھ کرنے کے عادی ہیں، تو آئندہ کبھی میرے قول فعل کا اعتبار نہ کیا جائے ـــ

بروٹس : ہوش میں آنے کے بعد اس نے کیا کہا؟

کاسکا: ارے صاحب غش سے پہلے اس نے جب دیکھا کہ لوگوں کا گلّہ اس کے تاج قبول نہ کرنے سے خوش ہے تو اس نے مجھے اپنی صدری کھول دینے کا حکم دیا اورعوام کو اپنی گردن پیش کر دی کہ قلم کر دیں ۔ اگر میں مزدور یا کاریگر ہوتا اور سیزر کی بات کوصحیح فرض کرکے فوراً تعمیلِ حکم نہ کر دیتا تو میں اس لائق ہوں کہ میری جگہ لچّے لفنگوں کے ساتھ جہنّم میں ہو۔ ہاں تو وہ گر پڑا اور جب اسے دوبارہ ہوش آیا تو بولا: "اگر میری زبان سے کوئی نامناسب بات نکلی ہو یا مجھ سے کوئی بے جا حرکت سرزد ہوئی ہو تو میں حاضرینِ کرام سے التجا کروں گا کہ اس کا سبب میری بیماری سمجھی جائے ۔" تین چار بازاری عورتیں جو میرے پاس کھڑی تھیں چلّائیں: "غریب بےچارہ!" اور دل سے اسے معاف کر دیا ۔ لیکن انہیں اہمیت دینا بیکار ہے کیوں کہ اگر سیزر ان کی ماؤں کے چاقو بھی بھونک دیتا تو بھی وہ یہی کرتیں ۔

بروٹس: اور پھر وہ یوں غمگین چلا آیا؟

کاسکا: جی ہاں ۔

کیسیس: کیا سسرو کچھ بولا تھا؟

کاسکا: جی ہاں اس نے یونانی میں کچھ کہا تھا ۔

کیسیس: کس چیز کے بارے میں؟

کاسکا: اگر میں یہ بتا دوں تو پھر کبھی آپ سے آنکھیں نہ ملا پاؤں گا ۔ لیکن جو لوگ اسے سمجھ سکے انہوں نے مسکراکر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اپنا سر ہلایا ۔

جہاں تک میرا تعلّق ہے اس کے الفاظ میری سمجھ سے باہر تھے ۔ ہاں ایک خبر اور آپ کو سنا دوں: مرلّس اور فلیویس کو اس جرم کی سزا میں کہ انہوں نے کیوں سیزر کے مجسّموں پر سے چادریں اتاریں موت کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔ اچھا اب اجازت دیجئے ۔ مذاق کی باتیں تو اور بھی بہت سی تھیں اگر مجھے یاد رہ سکتیں ۔

کیسیس: کاسکا کیا یہ ممکن ہے تم آج رات کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ؟

کاسکا: جی نہیں، اس کا میں پہلے ہی کسی اور سے وعدہ کر چکا ہوں ۔

کیسیس: تو پھر کل رات؟

کاسکا: ہاں بشرطیکہ میں زندہ رہا اور آپ اپنے ارادے پر قائم رہے اور آپ کا کھانا اس قابل ہوا کہ کھایا جاسکے ۔

کیسیس: ٹھیک ہے ۔ تو پھر میں تمہارا انتظار کروں گا ۔

کاسکا: ضرور ۔ خدا حافظ آپ صاحبان کا ۔ (چلا جاتا ہے)

بروٹس: بڑا ہو کر یہ شخص کتنا ٹھس ہوگیا ہے ۔ اپنی طالب علمی کے زمانے میں تو خاصا تیز طرّار ہوا کرتا تھا ۔

کیسیس: کسی خطرناک اور اعلیٰ مہم کو سرانجام دینے میں وہ اب بھی ویسا ہی ہے چاہے سست پنے کا ڈھونگ رچائے رکھتا ہو۔ یہ بھونڈا پن اس کی ذہانت کی تیزی کے لئے چاشنی کا کام دیتا ہے اور لوگوں کو مائل کرتا ہے کہ زیادہ رغبت سے اس کی باتوں کو

ھضم کر سکیں ۔

بروٹس: ھاں یہ سچ ھے ۔ اچھا میں اب رخصت ھوتا ھوں ۔ اگر تم مجھ سے باتیں کرنا چاھتے ھو تو میں کل تمہارے یہاں آجاؤں گا ورنہ اگر چاھو تو میرا گھر موجود ھے ۔ میں تمہارا انتظار کروں گا ۔

کیسیس: میں ھی حاضر ھوں گا ۔ اس وقت تک آپ موجودہ صورتِ حال کے بارے میں سوچیں ۔ (بروٹس چلا جاتا ھے) ھاں بروٹس تو شریف ھے لیکن میں دیکھ رھا ھوں کہ تیری نیک طبیعت کو اس کے فطری رجحان سے برگشتہ کیا جاسکتا ھے ۔ اس لئے یہ ضروری ھے کہ اچھے انسان اپنے ھی جیسوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں کیوں کہ ایسا ثابت قدم کون ھے کہ اسے ورغلایا نہیں جا سکتا؟ سیزر کو مجھ سے پرخاش ھے لیکن بروٹس کو وہ عزیز رکھتا ھے ۔ اگر میں بروٹس کی جگہ ھوتا اور بروٹس میری جگہ تو بروٹس مجھے ھرگز نہ اکسا سکتا تھا ۔ میں آج ھی رات کئی خط الگ الگ تحریروں میں لکھ کر، گویا وہ مختلف لوگوں کی طرف سے ھوں، کھڑکی سے اس کے دیوان خانے میں ڈال آؤں گا ۔ ان خطوں میں اس بات کا اظہار ھوگا کہ روم کو بروٹس کے نام کا کتنا پاس ھے اور وہ کنایتاً سیزر کی جاہ طلبی کی طرف بھی اشارہ کریں گے ۔ پھر بہتر ھے سیزر اپنی جگہ جم کر بیٹھے کیوں کہ یا تو ھم اسے ھلا دیں گے یا پھر ھمیں اس سے بھی بدتر دنوں کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ (چلا جاتا ھے)

تیسرا منظر: روم۔ ایک سڑک۔

گرج اور چمک۔ کاسکا اور سسرو داخل ہوکر ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

سسرو: سلام کاسکا۔ کیا تم سیزر کو گھر پہنچا آئے؟ تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے اور تم اس طرح پھٹی پھٹی آنکھوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟

کاسکا: اس گھڑی جب کہ زمین کی ساری مملکت کسی ڈگمگاتی ہوئی چیز کی طرح ہل رہی ہے کیا آپ پر کوئی اثر نہیں؟ آہ سسرو میں نے ایسی آندھیاں دیکھی ہیں کہ جب جھڑکیاں دیتے ہوئے تھپیڑوں نے بلوط کے گرہ دار درختوں کو اکھاڑ پھینکا ہے، اور میں نے پرحوصلہ سمندر کو دیکھا ہے، امڈتے، جنگھاڑتے اور کف تھوکتے، اس بات کے لئے کوشاں کہ اپنے آپ کو ہولا دینے والے بادلوں کی بلندی تک پہنچا دے۔ لیکن آج رات تک، اس لمحے تک، میرا گذر کبھی ایسی آندھی سے نہ ہوا تھا جو آگ برسا رہی ہو۔ یا تو آسمان پر کوئی خانہ جنگی چھڑی ہوئی ہے یا دنیا جو دیوتاؤں کے ساتھ حد سے زیادہ گستاخ ہوگئی تھی انہیں اکسا رہی ہے کہ اپنا عذاب نازل کریں۔

سسرو: کیا کوئی خاص بات تمہیں نظر پڑی؟

کاسکا: ایک معمولی غلام جسے آپ دیکھتے ہی پہچان لیں اپنا بایاں ہاتھ اوپر اٹھائے تھا جس سے شعلے نکل رہے تھے اور جو بیس مشعلوں کے برابر، جنھیں ایک ساتھ

جوڑ دیا گیا ہوا روشن تھا ۔ پھر بھی اس کے ہاتھ
پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا اور وہ جلنے سے بچا ہوا
تھا ۔ اس کے علاوہ مجھے کیپیٹول کے نزدیک ایک شیر
نظر پڑا جس نے گھور کر میری طرف دیکھا اور مجھے
چھیڑے بغیر بپھرا ہوا پاس سے گذر گیا ۔ اس وقت
سے لے کر اب تک میں نے اپنی تلوار نیام میں نہیں
کی ہے ۔ اور ایک جگہ تقریباً سو عورتیں، جن کا رنگ
اڑا ہوا تھا اور ڈر کے مارے جن کی حالت غیر تھی،
بھیڑ لگائے تھیں اور قسم کھا رہی تھیں کہ انہوں
نے گلی کوچوں میں ایسے آدمیوں کو چلتے پھرتے
دیکھا ہے جن کے بدن سے شعلے نکل رہے تھے ۔
اور رات کا پرندہ کل دوپہر کے وقت بھی میدانِ عام
میں بیٹھا شیون اور فریاد کر رہا تھا ۔ جب یہ شگون
اس طرح ایک ساتھ رونما ہوں تو لوگوں کو یہ نہ
کہنا چاہیئے کہ ان کا فلاں فلاں سبب ہے اور یہ
قدرتی باتیں ہیں، کیوں کہ یہ علامتیں زمین کے جس
خطّے کی طرف بھی اشارہ کریں اس کے لئے فالِ بد
ہیں ۔

سسرو : ہاں واقعی عجیب وقت ہے ۔ لیکن ممکن ہے کہ لوگ
اپنے اپنے طور پر اور حقیقتِ امر کے قطعی خلاف ان
واقعات کی توجیہ کریں ۔ کیا کل سیزر کیپیٹول آ رہے
ہیں؟

کاسکا : جی ہاں وہ آئیں گے کیوں کہ انہوں نے اینٹنی سے کہا
تھا کہ آپ کو اس بات کی اطّلاع کر دی جائے ۔

سسرو: اچھا شب بخیر کاسکا — یہ طوفانی موسم گھومنے گھامنے کے لئے ٹھیک نہیں —

کاسکا: خدا حافظ سسرو — (سسرو چلا جاتا ہے)

کیسیس داخل ہوتا ہے —

کیسیس: کون ہے؟

کاسکا: ایک رومن —

کیسیس: آواز کاسکا کی معلوم ہوتی ہے —

کاسکا: کان آپ کے تیز ہیں — کیا رات ہے یہ بھی کیسیس؟

کیسیس: نیک بندوں کے لئے نہایت خوشگوار —

کاسکا: کبھی دیکھا ہے کسی نے اتنا ڈراؤنا موسم؟

کیسیس: ہاں انہوں نے جو محسوس کرتے ہیں کہ زمین بےشمار گناہوں سے بھرپور ہے — جہاں تک میرا سوال ہے، میں اپنے آپ کو اس بھیانک رات کے رحم و کرم پر چھوڑ کر گلی کوچوں کا گشت لگاتا رہا ہوں۔ اور یوں گریبان کھولے، جس طرح کاسکا تم مجھے اس وقت دیکھ رہے ہو، میں نے بجلی کے ساتھ برستے ہوئے پتھروں کے سامنے اپنا سینہ برہنہ کئے رکھا ہے، اور جب بجلی کی ٹیڑھی میڑھی نیلی لکیر گویا آسمان کی چھاتی کو چیرتی ہوئی گذری ہے میں نے خود کو اس کی زد میں اور ٹھیک اس کی چمک کے روبرو لا کھڑا کیا ہے —

کاسکا: لیکن آپ کو قدرت سے اس قدر چھیڑ چھاڑ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ جب بزرگ و برتر دیوتا ہمارے ہوش اڑا دینے کے لئے علامتوں کے ذریعے ایسے

هیبت ناک قاصد روانہ کریں تو انسان کو چاہیّے کہ
خوف سے کانپ اٹھے ۔

کیسیس: کاسکا تم بھی عقل کے سست ہو اور تمہارے اندر زندگی
کی وہ چنگاری مفقود ہے جو کسی رومن میں ہونی
چاہیّے یا پھر ممکن ہے تم اس سے کام نہیں لیتے ۔
جب تم آسمان کا عجیب و غریب اضطراب دیکھتے ہو
تو تمہارے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے، تم اپنے
اوپر دہشت طاری کر لیتے ہو اور حیرت و استعجاب
میں پڑ جاتے ہو۔ لیکن اگر تم ان باتوں کے اصلی سبب
پر غور کرو کہ کیوں یہ آگیں، یہ چپ چاپ تیرتی
ہوئی روحیں، یہ پرندے اور جانور، اپنی طینت اور
مزاج سے پھر گئے ہیں، کیوں بوڑھے لوگ، سودائی
اور بچّے پیشین گوئی کر سکتے ہیں، کیوں یہ ساری
چیزیں اپنی مقرّرہ روش اور خداداد استعداد سے
منحرف ہو کر، غیر طبیعی حالت میں بدل گئی ہیں تو
تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ قدرت نے ان میں یہ
خصوصیات اس لئے پیدا کر دی ہیں کہ کسی خلافِ
معمول صورتِ حال کے بارے میں انہیں خوف اور
تنبیہ کا ذریعہ بنائے ۔ کاسکا میں تمہیں اب ایک ایسے
آدمی کا حوالہ دے سکتا ہوں جو اس بھیانک رات
سے بیحد مشابہ ہے ـــ یہ رات جو کڑکتی ہے، چمکتی
ہے، قبریں شق کئے دیتی ہے، اور اس شیر کی
طرح دھاڑتی ہے جو کیپیٹول میں ہے ۔ حالانکہ
یہ انسان اپنے ذاتی اعمال میں تم سے یا مجھ سے

زیادہ طاقت ور نہیں لیکن وہ ان عجیب و غریب
حوادث کی طرح غیرمعمولی طور پر مہیب اور ڈراؤنا
ہو گیا ہے ۔

کاسکا : آپ کا اشارہ سیزر کی طرف ہے ، ہے یہ بات کیسیس ؟

کیسیس : میرا اشارہ کس کی طرف ہے ، سوال یہ نہیں ۔ اہلِ
روم آج بھی اپنے آبا و اجداد کی طرح پٹھے اور
ہاتھ پیر رکھتے ہیں ۔ لیکن افسوس اس زمانے پر ،
ہمارے اندر ہمارے باپوں کے دماغ ناپید ہو گئے
ہیں اور ہماری ماؤں کی روحیں ہم پر حکومت کر رہی
ہیں ۔ غلامی کے اس جوے تلے ہمارا صبر و تحمّل یہ
ظاہر کرتا ہے کہ ہم سب میں زنانہ پن آ گیا ہے ۔

کاسکا : ہاں سنا ہے سینیٹ کے اراکین کل سیزر کو بادشاہ
بنانے جا رہے ہیں اور اسے اختیار ہوگا کہ بحر و بر
میں ہر جگہ اپنا تاج پہنے سوائے یہاں اطالیہ کے ۔

کیسیس : تو پھر مجھے بھی معلوم ہے کہ اس خنجر کی جگہ کہاں
ہوگی ۔ کیسیس ، کیسیس کو غلامی سے نجات دلائے گا ۔
اے دیوتاؤ تم اس طرح سے کمزور کو انتہائی طاقت ور بنا
دیتے ہو ۔ اے دیوتاؤ اس طرح سے تم ظالموں کو شکست
پہنچاتے ہو ۔ پتھر کے حصار ہوں یا پٹے ہوئے تانبے کی
دیواریں ، دم گھوٹنے والا قید خانہ ہو یا فولاد کی مضبوط
بیڑیاں ، کوئی بھی چیز روح کی طاقت کو اسیر نہیں رکھ
سکتی ۔ بلکہ زندگی کو ایسی طاقت کی کوئی کمی
نہیں کہ وہ دنیاوی قید سے اکتا کر اپنے کو آزاد
نہ کرا سکے ۔ اگر میں یہ بات جانتا ہوں تو بہتر ہے

ساری دنیا بھی اسے جان لے کہ ظلم کا جو بوجھ میرے سر پر ہے اسے جس وقت بھی چاہوں میں اٹھا کر پھینک سکتا ہوں۔

(بادلوں کی گرج جاری ہے)

کاسکا: ایسا ہی میں بھی کر سکتا ہوں اور اسی طرح ہر قیدی کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنی محکومی کو منسوخ کردے۔

کیسیس: تو پھر سیزر کا ظالم ہونا کیوں کر ممکن ہے؟ بیچارہ انسان! میں جانتا ہوں وہ بھیڑیا نہ ہوتا اگر یہ نہ دیکھتا کہ تمام اہلِ روم محض بکریاں ہیں۔ وہ شیر نہ ہوتا اگر اہلِ روم ہرنیاں نہ ہوتے۔ جو لوگ ایک زبردست آگ تیزی سے روشن کرنا چاہتے ہیں وہ ابتدا تنکوں سے کرتے ہیں۔ یہ روم بھی کیا گھاس پھوس، کیا کاٹ کباڑ، کیا فضلے کا ڈھیر ہے کہ سیزر جیسی ذلیل چیز کو روشن کرنے کے لئے ایک جنسِ حقیر کا کام دیتا ہے۔ لیکن اے میرے غم تو مجھے کہاں لے آیا؟ شاید یہ باتیں میں ایسے شخص سے کہہ رہا ہوں جس نے بہ رضا و رغبت غلامی قبول کر رکھی ہے۔ اس لئے مجھے جواب دہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مگر میں مسلّح ہوں اور خطرات میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

کاسکا: آپ کاسکا سے مخاطب ہیں۔۔۔ ایک ایسے شخص سے جس کی یہ عادت نہیں کہ دشمنی میں کسی کی چغلی کھائے۔ آپ ان تمام شکایات کا تدارک کرنے کے لئے

جماعت بنائیں اور میں اپنے قدم اس شخص سے ملائے
رکھوں گا جو سب سے پیش پیش ہوگا ۔

کیسیس: بس تو معاملہ ٹھہر گیا ۔ اور اب سنو کاسکا ۔ میں پہلے ہی روم کی چند شریف النفس ہستیوں کو اس بات پر ابھار چکا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مل کر ایسے کام کا بیڑا اٹھائیں جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے باعزّت بھی ہے اور خطرناک بھی ۔ اور میں سمجھتا ہوں وہ اس گھڑی ایوانِ پامپی میں میرا انتظار کر رہے ہوں گے کیوں کہ اس وقت، اس بھیانک رات میں، سڑکوں پر نقل و حرکت اور آمد و رفت نہیں ہے، اور آسمان کا چہرہ لال بھبوکا، تمتمایا ہوا اور سخت ڈراؤنا ہو رہا ہے جیسے وہ کام جو ہم نے اپنے ذمّے لیا ہے ۔

سنّا داخل ہوتا ہے ۔

کاسکا: ذرا ایک طرف ہو جائیے ۔ کوئی ادھر تیزی سے آ رہا ہے ۔

کیسیس: کوئی نہیں، سنّا ہے ۔ میں اس کی چال پہچانتا ہوں ۔ وہ اپنے ہی لوگوں میں سے ہے ۔ سنّا کہاں جھپٹے ہوئے جا رہے ہو؟

سنّا: آپ کی تلاش میں ۔ یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کیا مٹیلس سمبر؟

کیسیس: نہیں، کاسکا ہیں ۔ یہ بھی ہمارے منصوبوں میں شریک ہیں ۔ ہاں سنّا میرا انتظار تو نہیں ہو رہا؟

سنّا: بہت خوشی ہوئی مجھے یہ سن کر ۔ یہ رات بھی کیسی بھیانک ہے ۔ ہم میں سے دو تین کو تو عجیب و

غریب چیزیں نظر آئی ہیں۔

کیسیس: بتاؤ میرا انتظار تو نہیں ہو رہا؟

سنّا: جی ہاں ہو رہا ہے۔ آہ کیسیس بس آپ اگر شریف بروٹس کو ہماری جماعت میں شامل ہونے پر راضی کر سکتے ــــ

کیسیس: فکر مت کرو۔ اچھے سنّا یہ پرچہ لو اور دیکھو اسے پریٹر[1] کی کرسی پر رکھ دینا جہاں یہ صرف بروٹس ہی کو مل سکے۔ اور یہ کھڑکی میں سے ان کے کمرے کے اندر ڈال آنا۔ اور یہ موم لگا کر بڑے بروٹس کے مجسّمے سے چپکا دینا۔ اور جب یہ سب کام ہو جائیں تو ایوانِ پامپی کا رخ کرنا جہاں ہم سب موجود ہوں گے۔ کیا ڈیمیس بروٹس اور ٹریبونیس وہاں ہیں؟

سنّا: میٹیلس سمبر کے سوا سب موجود ہیں۔ وہ آپ کو ڈھونڈتا ہوا آپ کے گھر گیا ہے۔ اچھا میں چلا تاکہ آپ کی ہدایت کے مطابق ان پرچوں کو ٹھکانے لگا آؤں۔

کیسیس: یہ ختم کر کے ایوانِ پامپی پہنچ جانا۔ (سنّا چلا جاتا ہے) آؤ میں اور تم دن نکلنے سے پہلے بروٹس سے ان کے مکان پر مل لیں۔ تین حصّے تو پہلے ہی وہ ہمارے ہو چکے ہیں اور اب اگلی ملاقات میں ان کی مکمّل ذات اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دے گی۔

Praetor [1]

کاسکا : بے شک لوگوں کے دلوں میں انہیں بہت اونچا مقام حاصل ہے اور جو بات ہمارے اندر خطا سمجھی جا سکتی ہے ان کی حمایت بیش قیمت کیمیا کے مانند اسے نیکی اور اچھائی میں بدل دے گی ۔

کیسیس : ان کی جو شخصیت اور قدر و قیمت ہے اور جتنی اشد ضرورت ہمیں ان کی ہے، اس کے بارے میں تم صحیح سمجھے ہو۔ اب چلتے ہیں کیوں کہ آدھی رات گذر چکی ہے ۔ دن نکلنے سے پہلے ہم انہیں جگائے دیتے ہیں اور اپنا اطمینان کئے لیتے ہیں ۔

(دونوں چلے جاتے ہیں)

دوسرا ایکٹ

پہلا منظر: روم۔

بروٹس اپنے باغ میں داخل ہوتا ہے۔

بروٹس: ارے لوسیس! تاروں کی رفتار سے اندازہ نہیں ہوتا کہ دن نکلنے میں کتنی دیر ہے۔ لوسیس! حد ہو گئی۔ کاش مجھ میں بھی یوں گھوڑے بیچ کر سونے کا عیب ہوتا۔ لوسیس اب آتا ہے کہ نہیں؟ جاگ بھی چلو!

لوسیس داخل ہوتا ہے۔

لوسیس: حضور نے آواز دی تھی؟

بروٹس: لوسیس میرے پڑھنے کے کمرے میں شمع رکھ دے۔ جب جلا چکے تو مجھے خبر کر دینا۔

لوسیس: بہت اچھا حضور۔ (چلا جاتا ہے)

بروٹس: سوائے اس کی موت کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اور جہاں تک میرا تعلّق ہے، اس میں میری کوئی ذاتی غرض تو ہے نہیں کہ اس کی خرابی کے درپے ہوں۔ یہ محض عوام کی بھلائی کے لئے ہے۔ اس کو تاج پہنایا جائے گا۔ اس سے اس کے مزاج میں کیا تبدیلی آجائے، سوال اس کا ہے۔ یہ دن کا اجالا ہے جو سانپ کو اس کے سوراخ سے باہر لاتا ہے، اور اس

لئے ضروری ہے کہ دیکھ بھال کر چلا جائے ۔ تاج
پہنایا جائے اسے؟ مجھے اعتراف ہے کہ پھر ہم اسے
ڈسنے کی صلاحیّت دے دیں گے کہ جب چاہے وہ ہمیں
ضرر پہنچائے ۔ اختیار اور طاقت رحم دلی سے الگ ہو
جائیں تو جاہ و منصب کا بے جا استعمال ہونے لگتا
ہے ۔ اور اگر سیزر کے بارے میں سچ سچ کہا جائے
تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے کبھی اسے ایسی حالت میں
دیکھنے کا اتّفاق نہیں ہوا جب جذبات اس کی عقل
پر غالب آ گئے ہوں ۔ لیکن یہ عام تجربہ ہے کہ انکساری
شروع شروع میں جاہ طلبی کے لئے ایک زینہ ہوا کرتی
ہے جسے اوپر چڑھنے والا برابر مڑ مڑ کر دیکھتا رہتا
ہے، مگر ادھر وہ سب سے اونچی سیڑھی پر پہنچا
نہیں اور اس نے زینے کی طرف سے منہ پھیر لیا،
اور جن نچلی سیڑھیوں سے اسے اوپر پہنچنا نصیب ہوا
تھا انہیں حقیر سمجھتے ہوئے آسمان کی جانب نظر
دوڑانے لگا ۔ ممکن ہے سیزر بھی ایسا ہی کرے ۔ اس
لئے پیشگی تدارک کر دیا جائے ۔ اور چوں کہ اس کا
موجودہ رویّہ اس بات کا سبب قرار نہیں پا سکتا کہ
ہم اس کی مخالفت کریں لہذا معاملے کو اس طرح
سوچنا چاہیّے کہ جو کچھ حیثیت اس کی اب ہے اگر
وہ اس سے بڑھ جائے تو فلاں فلاں حدِ انتہا کو پہنچ
جائے گا ۔ اس لئے ہمیں چاہیّے کہ اسے ایک سانپ کا
انڈا تصوّر کریں جس میں سے اگر سنپولے نے اپنا منہ
نکال لیا تو وہ مثل اپنی جنس کے موذی ثابت ہوگا ۔

چنانچہ بہتر یہ ہے کہ اسے انڈے کے اندر ہی کچل دیا جائے۔

لوسیس داخل ہوتا ہے۔

لوسیس: حضور شمع آپ کے کمرے کے اندر جل رہی ہے۔ کھڑکی پر حقماق ڈھونڈ رہا تھا کہ یہ مہر لگا ہوا خط ملا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں سونے کے لئے گیا ہوں تو یہ وہاں پر نہیں تھا۔

بروٹس: جا آرام کر۔ ہاں کل مارچ کی پندرہ تاریخ تو نہیں؟

لوسیس: مجھے نہیں معلوم حضور۔

بروٹس: کیلنڈر دیکھ کر مجھے بتا۔

لوسیس: بہت اچھا حضور۔ (چلا جاتا ہے)

بروٹس: فضا میں تیزی سے ٹوٹتے ہوئے تاروں کی روشنی پڑھنے کے لئے کافی ہے۔ (خط کھول کر پڑھتا ہے) "بروٹس تو سو رہا ہے۔ جاگ اور خود کو دیکھ۔ کیا روم . . . آواز اٹھا، وار لگا، ظلم کی تلافی کر! بروٹس تو سو رہا ہے۔ جاگ!" اس قسم کی اشتعال انگیز تحریریں مجھے بہت مرتبہ پڑی ہوئی ملی ہیں جنہیں کوئی وہاں ڈال گیا تھا۔ "کیا روم . . ." مجھے یہ جملہ اس طرح پورا کرنا چاہیئے: کیا روم پھر ایک فردِ واحد کا رعب غالب رہے گا؟ روم پر؟ جب تارکوین[1] کو بادشاہ قرار دیا گیا تھا تو میرے آبا و اجداد نے اسے روم کے گلی کوچوں سے مار بھگایا تھا۔ "آواز

Tarquin[1]

اٹھا، وار لگا، ظلم کی تلافی کر!" کیا مجھ سے آواز اٹھانے اور وار کرنے کی درخواست کی جا رہی ہے؟ اے روم میں تجھے زبان دیتا ہوں کہ اگر داد رسی ہوئی تو تجھے بروٹس کے ہاتھوں وہ سب کچھ ملے گا جو تو مانگ رہا ہے۔

لوسیس داخل ہوتا ہے۔

لوسیس: حضور مارچ کے پندرہ دن ہوئے ہیں۔

(اندر سے دستک کی آواز)

بروٹس: ٹھیک ہے۔ دروازے پر جا۔ کوئی کھٹکھٹا رہا ہے۔ (لوسیس چلا جاتا ہے) جب سے کیسیس نے مجھے سیزر کے خلاف ابھارا ہے میری راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ کسی خوف ناک کام کو پہلی مرتبہ سوچنے اور اس کے انجام پانے کا درمیانی وقفہ ایسا ہے جیسے کوئی پراگندہ ذہن کی اختراع ہو یا کوئی بھیانک خواب۔ اس دوران میں انسان کی محافظ روح اس کی جسمانی طاقتوں سے بحث و نزاع میں سرگرم رہتی ہے اور جسم کی دنیا ایک چھوٹی سی مملکت کی طرح شورش اور بغاوت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

لوسیس داخل ہوتا ہے۔

لوسیس: سرکار آپ کے بہنوئی دروازے پر ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

بروٹس: اکیلے ہیں وہ؟

لوسیس: جی نہیں، کچھ اور لوگ ان کے ساتھ ہیں۔

بروٹس: تو پہچانتا ہے انہیں؟

لوسیس: جی نہیں — انہوں نے ٹوپیاں کانوں تک منڈھ رکھی هیں اور آدھا آدھا چہرہ لبادے میں اس طرح ڈھانپ رکھا ہے کہ اپنے ظاہری حلیے سے پہچان میں نہیں آتے —

بروٹس: آنے دے انہیں — (لوسیس چلا جاتا ہے) یہ سازشیوں کا گروہ ہے — اے سازش کیا تجھے رات کے وقت بھی جب کہ برائیاں زیادہ آزادی کے ساتھ چل پھر سکتی ہیں اپنی بھیانک صورت دکھاتے ہوئے شرم آتی ہے؟ تو پھر تجھے دن میں ایسی کون سی اندھی گپھا ملے گی جہاں تو اپنا مکروہ چہرہ چھپا سکے؟ اے سازش تو چھپنے کے لئے جگہ تلاش مت کر، بلکہ اپنے چہرے کو مسکراہٹ اور ملنساری میں ڈھانپ لے کیوں کہ اگر تو اپنی اصلی شکل میں گھومی پھری تو پاتال بھی اتنا تاریک نہیں کہ تجھے اپنے اندر چھپا کر ناکام کئے جانے سے بچا سکے —

سازشیوں کا گروہ جو کیسیس، کاسکا، ڈیسیس، سنّا، مٹیلس سمبر اور ٹریبونیس پر مشتمل ہے داخل ہوتا ہے —

کیسیس: میرے خیال میں یہ ہماری بڑی زیادتی ہے کہ ہم آپ کے آرام میں مخل ہوئے ہیں — صبح بخیر بروٹس — ہمارا آنا بارِ خاطر تو نہیں؟

بروٹس: میں ابھی اٹھ کر آیا ہوں — یہ تمام رات جاگتے کٹی ہے — جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں، کیا میں ان سے واقف ہوں؟

کیسیس: ہاں آپ سب کو جانتے ہیں ۔ ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو آپ کی عزّت نہ کرتا ہو اور یہ آرزو نہ رکھتا ہو کہ کاش اپنے بارے میں آپ کی بھی وہی رائے ہوتی جو ہر شریف رومن کی ہے ۔ یہ ٹریبونیَس ہیں ۔

بروٹس: یہاں آنا مبارک ہو تمہیں ۔

کیسیس: بروٹس یہ ڈیسیس ہیں ۔

بروٹس: تمہیں بھی آنا مبارک ہو ۔

کیسیس: یہ کاسکا ہیں، یہ سنّا اور یہ مٹیلس سمبر ۔

بروٹس: میں تم سب کا خیرمقدم کرتا ہوں ۔ وہ کون سی بسے خواب الجھنیں ہیں جو رات کی نیند اور تمہاری آنکھوں کے درمیان حائل ہیں؟

کیسیس: کیا میں اکیلے میں ایک بات کہہ سکتا ہوں؟ (سرگوشی میں باتیں کرتے ہیں)

ڈیسیس: یہ مشرق کی سمت ہے ۔ دن اسی طرف سے تو نکلتا ہے نہ؟

کاسکا: جی نہیں ۔

سنّا: معاف کیجئے جناب ادھر ہی سے نکلتا ہے اور وہ بھوری بھوری دھاریاں جن سے بادلوں پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں دن کی قاصد ہیں ۔

کاسکا: آپ دونوں کو ماننا پڑے گا کہ آپ غلطی پر ہیں ۔ میں جس طرف اپنی تلوار سے اشارہ کر رہا ہوں سورج ادھر سے نکلتا ہے اور یہ جنوب سے زیادہ قریب ہے کیوں کہ آج کل سال کا موسمِ شباب ہے ۔ اب سے دو

مہینے بعد سورج شمال کی جانب اور بھی اونچائی
سے بلند ہوا کرے گا ۔ مشرق کیپٹول کی طرح ٹھیک
یہاں ہے ۔

بروٹس: آؤ تم سب باری باری مجھے اپنا ہاتھ دو ۔

کیسیس: اور ہم قسم کھائیں کہ اپنا عہد پورا کریں گے ۔

بروٹس: نہیں، قسم وسم کی کوئی ضرورت نہیں ۔ اگر لوگوں
کے چہرے، ہماری روح کی اذیّت، زمانے کا فساد،
یہ سب محرّکات ضعیف ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اوّل
وقت میں ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں اور ہر شخص
سیدھا اپنے بسترِ غفلت کی راہ لے ۔ اس طرح ہم بلند
پرواز ظلم کو آزاد چھوڑ دیں کہ وہ سروں پر
منڈلاتا رہے یہاں تک کہ سب لوگ باری باری اس کا
نشانہ بن کر ڈھیر ہو جائیں ۔ لیکن اگر یہ محرّکات، جیسا
کہ مجھے یقین ہے، اپنے اندر اتنی حرارت رکھتے ہیں
کہ بزدلوں تک کو گرما دیں اور عورتوں کے نرم و نازک
دلوں کو بھی شجاعت میں فولاد بنا دیں تو پھر میرے
ہم وطنو ہمیں دادخواہی پر ابھارنے کے لئے اپنے
مقصد کے علاوہ کسی اور محرّک کی کیا ضرورت ہے؟ ہمیں
اس کے سوا کیا عہد و پیمان چاہیئے کہ ہم رومن ہیں
جو زبان دے کر اپنا منہ بند رکھیں گے اور دغابازی
نہیں کریں گے؟ اور ہمیں کسی مزید قسم کی کیا حاجت
ہے بجز اس قولِ شرافت کے جو ہم نے ایک دوسرے کو
دیا ہے کہ یا تو یہ کام کر کے رہیں گے نہیں تو اپنی
جان دے دیں گے؟ قسم کھائیں شیخ و واعظ، بزدل اور

ایسے لوگ جو مکّار پیشہ ہیں، ایسے بڈھے کھوسٹ جو
مرداروں سے بہتر نہیں، اور ایسے صابر و شاکر انسان
جو ظلم کا خیرمقدم کرتے ہیں ــ قسم کھائے وہ مخلوق
جس کے مقاصد ناپاک ہوں اور جسے لوگ شک و شبہ
کی نظروں سے دیکھیں ــ لیکن ہماری نیک کرداری کو
جو استوار ہے اور ہمارے جوہرِ حمیّت کو جو مغلوب
نہیں ہو سکتا اس خیال سے داغ دار نہ ہونے دو کہ
ہمارا مقصد یا اس کی تکمیل قسم کی محتاج ہے، کیوں کہ
اگر کوئی رومن زبان دے کر ذرّہ برابر اس سے پھر
جائے تو یہ جرم اس کی رگوں میں دوڑتے ہوئے
خون کے ہر قطرے پر، جو اس کے لئے باعثِ فخر ہے،
اس کے ولدالزنا ہونے کی چھاپ لگا دے گا ــ

کیسیس: لیکن سسرو کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا اس کی ٹوہ لے
لی جائے؟ میرے خیال میں اس سے ہمیں کافی مدد
ملے گی ــ

کاسکا: ہاں اسے علیحدہ نہیں رکھنا چاہیئے ــ

سنّا: نہیں، ہرگز نہیں ــ

مٹیلس: بہتر یہی ہے کہ ہم اسے اپنے ساتھ ملا لیں کیوں کہ
اس کے چاندی جیسے سفید بال ہماری نسبت اچھی رائے
حاصل کر لیں گے اور ہماری کارگزاریوں کو سراہنے کے
لئے لوگوں کی آواز خرید لیں گے ــ کہنے میں یہ آئے گا
کہ ہمارے ہاتھ اس کی تدبیر کے تابع تھے ــ ہماری
جوانی اور خودسری کو مطلق محسوس نہیں کیا جائے
گا بلکہ وہ تمام تر اس کی متانت اور سنجیدگی کے نیچے

دفن ہو جائے گی ۔

بروٹس: اس کی بات رہنے دو کیوں کہ وہ ہرگز ایسے کام میں ساتھ نہیں دے گا جس کی طرح دوسروں نے ڈالی ہو۔

کیسیس: تو پھر اُسے چھوڑ دیجے ۔

کاسکا: آدمی بےشک وہ ٹھیک نہیں ہے ۔

ڈیسیس: سیزر کے علاوہ کسی اور کو تو ہاتھ نہیں لگانا ہے؟

کیسیس: سوال یہ تم نے اچھا اٹھایا ڈیسیس ۔ میرے خیال میں یہ مناسب نہ ہوگا کہ مارک اینٹنی کو جو سیزر کا بہت منظورِ نظر ہے، سیزر کے بعد زندہ چھوڑ دیا جائے ۔ وہ بڑا شرّی اور جوڑ توڑ کرنے والا شخص ہے ۔ اور تم جانتے ہی ہو کہ اگر وہ اپنے وسائل سے فائدہ اٹھائے تو یہ اس قدر دور رس ہوسکتے ہیں کہ ہم سب کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں ۔ اس کی پیش بندی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اینٹنی اور سیزر کا خاتمہ ایک ساتھ ہو۔

بروٹس: کائیس کیسیس ہمارا یہ رویّہ بہت خونخوار نظر آئے گا کہ ہم پہلے تو سر اڑا دیں اور پھر ہاتھ پاؤں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گویا قتل کرتے وقت غصّہ اور بعد میں کینہ ہمارے مدِّ نظر رہا ہے، کیوں کہ اینٹنی محض سیزر کا بازو ہے ۔ کائیس ہمیں قربانی کرنے والا ہونا چاہیئے، قصائی نہیں ۔ ہم سب سیزر کی روح کے خلاف جنگ کر رہے ہیں، اور انسانی روح میں خون نہیں ہوتا ۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہم سیزر کی

روح کو اپنے قبضے میں لا سکتے اور ھمیں سیزر کی قطع و برید نہ کرنی پڑتی ـ مگر افسوس یہ کام سیزر کا خون بہائے بغیر نہیں ھو سکتا ـ لہذا شریف دوستو یہ بہتر ھے کہ ھم اسے دلیری سے قتل کریں، غیض و غضب سے نہیں ـ اس کے بدن کو اس طرح کاٹیں کہ دیوتاؤں کے دسترخوان کے شایانِ شان ھو، اسے کسی لاشے کی طرح کتّوں کے لائق تکّا بوٹی نہ کریں ـ ھمارے دلوں کو ان چالاک مالکوں کی طرح ھونا چاھیّے جو پہلے تو اپنے نوکروں کو کسی جابرانہ کام کی شہ دلاتے ھیں اور پھر ظاھر یہ کرتے ھیں گویا انہیں ملامت کر رھے ھوں ـ اس قسم کا رویّہ اپنانے سے ھماری غرض کو مصلحت پر مبنی قرار دیا جائے گا، نہ کہ کینے اور نفرت پر ـ اور جب عام لوگ اس کے متعلق سوچیں گے تو ھم قاتل نہیں، شفا بخشنے والے کہلائیں گے ـ رھا مارک اینٹنی، تو اس کی پرواہ مت کرو کیوں کہ سیزر کا سر کٹ جکنے کے بعد وہ سیزر کے بازو سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا ـ

کیسیس: پھر بھی مجھے اس کی طرف سے اندیشہ ھے کیوں کہ اس دلی محبّت کے جوش میں جو اسے سیزر سے ھے ـــ

بروٹس: میرے عزیز کیسیس اس کی پرواہ مت کرو ـ اگر اسے سیزر سے محبّت ھے تو اس کا جو زور چل سکتا ھے اپنے ھی گریبان پر چل سکتا ھے، یعنی وہ سیزر کی خاطر سوگ میں جان دے دے ـ اور یہ کرنا اس کے لئے خاصا بڑا کام ھوگا کیوں کہ وہ کھیل تماشے، عیّاشی اور

صحبتوں کا عادی ہے۔

ٹریبونیس: اس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہتر ہے اسے نہ مارا جائے کیوں کہ وہ زندہ رہا تو آیندہ اس تمام واقعے کوایک مذاق سمجھے گا۔

گھڑیال بجتا ہے۔

بروٹس: خاموش! ذرا گھنٹے گنو۔

کیسیس: گھڑیال نے تین بجائے ہیں۔

ٹریبونیس: اب رخصت ہوا جائے۔

کیسیس: لیکن نہ جانے آج سیزر باہر آتا بھی ہے کہ نہیں کیوں کہ جو پکّا عقیدہ شگونوں، خوابوں اور فالوں کے خلاف اس کا کبھی زمانے میں تھا، اسے چھوڑ کر وہ ادھر کچھ دنوں سے بہت وہم پرست ہو گیا ہے۔ کیا عجب ہے کہ یہ خوف‌ناک علامتیں جو ظاہر ہوتی رہی ہیں، اور اس رات کی غیرمعمولی وحشت، نیز اس کے فال گیروں کا اصرار آج اسے کیپیٹول جانے سے باز رکھے۔

ڈیسیس: اس سے آپ بے فکر رہیں۔ اگر اس نے ارادہ ترک بھی کر دیا تو میں اسے دوبارہ قائل کرلوں گا، کیوں کہ وہ بڑے شوق سے یہ سنتا ہے کہ ارنے گھوڑے کو درخت سے، ریچھ کو آینے سے، ہاتھی کو گڑھے سے، شیر کو جال سے اور انسان کو خوشامد سے پھانسا جا سکتا ہے۔ لیکن جب میں اس سے کہتا ہوں کہ آپ کو خوشامد خوروں سے نفرت ہے تو وہ میری بات سے اقرار کرتا ہے حالانکہ یہی وقت ہوتا ہے جب اس کی خود پسندی کو سب سے زیادہ تقویت ملتی ہے۔ یہ کام مجھ پر

چھوڑ دیا جائے ـ میں اس کی طبیعت کو اس کے
قدرتی ڈھلان کی طرف موڑ دوں گا اور اسے کیپیٹول
لے آؤں گا ـ

کیسیس: نہیں، ہم سب پہنچیں گے اسے لانے کے لئے ـ

بروٹس: آٹھ بجے تک ـ کیا اسے آخری حد سمجھا جائے؟

سنّا: ہاں یہ آخری حد ہونی چاہیئے اور اس میں فرق
نہ آئے ـ

میٹیلس: کائیس لگاریس کو سیزر سے سخت پرخاش ہے کیونکہ
پامپی کی تعریف کرنے پر سیزر نے اسے برا بھلا کہا
تھا ـ تعجّب ہے آپ میں سے کسی کو اس کا خیال کیوں
نہ آیا ـ

بروٹس: ہاں عزیز میٹیلس تم اب اس کے گھر ہوتے ہوئے جاؤ ـ
وہ مجھ سے بہت خلوص رکھتا ہے جس کے خاص
اسباب ہیں ـ بس تم اسے یہاں بھیج دو ـ میں راضی
کر لوں گا ـ

کیسیس: دن نکلنے کو ہے ـ ہم اب رخصت ہوتے ہیں بروٹس ـ
دوستو تم سب اپنی اپنی راہ لو لیکن جو کچھ تم نے
کہا ہے اسے یاد رکھو اور اپنے کو سچّا رومن ثابت
کر کے دکھاؤ ـ

بروٹس: صاحبو تم بے فکر اور خوش خوش نظر آؤ ـ ہمارے
چہرے ہمارے مقاصد کی غمّازی نہ کریں بلکہ ہم اپنے
رومن ایکٹروں کی طرح ذہنی سکون اور باوقار متانت
کے ساتھ اپنا کام انجام دیں ـ اچھا اب تم سب کو خدا
حافظ ـ (بروٹس کے سوا سب چلے جاتے ہیں) او لڑکے!

لوسیس! بے خبر سو رہا ہے؟ کوئی حرج نہیں — نیند کی شہد بھری اوس کے مزے لوٹ — تجھے ان واہمو ں سے سروکار نہیں جن کے خاکے فکر و تردّد کی سرگرمی انسانی ذہن میں بناتی ہے — اسی لئے تو اتنی گہری نیند سو رہا ہے —

پورشیا داخل ہوتی ہے —

پورشیا: بروٹس، میرے آقا —

بروٹس: پورشیا معاملہ کیا ہے؟ تم ابھی سے کیوں اٹھ بیٹھیں؟ اپنی کمزور حالت میں اس طرح صبح کی مرطوب سردی میں نکل آنا تمہاری صحت کے لئے اچھا نہیں —

پورشیا: اور نہ یہ آپ کی صحت کے لئے اچھا ہے — بروٹس آپ بے مہری سے چپ چاپ میرے بستر پر سے اٹھ کر چلے آئے — اور کل کھانا کھاتے کھاتے آپ اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور کسی سوچ میں گم، ٹھنڈی سانسیں بھرتے، ہاتھ باندھے ٹہلتے رہے — اور جب میں نے وجہ پوچھی تو آپ نے مجھے سختی سے گھورکر دیکھا۔ میں نے زیادہ اصرار کیا تو آپ سر کھجانے لگے اور بہت جھنجھلا کر زور سے پاؤں زمین پر مارا — میں پھر بھی بضد رہی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ غصّے میں مجھے ہاتھ کے اشارے سے چلے جانے کو کہا۔ میں چلی گئی، اس ڈر سے کہ آپ کا غصّہ جو پہلے ہی سے کافی تیز دکھائی دے رہا تھا کہیں میری وجہ سے اور بھی نہ بھڑک اٹھے — اس کے باوجود مجھے امید تھی کہ یہ محض وقتی کیفیت ہے جو کبھی کبھی ہرشخص

پر طاری ہو جاتی ہے ۔ پھر نہ کھانا کھایا جاتا ہے، نہ باتیں کی جاتی ہیں، اور نہ نیند ہی آتی ہے۔اور اگر اس نے آپ کی صورت پر بھی اتنا ہی اثر کیا ہوتا جتنا آپ کے مزاج پر ہوا ہے تو بروٹس میں آپ کو پہچان بھی نہ سکتی ۔ میرے اچھے سرتاج میں بھی تو جانوں آپ کی پریشانی کا سبب کیا ہے ۔

بروٹس: میری طبیعت خراب ہے، اور کچھ نہیں ۔

پورشیا: بروٹس آپ سمجھدار آدمی ہیں ۔ اگر آپ کی طبیعت خراب ہوتی تو آپ یقیناً علاج کی تدبیر کرتے ۔

بروٹس: کر تو رہا ہوں ۔ بس اچھی پورشیا تم جاکر آرام کرو۔

پورشیا: کیا بروٹس بیمار ہیں اور کیا گریبان کھولے ٹہلنا اور مرطوب صبح کی نمی کھانا صحت کے لئے اچھا ہے؟ خوب، بروٹس بیمار ہوں اور اپنے آرام دہ بستر میں سے چپ چاپ کھسک جائیں تاکہ سرد رات میں لگنے والے موذی مرض اور نزلہ پیدا کرنے والی کثیف ہوا کا خطرہ مول لے کر اپنی بیماری میں اضافہ کریں؟ نہیں، میرے بروٹس آپ کی بیماری ذہنی ہے اور میری جو حیثیت ہے اس کی رو سے مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں بھی اس کے بارے میں جانوں ۔ میں پیر پڑ کر آپ سے التجا کرتی ہوں ۔ آپ کو سوگند ہے میرے حسن کی جس کا کبھی زمانے میں شہرہ تھا، آپ کو سوگند ہے اپنی محبّت کے تمام دعووں کی، آپ کو سوگند ہے اس مقدّس بندھن کی جس نے ہمیں ملا کر ایک کر دیا: میں جس کی ذات آپ کی ذات ہے اور

جس کا وجود آپ کے وجود کا نصف حصّہ ہے، مجھے بتائیّے کہ آپ کیوں غم زدہ ہیں اور آج رات کون لوگ آپ کے پاس آئے تھے کیوں کہ میں نے یہاں چھہ سات آدمیوں کو دیکھا تھا جنھوں نے اپنا چہرہ اندھیرے تک سے ڈھانپ رکھا تھا۔

بروٹس: اچھی پورشیا یوں پیر مت پڑو۔

پورشیا: مجھے اس کی ضرورت نہ پڑتی اگر بروٹس آپ کو میرا خیال ہوتا۔ بتائیّے بروٹس کیا ہمارے نکاح نامے میں یہ شرط رکھ دی گئی تھی کہ مجھے آپ کے بھید جاننے کا کوئی حق نہیں؟ کیا میرا اور آپ کا ایک ہوجانا گویہ مخصوص اور محدود ہے صرف اس لئے کہ میں کھانے کے وقت آپ کے ساتھ رہوں، آپ کا بستر گرم کیسا کروں، اور کبھی کبھی آپ سے دو چار باتیں کر لیا کروں؟ کیا میں محض آپ کی دلبستگی کے نواح میں رہتی ہوں؟ اگر اس سے زیادہ کچھ نہیں تو پورشیا بروٹس کی آشنا ہے اس کی شریکِ حیات نہیں۔

بروٹس: تمہارا رتبہ ایک سچّی اور باعزّت بیوی کا ہے جو میرے نزدیک اتنی ہی عزیز ہے جتنی خون کی وہ سرخ بوندیں جو میرے غم زدہ دل سے ملنے آتی جاتی ہیں۔

پورشیا: اگر یہ سچ ہے تو پھر مجھے آپ کے بھید جاننے کا حق پہنچتا ہے۔ میں نے مانا میں عورت ہوں مگر وہ عورت جس کو عالی جاہ بروٹس نے اپنی بیوی بنایا ہے۔ میں نے مانا میں عورت ہوں مگر وہ عورت جو نیکنام ہے اور کیٹو[1]

---

[1] Cato

کی بیٹی ہے — کیا آپ کے نزدیک ایسے شخص کی بیٹی اور ایسے انسان کی بیوی اپنی ہم جنسوں سے زیادہ مضبوط نہیں ہو سکتی؟ اپنے بھید مجھے بتائیے۔ میں انہیں کسی سے نہ کہوں گی — میں نے یہاں ران پر خود اپنے ہاتھ سے زخم لگا کر اپنے عزم کی کڑی آزمائش کی ہے — میں اس زخم کی تاب تو لا سکتی ہوں اور اپنے شوہر کے بھیدوں کو محفوظ نہیں رکھ سکتی؟

بروٹس: اے دیوتاؤ مجھے اس شریف بیوی کے لایق بناؤ — (دستک) سنو، کوئی دستک دے رہا ہے — پورشیا تم ذرا اندر چلی جاؤ — عنقریب تمہارا سینہ بھی میرے دلی رازوں کا محرم ہو جائے گا — میں اپنی تمام الجھنوں کا مطلب تمہیں بتا دوں گا —— وہ سب الجھنیں جن کی تحریر میری مغموم پیشانی پر ہے — اب تم جانے میں دیر نہ کرو — (پورشیا چلی جاتی ہے — لوسیس اور کائیس لگاریس داخل ہوتے ہیں) لوسیس دروازہ کس نے کھٹکھٹایا تھا؟

لوسیس: یہ ایک بیمار آدمی ہیں جو آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں —

بروٹس: کائیس لگاریس، جس کا مٹیلس نے دکر کیا تھا — لڑکے تو ذرا ایک طرف ہو جا — کیسا حال ہے کائیس لگاریس؟

کائیس: ایک کمزور و ناتواں زبان سے صبح کا سلام قبول فرمائیے —

بروٹس: بہادر کائیس یہ ماتھے پر پٹی باندھنے کے لئے تم نے

بھی کیا وقت چنا ہے! کاش تم بیمار نہ ہوتے!

کائیس: اگر بروٹس کو کوئی ایسی مہم درپیش ہے جو باعزّت کہلائی جانے کی اہل ہو تو میں بیمار نہیں ہوں ـ

بروٹس: مجھے ایک ایسی ہی مہم درپیش ہے لگاریس بشرطیکہ اس کے متعلق سننے کے لئے تمہارے پاس ایک تندرست انسان کے کان ہوں ـ

کائیس: قسم ہے ان تمام دیوتاؤں کی جنہیں رومن سجدہ کرتے ہیں، یہ لیجیے میں اپنی بیماری کو اتار کر پھینکے دیتا ہوں ـ اے روم کے روحِ رواں، اے باعزّت لوگوں کی شریف اولاد تو نے ایک جادوگر کی طرح میری مردہ روح کو کھینچ بلایا ہے ـ آپ مجھے کام بتائیےّ اور میں ناممکنات سے بھی جا بھڑوں گا اور انہیں زک پہنچاؤں گا ـ بتائیےّ مجھے کیا کرنا ہے؟

بروتس: ایک ایسا کام جو بیماروں کو تندرست کر دے ـ

کائیس: لیکن ایسے تندرست لوگ بھی تو ہوں گے جنہیں بیمار کرنا ہمارے لئے ضروری ہے؟

بروٹس: ہاں ہمیں یہ بھی کرنا ہے ـ کام کیا ہے، اس کے متعلق میرے اچھے کائیس میں تمہیں راستے میں بتاؤں گا کیوں کہ ہم اس شخص کے پاس جا رہے ہیں جس سے ہمیں کام ہے ـ

کائیس: تشریف لے چلیے اور میں دل میں تازہ ولولے لئے آپ کے ساتھ چلتا ہوں، کیا کرنے، یہ میں نہیں جانتا ـ لیکن یہ کافی ہے کہ بروٹس میری رہنمائی کر رہے ہیں ـ

بادلوں کی گرج ـ

بروٹس: تو پھر آؤ۔ (چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر: روم۔ سیزر کا مکان۔
گرج اور چمک۔ سیزر داخل ہوتا ہے۔

سیزر: رات بھر نہ آسمان کو چین رہا ہے نہ زمین کو آرام۔ کلپورنیا کی تین بار سوتے میں چیخ نکل گئی: "بچاؤ، سیزر کو مارے ڈال رہے ہیں!" کوئی ہے؟

ایک ملازم داخل ہوتا ہے۔

ملازم: عالی جاہ؟

سیزر: جاؤ کاہنوں کو فوراً قربانی چڑھانے کا حکم دو اور وہ جو بھی فال نکالیں اس کے نتیجے سے ہمیں آگاہ کرو۔

ملازم: عالی جاہ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ (چلا جاتا ہے)

کلپورنیا داخل ہوتی ہے۔

کلپورنیا: آپ کا ارادہ کیا ہے سیزر؟ کیا آپ باہر جانے کا سوچ رہے ہیں؟ آج ہرگز گھر سے باہر قدم نہ نکالیے۔

سیزر: سیزر ضرور جائے گا۔ جن چیزوں نے مجھے نقصان پہنچانا چاہا انہیں میری پیٹھ کے سوا میری طرف دیکھنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ ان کی نظر میرے چہرے پر پڑی نہیں اور وہ غائب ہوگئیں۔

کلپورنیا: سیزر میں نے کبھی شگونوں کو اہمیت نہیں دی لیکن آج مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے۔ اندر ایک آدمی موجود ہے جو ہماری دیکھی سنی باتوں کے علاوہ ایسے

بھیانک مناظر بیان کرتا ہے جنہیں پہرے داروں نے دیکھا ہے ـ ایک شیرنی نے بیچ سڑک پر بچّہ دیا، قبروں کے منہ کھل گئے اور مردے باہر نکل پڑے ـ مہیب، آتش بار سپاہی صفوں اور دستوں میں آراستہ اور باقاعدہ جنگی پرے ہمائے بادلوں پر لڑائی میں مصروف تھے جس کی وجہ سے کیپیٹول کے اوپر خون کی بوندا باندی ہو رہی تھی، جنگ کے ہنگامے سے ہوا میں کھڑکھڑاہٹ کا شور تھا، گھوڑے ہنہنا رہے تھے، لوگ نزع کے عالم میں کراہتے تھے اور روحیں چیختی چلّاتی گلی کوچوں میں بوکھلائی پھر رہی تھیں ـ آہ سیزر یہ باتیں سراسر خلافِ عادت ہیں اور مجھے واقعی ان سے ڈر لگتا ہے ـ

سیزر: آخر کیسے اس بات کو ہونے سے روکا جا سکتا ہے جس کا طاقت ور دیوتا فیصلہ کر چکے ہوں؟ کچھ بھی ہو سیزر ضرور جائے گا کیوں کہ یہ شگون باقی دنیا کے لئے بھی ویسے ہی ہیں جیسے سیزر کے لئے ـ

کلپورنیا: جب بھکاری مرتے ہیں تو دم‌دار ستارے ظاہر نہیں ہوتے ـ آسمان شعلوں کے ذریعے صرف بادشاہوں کی موت کا اعلان کیا کرتا ہے ـ

سیزر: بزدل اپنی موت سے پہلے ہی بارہا مر چکتے ہیں مگر بہادر ایک دفعہ سے زیادہ موت کا مزا نہیں چکھتے ـ میں نے جتنے عجوبوں کے متعلق اب تک سن رکھا ہے ان میں سب سے عجیب مجھے یہ نظر آتا ہے کہ انسان کو خوف دامن گیر ہو، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ موت

جو ایک لازمی انجام ہے جب آنے کو ہوگی تو آکر رہے گی ـ (ایک ملازم داخل ہوتا ہے) کاہن کیا کہتے ہیں؟

ملازم: ان کی صلاح نہیں کہ آج آپ باہر قدم نکالیں ـ جب انہوں نے ایک قربانی کے جانور کا پیٹ صاف کیا تو انہیں اس کا دل غائب ملا ـ

سیزر: دیوتاؤں کا یہ فعل اس غرض سے ہے کہ بزدلوں کو شرم دلائیں ـ سیزر ایک بغیر دل کا جانور ہوگا اگر وہ آج ڈر کے مارے گھر کے اندر بیٹھا رہا ـ نہیں، سیزر ہرگز یہ نہیں کرے گا ـ خطرے کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سیزر اس سے زیادہ پرخطر ہے ـ میں اور وہ دو شیر ہیں جو ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے ـ لیکن میں بڑا ہوں اور میری ہیبت زیادہ ہے ـ سیزر ضرور جائے گا ـ

کلپورنیا: افسوس میرے آقا، آپ کی سمجھ خوداعتمادی کی نذر ہو گئی ہے ـ آج آپ باہر نہ جائیے ـ اگر آپ چاہیں تو اسے اپنے ڈر کی بجائے میرا ڈر کہہ لیجیے کہ آپ کو گھر پر رکنا پڑ رہا ہے ـ ہم مارک اینٹنی کو سینیٹ گھر بھیج دیں گے اور وہ اعلان کر دیں گے کہ آج آپ کی طبیعت ناساز ہے ـ میں پیر پڑتی ہوں ـ میری بات مان لیجیے ـ

سیزر: چلو مارک اینٹنی کہہ دیں گے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں اور تمہارے وہم کا پاس رکھتے ہوئے میں گھر پر رہوں گا ـ (ڈیسیس داخل ہوتا ہے) لو یہ رہا ڈیسیس بروٹس، یہ کہہ دے گا ـ

ڈیسیس: سیزر کو سلام پہنچے! صبح بخیر عالی قدر سیزر— میں آپ کو سینیٹ لے چلنے کے لئے حاضر ہوا ہوں—

سیزر: اور تم آئے بھی بہت ٹھیک وقت ہو کہ اراکین کو جاکر میرا سلام پہنچاؤ اور ان سے کہہ دو کہ میں آج نہیں آؤں گا— یہ جھوٹ ہے کہ میں آ نہیں سکتا اور یہ زیادہ جھوٹ کہ مجھے آنے کی ہمّت نہیں— میں آج نہیں آؤں گا، ڈیسیس تم ان سے بس یہ کہہ دینا—

کلپورنیا: کہہ دینا یہ بیمار ہیں—

سیزر: کیا سیزر جھوٹا پیغام بھیجے؟ کیا میں نے فتوحات کی خاطر اپنے بازوؤں کو اتنی دور تک اسی لئے پھیلایا تھا کہ ان ریش سفیدوں سے سچ بات کہتے ڈروں؟ ڈیسیس جاؤ، ان سے کہہ دو کہ سیزر نہیں آئے گا—

ڈیسیس: بزرگ و برتر سیزر بہتر ہے مجھے وجہ بتا دی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب میں ان سے اس طرح کہوں تو وہ مجھ پر ہنسیں—

سیزر: وجہ میرا ارادہ ہے— میں نہیں جانا چاہتا— سینیٹ کے اطمینان کے لئے یہی کافی ہے— لیکن چوں کہ میں تمہیں عزیز رکھتا ہوں اس لئے تمہاری ذاتی تشفّی کی خاطر وجہ بتائے دیتا ہوں: یہ میری بیوی کلپورنیا مجھے روک رہی ہیں— انہوں نے رات کو خواب میں میرا مجسّمہ دیکھا تھا جس سے بے شمار منہ والے فوّارے کی طرح خالص خون کی دھاریں نکل رہی تھیں، اور بہت سے ہٹّے کٹّے رومن مسکراتے ہوئے آآ کر اس میں ہاتھ دھو رہے تھے— ان کے خیال

میں یہ سب ان خطرات اور مصائب کی علامتیں ہیں جو سر پر منڈلا رہے ہیں، اور انہوں نے پیر پڑ کر مجھ سے التجا کی ہے کہ میں آج گھر پر ہی رہوں۔

ڈیسیس: اس خواب کا مطلب قطعی غلط سمجھا گیا ہے۔ یہ تو نہایت نیک اور مبارک خواب ہے۔ آپ کے مجسّمے سے متعدد نلکیوں کے ذریعے خون کی دھاریں چھوٹنا اور اس میں بہت سے مسکراتے ہوئے رومنوں کا ہاتھ دھونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی ہستی سے رومۃ الکبریٰ وہ خون پیے گا جو اسے نئے سرے سے زندہ کردے، اور بڑے بڑے لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے تاکہ اس میں اپنے رومالوں کو بھگوئیں اور اس کی نشانی اور یادگار اپنے پاس رکھیں۔ یہ ہے وہ بات جو کلپورنیا کے خواب سے نکلتی ہے۔

سیزر: یہ تعبیر تم نے اس کی صحیح کی ہے۔

ڈیسیس: جی ہاں۔ اس کا اندازہ آپ کو ہو جائے گا جب آپ وہ بات سنیں گے جس کا مجھے علم ہے۔ لیجیے سنیے: سینیٹ کے اراکین نے فیصلہ کیا ہے کہ جلیل القدر سیزر کو آج تاجِ شاہی پیش کیا جائے۔ اگر آپ نے انہیں یہ کہلا بھیجا کہ میں نہیں آؤں گا تو ہوسکتا ہے وہ اپنا خیال بدل دیں۔ اس کے علاوہ ممکن ہے کوئی یہ بھی طعنہ دے کہ جب تک سیزر کی بیگم صاحبہ کو اچھے خواب دکھائی نہ دیں اس وقت تک کے لئے سینیٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ اگر سیزر چھپ کر بیٹھ رہے تو کیا وہ یہ کانا پھوسی

نہیں کریں گے کہ لیجیے سیزر خوف زدہ ہیں؟ سیزر معاف کیجیے، آپ کی ترقّی اور کامیابی سے شدید دلبستگی مجھے یہ بات کہنے پر اکسا رہی ہے اور عقیدت نے میری عقل کو مطیع کر رکھا ہے۔

سیزر: کلپورنیا تمہارے اندیشے اب کس قدر مہمل معلوم ہوتے ہیں۔ میں شرمندہ ہوں کہ میں ان سے متاثر ہوا۔ میرا لبادہ دو۔ میں جا رہا ہوں۔

بروٹس، کائیس لگاریس، مٹیلس، کاسکا، ٹریبونیس، سنّا اور پبلیس داخل ہوتے ہیں۔

دیکھو پبلیس بھی مجھے لے جانے کے لئے آ پہنچا۔

پبلیس: صبح بخیر سیزر۔

سیزر: خوش آمدید پبلیس۔ ارے بروٹس، تم بھی اتنے سویرے نکل کھڑے ہوئے؟ صبح بخیر کاسکا۔ کائیس لگاریس سیزر کبھی تمہارا ایسا دشمن نہ ہوا تھا جیسی یہ بیماری جس نے تمہیں اتنا دبلا کر دیا ہے۔ اب بجا کیا ہے؟

بروٹس: سیزر آٹھ بجے ہیں۔

سیزر: میں تمہاری زحمت اور مہربانی کے لئے مشکور ہوں۔ (اینٹنی داخل ہوتا ہے) لو، اینٹنی بھی راتوں کو دیر دیر تک عیش و نوش میں مشغول رہنے کے باوجود سو کر اٹھ بیٹھے ہیں۔ صبح بخیر اینٹنی۔

اینٹنی: جلیل القدر سیزر بھی میرا سلام قبول فرمائیں۔

سیزر: اندر انتظام کرنے کے لئے کہو۔ تمہیں انتظار کروانے

کا میں قصور وار ہوں ۔ کہو سنّا، اور تم میٹلس ۔
ہاں تریبونیس میں نے ایک پورا گھنٹہ رکھ چھوڑا ہے تم
سے بات کرنے کے لئے ۔ بھولنا مت، مجھ سے آج ضرور
مل لینا ۔ میرے نزدیک رہنا تا کہ مجھے یاد رہے ۔

ٹریبونیس: بہت ارشاد سیزر ۔ (اپنے آپ سے) میں اتنا نزدیک رہوں گا
کہ جناب کے خیر خواہ چاہیں گے کہ کاش یہ شخص دور ہی
رہتا ۔

سیزر: اچھے رفیقو اندر چلو ۔ پہلے ایک دور شراب کا ہو جائے ۔
پھر ہم فوراً دوستوں کی طرح ساتھ ساتھ یہاں سے
چلیں گے ۔

بروٹس: (اپنے آپ سے) "دوستوں کی طرح" ہونا دوست ہونے کے
برابر نہیں سیزر ۔ یہ سوچ کر میرا دل دکھتا ہے ۔

(چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر: کیپیٹول کے نزدیک ایک سڑک ۔
آرٹمی ڈورس ایک خط پڑھتا ہوا داخل ہوتا ہے ۔

آرٹمی ڈورس: سیزر، بروٹس سے بچیے، کیسیس سے احتیاط
برتیے، کاسکا کے نزدیک نہ جائیے، سنّا پر نظر
رکھیے، ٹریبونیس پر بھروسا نہ کیجیے، میٹلس
سمبر سے چوکنّے رہیے، ڈیسیس بروٹس کو آپ سے
خلوص نہیں، کائیس لگاریس کے ساتھ آپ نے
زیادتی کی ہے: ان سب لوگوں کی بس ایک ہی

نیّت ہے اور اس کا رخ سیزر کے خلاف ہے ۔
اگر آپ کی زندگی غیر فانی نہیں تو بہتر ہے
اپنے گرد و پیش کی خبر رکھیے ۔ بےفکری سازش
کے لئے راستہ کھلا چھوڑ دیتی ہے ۔ طاقت ور
دیوتا آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھیں ۔
آپ کا خیرخواہ: آرٹمی ڈورس

سیزر کے گذرنے تک میں یہیں ٹھہرا رہوں گا اور
دادخواہوں کی طرح اسے یہ پرچہ پیش کروں گا ۔
میرا دل روتا ہے کہ نیکی کے لئے حسد کی گرفت سے
بچنا ممکن نہیں ۔ اے سیزر اگر تونے یہ تحریر پڑھ لی تو
ممکن ہے تیری جان سلامت رہ جائے ورنہ تقدیر غدّاروں کے
ساتھ ساز باز کرنے پر تلی بیٹھی ہے ۔ (چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر : بروٹس کے مکان کے سامنے ۔
پورشیا اور لوسیس داخل ہوتے ہیں ۔

پورشیا: لڑکے ذرا بھاگ کر سینیٹ گھر جا ۔ مجھ سے بات وات
کرنے کے لئے مت رک ۔ بس فوراً چل دے ۔ تو کھڑا
کیا کر رہا ہے؟

لوسیس: کام تو معلوم ہو بیگم ۔

پورشیا: کیا ہی اچھا تھا کہ میں جتنی دیر میں تجھ سے یہ کہتی
کہ تجھے وہاں کیا کرنا ہے، تو جا کر لوٹ آیا ہوتا ۔
اے ضبط مجھے مضبوطی سے تھامے رکھ ۔ میرے دل اور

زبان کے درمیان ایک زبردست پہاڑ کھڑا کردے ــ دماغ تو میں نے مردوں کا پایا ہے مگر توانائی عورتوں کی ہے ــ یہ کتنا کٹھن ہے کہ عورت کوئی راز اپنے تک رکھ سکے ــ تو ابھی تک یہیں ہے؟

لوسیس: مجھے کرنا کیا ہے بیگم؟ دوڑا دوڑا کیپیٹول جاؤں اور بس، اور پھر ویسے ہی آپ کے پاس واپس آؤں اور بس؟

پورشیا: ہاں لڑکے مجھے آ کر بتا کہ تیرے آقا ٹھیک تو دکھائی دیتے ہیں کیوں کہ جاتے وقت ان کی طبیعت خراب تھی ــ اور ہاں یہ بھی اچھی طرح دیکھنا کہ سیزر کیا کیا کرتے ہیں اور کن دادخواہوں کا ان پر ہجوم ہوتا ہے ــ لڑکے سن، یہ شور کیسا ہے؟

لوسیس: بیگم مجھے تو کچھ سنائی نہیں دیتا ــ

پورشیا: ذرا کان لگا کر سن ــ میں لڑائی جھگڑے جیسی ایک ہلچل سن رہی ہوں جو ہوا کے ساتھ کیپیٹول کی طرف سے آرہی ہے ــ

لوسیس: سچ مچ بیگم مجھے تو کوئی چیز سنائی نہیں دیتی ــ

نجومی داخل ہوتا ہے ــ

پورشیا: اے بھائی ذرا سننا ــ تم کہاں سے آرہے ہو؟

نجومی: اپنے گھر سے اچھی بیگم ــ

پورشیا: اس وقت کیا بجا ہے؟

نجومی: کوئی نو بجے ہیں بیگم ــ

پورشیا: کیا سیزر کیپیٹول جا چکے ہیں؟

نجومی: ابھی نہیں بیگم ــ میں اپنی جگہ لینے جا رہا ہوں تاکہ انہیں کیپیٹول جاتا ہوا دیکھوں ــ

پورشیا: تمہیں سیزر کو عرضداشت پیش کرنی ہے، ہے یہ بات؟

نجومی: جی ہاں بیگم۔ اگر سیزر نے از راہِ عنایت سیزر پر اتنا کرم کیا کہ میری بات سن لی تو میں ان سے التجا کروں گا کہ اپنا خیال رکھیں۔

پورشیا: کیوں، کیا تم سمجھتے ہو انہیں کوئی نقصان پہنچنے والا ہے؟

نجومی: میں یہ تو نہیں جانتا کہ کیا ہوگا لیکن جس بات کا مجھے اندیشہ ہے اس میں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ خدا حافظ۔ یہاں سڑک تنگ ہے۔ اراکین، حکّام اور دادخواہوں کی جو بھیڑ سیزر کے پیچھے پیچھے آ رہی ہے اس کا ریلا مجھ جیسے کمزور آدمی کو مار ڈالنے کے لئے تقریباً کافی ہے۔ میں اپنے لئے کوئی ایسی جگہ ڈھونڈتا ہوں جہاں زیادہ بھیڑ نہ ہو اور جب سیزرِ اعظم اس طرف سے گذریں تو انہیں وہیں روک کر بات کر لوں۔

(چلا جاتا ہے)

پورشیا: مجھے اب اندر جانا چاہیئے۔ اللہ عورت کا دل بھی کتنا کمزور ہوتا ہے۔ آہ بروٹس، دیوتا آپ کو آپ کی مہم میں کامیاب کریں۔ (اپنے آپ سے) لڑکے نے ضرور مجھے سن لیا ہے۔ بروٹس کی ایک عرضداشت ہے جو سیزر منظور کرنے کے لئے تیّار نہیں ہیں۔ (اپنے آپ سے) مجھے غش آ رہا ہے۔ لوسیس دوڑا ہوا جا اور میرے آقا سے میرا سلام کہہ۔ پھر میرے پاس واپس آ اور جو کچھ وہ کہیں مجھے آ کر بتا۔

(الگ الگ چلے جاتے ہیں)

تیسرا ایکٹ

پہلا منظر : روم — کیپٹول کے سامنے —

قرنا کی آواز — سیزر، بروٹس، کیسیس، کاسکا، ڈیسیس، میٹیلس

سمبر، ٹریبونیس، سنّا، اینٹنی، لیپیڈس، آرٹمی ڈورس، پبلیس،

پوپیلیس اور نجومی داخل ہوتے ہیں —

سیزر : مارچ کی پندرہ تاریخ آ پہنچی ہے —

نجومی : جی ہاں سیزر، لیکن ابھی گئی نہیں —

آرٹمیڈورس : سیزر سلامت رہیں — یہ تحریر پڑھ لیجیے ذرا —

ڈیسیس : ٹریبونیس کی درخواست ہے کہ فرصت کے وقت اس کی یہ ناچیز عرضداشت ملاحظہ فرما لی جائے —

آرٹمیڈورس : نہیں سیزر پہلے میری عرضداشت پڑھیے کیوں کہ اس کا تعلّق خاص سیزر سے ہے — اسے پڑھیے سیزرِ اعظم —

سیزر : جس بات کا ہماری ذات سے تعلّق ہوگا اس پر سب سے آخر میں غور کیا جائے گا —

آرٹمیڈورس : دیر نہ کیجیے سیزر، اسے فوراً پڑھ لیجیے —

سیزر : یہ آدمی دیوانہ تو نہیں؟

پبلیس : بھلے آدمی راستہ چھوڑ دو —

کیسیس : کیوں، تمہیں بس راستے میں اپنی عرضداشت پیش کرنے کو رہ گئی ہے — کیپٹول میں حاضر ہو —

سیزر اور دوسرے لوگ سینیٹ میں داخل
ہوتے ہیں۔

پوپیلیس: میری دعا ہے آج آپ کا منصوبہ کامیاب رہے۔

کیسیس: کون سا منصوبہ پوپیلیس؟

پوپیلیس: خدا حافظ۔ (اسے چھوڑ کر سیزر کی طرف چلا جاتا ہے)

بروٹس: پوپیلیس لینا کیا کہہ رہا تھا؟

کیسیس: دعا دے رہا تھا کہ آج ہمارا منصوبہ کامیاب رہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ ہمارا مقصد فاش ہو گیا ہے۔

بروٹس: دیکھو وہ کس طرح سیزر کی طرف جا رہا ہے۔ غور سے دیکھو۔

کیسیس: کاسکا ذرا تیزی سے کام لینا کیوں کہ خطرہ ہے کہیں ہمارا توڑ نہ کر دیا جائے۔ کیا کرنا چاہیئے بروٹس؟ اگر اس کا پتہ چل گیا تو کیسیس اور سیزر میں سے کوئی ایک لوٹ کر نہیں جائے گا کیوں کہ میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالوں گا۔

بروٹس: کیسیس ضبط سے کام لو۔ پوپیلیس لینا ہمارے منصوبوں کے بارے میں ذکر نہیں کر رہا کیوں کہ دیکھو وہ مسکرا رہا ہے اور سیزر کے تیوروں میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

کاسکا: ٹریبونیس کو اپنے کام کا وقت یاد ہے کیوں کہ دیکھیے بروٹس وہ مارک اینٹنی کو راستے سے ہٹا رہا ہے۔

(اینٹنی اور ٹریبونیس چلے جاتے ہیں)

ڈیسیس: مٹیلس سمبر کہاں ہے؟ وہ جائے اور فوراً اپنی عرضداشت سیزر کو پیش کرے۔

بروٹس: وہ تیّار ہے۔ چلو اس کی تائید کریں۔

ستّا: سب سے پہلے کاسکا تم ہوگے جو وار کروگے ۔

سیزر: کیا ہم سب تیّار ہیں؟ ہاں اب بتایا جائے وہ کیا شکایت ہے جس کا سیزر اور اس کے سینیٹ کو تدارک کرنا ہے؟

مٹیلس: اے سب سے بلند، سب سے قادر، سب سے توانا سیزر، یہ مٹیلس سمبر اپنا ناچیز دل آپ کے قدموں میں رکھ رہا ہے ۔ (دو زانو ہوتا ہے)

سیزر: سمبر بہتر ہے کہ میں تمہیں اس سے باز رکھوں ۔ یہ جھکنا جھکانا اور عاجزی سے دو زانو ہونا ممکن ہے معمولی انسانوں کا خون گرما سکے اور جس چیز کا پیشگی حکم ہو چکا ہے اسے ایسے قاعدے کی طرح بدل دے جیسا بچّے کھیل کود میں بنا لیتے ہیں ۔ اس بیوقوفی کے مغالطے میں مت رہو کہ سیزر کا لہو اتنا سرکش ہے کہ اس کی اصلی خاصیت اس چیز سے گھل گھلا کر رہ جائے جو احمقوں کو پگھلا دیتی ہے، میرا مطلب ہے میٹھی میٹھی باتیں کرنا، دو زانو ہونا اور ذلیل کتّے کی طرح دم ہلانا ۔ تمہارا بھائی فیصلے کی رو سے جلا وطن کیا گیا ہے ۔ اگر تم اس کی خاطر اپنے آپ کو جھکاؤگے، گڑگڑاؤگے یا خوشامد کروگے تو میں تمہیں ایک کتّے کی طرح ٹھوکر مار کر اپنے راستے سے ہٹا دوں گا ۔ جان لو کہ سیزر کبھی ناانصافی نہیں کرتا اور نہ اسے بغیر کسی معقول وجہ کے قائل کیا جا سکتا ہے ۔

مٹیلس: کیا یہاں میری آواز سے لایق تر کوئی آواز نہیں جو سیزرِ اعظم کو میرے بھائی کی جلا وطنی منسوخ کرنے پر

مائل کردے؟

بروٹس: میں آپ کے ہاتھ چومتا ہوں سیزر لیکن خوشامد میں نہیں — میری التجا ہے کہ پبلیس سمبر کو فوراً واپس آنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے —

سیزر: تم، بروٹس؟

کیسیس: سیزر معاف کر دیجیے، معاف کر دیجیے سیزر۔ کیسیس آپ کے پیروں پر گر کے پبلیس سمبر کی آزادی کے لئے التجا کرتا ہے —

سیزر: اگر میں تم جیسا ہوتا تو ممکن تھا مان لیتا — اگر میں التجا کرکے دوسروں پر اثر ڈالتا ہوتا تو مجھ پر بھی التجاؤں سے اثر ڈالا جا سکتا تھا — لیکن میں قطب ستارے کی طرح ثابت قدم ہوں —— وہی قطب ستارہ جو ثبات اور پائداری کی خاصیت رکھتے ہوئے گنبدِ افلاک میں بے مثل ہے — آسمان پر لاتعداد ستاروں کی مصوّری ہے — یہ سب آگ کے ہیں اور ان میں سے ہر ایک چمکتا ہے — لیکن ان تمام ستاروں میں صرف ایک ستارہ ایسا ہے جو اپنی جگہ قائم رہتا ہے — یہی حال دنیا کا بھی ہے — یہ زمین انسانوں سے پر ہے، اور انسان گوشت پوست کے ہیں اور عقل و شعور رکھتے ہیں — تاہم اس موجودات میں، میں صرف ایک شخص کو جانتا ہوں جو بغیر ہلے ہوئے مضبوطی سے اپنے مقام پر جما رہتا ہے — اور اس کا ثبوت کہ وہ میں ہوں، مجھے اس معاملے میں بھی تھوڑا بہت دینا چاہیّے — میں اس میں ثابت قدم تھا کہ سمبر کو

جلا وطن کیا جائے اور اب اس میں ثابت قدم ہوں کہ
اس کی جلا وطنی برقرار رہے ۔

سنّا: او سیزر ــــ

سیزر: پیچھے ہٹو! کیا تم کوہِ المپس[1] کو اٹھا سکتے ہو؟

ڈیسیس: سیزرِ اعظم ــــ

سیزر: کیا تمھیں احساس نہیں کہ بروٹس تک کی منّت سماجت
بیکار رہی ہے؟

کاسکا: اے ہاتھو میری بجائے تم بولو ۔

(سیزر پر خنجر سے وار کرتے ہیں)

سیزر: تو بھی اے بروٹس؟ تو گر ہی جا اے سیزر ۔

(مر جاتا ہے)

سنّا: آزادی! نجات ظلم کا خاتمہ ہو گیا! دوڑو، منادی
کردو، گلی کوچوں میں پکار پکار کر کہہ دو ۔

کیسیس: کچھ لوگ عام منبروں پر جائیں اور وہاں سے چیخ کر
اعلان کر دیں: آزادی! نجات! رہائی!

بروٹس: اے شہریو اور سینیٹ کے اراکینو ڈرو مت ۔ بھاگو
نہیں، چپ چاپ کھڑے رہو ۔ جاہ طلبی کا حساب
چکا دیا گیا ہے ۔

کاسکا: بروٹس منبر پر جائیے ۔

ڈیسیس: اور کیسیس بھی جائیں ۔

بروٹس: پبلیس کہاں ہیں؟

سنّا: وہ رہے، اس ہنگامے سے بالکل بوکھلائے ہوئے ۔

---

[1] Olympus

مٹیلس: سب ایک ساتھ رھیں — کہیں ایسا نہ ھو کہ سیزر کا
کوئی طرفدار اچانک ——

بروٹس: ایک ساتھ رھنے کی بات مت کرو — پبلیس اطمینان
رکھیے، نیّت ھرگز یہ نہیں کہ آپ کو یا کسی اور
رومن کو نقصان پہنچایا جائے — پبلیس آپ ان لوگوں
کو یہ سمجھا دیجیے —

کیسیس: اور پبلیس ھمارے پاس سے چلے جائیّے — کہیں ایسا
نہ ھو کہ جب لوگ ھم پر یورش کریں تو آپ کو اپنے
بڑھاپے کی وجہ سے کوئی اذیّت پہنچ جائے —

بروٹس: ھاں آپ یہاں سے چلے جائیّے — اور کوئی شخص اس
کام کے لئے قابلِ تعزیر نہ سمجھا جائے سوائے ھمارے
جن کے ھاتھوں یہ انجام پایا ھے —

ٹریبونیس داخل ھوتا ھے —

کیسیس: اینٹنی کہاں ھے؟

ٹریبونیس: ھکّا بکّا اپنے گھر بھاگ گیا ھے — مرد، عورت اور بچّے
پھٹی پھٹی آنکھوں سے تک رھے ھیں، بھاگ رھے ھیں
جیسے قیامت آگئی ھو —

بروٹس: اے کارکنانِ قدرت تمہاری مشیّت کا پتہ چل جائے گا —
مرنا ایک لازمی امر ھے، یہ سب جانتے ھیں — لیکن
لوگوں کو فکر یہی رھتی ھے کہ مرنے کا وقت معلوم
ھو جائے اور زندگی کی میعاد بڑھ جائے —

کاسکا: لہذا جو شخص زندگی کے بیس سال قطع کر دے وہ
اتنے ھی سال موت کی دھشت کے بھی کم کر دیتا
ھے —

بروٹس: ٹھیک — اور چناں چہ موت ایک نعمت ہے اور ہم سیزر کے دوست ہیں جنھوں نے اس کے لئے موت سے ڈرنے کی میعاد کو کم کر دیا ہے — آؤ ہم جھکیں — اے رومنو ہم جھکیں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک سیزر کے لہو میں نہلا دیں اور اپنی تلواریں رنگین کرلیں — پھر یہاں سے روانہ ہوں، میدانِ عام میں جائیں اور اپنے سرخ ہتیار سروں پر گھماتے ہوئے سب مل کر نعرہ لگائیں: امن، نجات اور آزادی!

کیسیس: تو پھر ہم جھکیں اور ہاتھ دھوئیں — نہ جانے آج کے بعد کتنی صدیوں تک ہمارا یہ شاندار سین ایسے ملکوں میں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے اور ایسی زبانوں میں جن کا اب تک علم نہیں بار بار کھیلا جائے گا —

بروٹس: نہ جانے کتنی مرتبہ کھیل تماشے میں سیزر کا خون بہایا جائے گا —— وہی سیزر جو اب پامپی کے مجسّمے کے قدموں میں پڑا ہوا ہے اور مٹّی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا —

کیسیس: اور جتنی بار یہ ہوگا اتنی ہی بار ہماری جماعت کو ایسے لوگوں کا نام دیا جائے گا جنھوں نے اپنے ملک کو آزادی دلائی —

ڈیسیس: کیا خیال ہے، اب چلا جائے؟

کیسیس: ہاں ہر شخص چلے — بروٹس ہماری رہنمائی کریں گے اور ہم روم کے سب سے دلیر اور سب سے اعلیٰ دلوں کو ان کے پیچھے لاکر اپنے ادب و احترام کا ثبوت دیں گے —

ایک ملازم داخل ہوتا ہے۔

بروٹس: ذرا ٹھہرو۔ یہ کون آرہا ہے؟ کوئی اینٹنی کا حمایتی ہے۔

ملازم: بروٹس میرے مالک نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس طرح گھٹنوں کے بل جھکنا۔ مارک اینٹنی نے ہدایت کی ہے کہ اس طرح زمین چومنا اور پیروں پر پڑے پڑے کہنا کہ بروٹس شریف، عقل مند، دلیر اور ایماندار ہستی ہیں۔ سیزر طاقتور، بےباک، باشکوہ اور مہربان تھے۔ کہنا مجھے بروٹس عزیز ہیں اور میں ان کی عزّت کرتا ہوں۔ کہنا میں سیزر سے ڈرتا تھا، ان کا احترام کرتا تھا اور انہیں چاہتا تھا۔ اگر بروٹس اجازت دیں کہ اینٹنی بےخوف و خطر ان کے پاس آئے اور خود کو مطمئن کرلے کہ سیزر کیوں موت کے سزاوار ٹھہرے تو مارک اینٹنی مردہ سیزر کو اتنا عزیز نہیں رکھے گا جتنا زندہ بروٹس کو، بلکہ موجودہ صورتِ حال کے نامعلوم خطرات میں وہ پوری وفاداری کے ساتھ بروٹس کے ہر پست و بلند اور امور ومسائل میں ان کے پیچھے پیچھے رہے گا۔ یہ فرمایا ہے میرے آقا اینٹنی نے۔

بروٹس: کہنا وہ خوشی سے آئیں، ان کی تشفّی ہو جائے گی۔ اور میں اپنی شرافت کا واسطہ دیتا ہوں کہ انہیں صحیح سلامت واپس جانے دیا جائے گا۔

ملازم: میں انہیں ابھی لے کر آتا ہوں۔ (ملازم چلا جاتا ہے)

بروٹس: میں جانتا ہوں وہ ہمارا اچھا دوست ثابت ہوگا۔

کیسیس: کیا ہی اچھا تھا کہ ایسا ہوتا۔ لیکن میرے دل کو اس کی طرف سے بہت کھٹکا ہے، اور جن باتوں پر میرا ماتھا ٹھنکتا ہے وہ تقریباً سب سچ نکلتی ہیں۔

اینٹنی داخل ہوتا ہے۔

بروٹس: لو اینٹنی خود آ رہا ہے۔ خوش آمدید مارک اینٹنی۔

اینٹنی: اے طاقت ور سیزر یہ تو ہے جسے اس طرح پست کردیا گیا ہے؟ کیا تیری سب فتوحات، تیرے افتخارات، تیری کامرانیاں اور تیرے غنائم سمٹ سمٹا کر اتنے ذرا سے رہ گئے ہیں؟ خدا حافظ۔ حضرات میں نہیں جانتا آپ کی نیّت کیا ہے۔ اب اور کون ہے جسے اپنا خون دینا پڑے گا، وہ کون ہے جس کے بدن پر بیماری کی وجہ سے ورم آیا ہوا ہے؟ اگر وہ میں ہوں تو پھر کوئی گھڑی ایسی موزوں نہ ہوگی جیسی یہ سیزر کے قتل کی گھڑی، اور نہ کوئی حربہ ایسا ہوگا جس کی قیمت آپ کی ان تلواروں سے آدھی بھی ہو جو سیزر کے خون سے مالا مال ہیں۔ میری التجا ہے کہ اگر آپ کو مجھ سے پرخاش ہے تو اپنے خون میں رنگے ہوئے ہاتھوں سے اسی وقت، جب کہ ان سے گرمی اور بھاپ اٹھ رہی ہے، اپنی خوشی پوری کر ڈالیے۔ اگر میری عمر ایک ہزار سال بھی ہو تو میں مرنے کے لئے اپنے آپ کو کبھی اتنا آمادہ نہیں پاؤں گا جتنا اب ہوں۔ کوئی اور جگہ اور مرنے کا کوئی اور وسیلہ میرے لئے اتنا خوشگوار نہیں ہوگا جتنا یہ کہ میں یہاں سیزر کے پہلو میں اور آپ کے ہاتھوں سے، جو اس

عہد کی برگزیدہ اور ممتازترین ہستیاں ہیں ہلاک کیا جاؤں ۔

بروٹس: اینٹنی اپنی موت ہم سے نہ مانگیے ۔ اگرچہ ہم اس وقت خونخوار اور ظالم دکھائی دے رہے ہوں گے، جیسا کہ ہمارے ہاتھوں اور ہمارے موجودہ عمل سے آپ کو نظر آتا ہے، لیکن آپ محض ہمارے ہاتھوں کو اور اس خونی کام کو جو انہوں نے انجام دیا ہے دیکھ رہے ہیں ۔ آپ کو ہمارے دل دکھائی نہیں دیتے جو ہمدردی سے معمور ہیں ۔۔ تمام روم کی مظلومی سے ہمدردی جس کے ہاتھوں سیزر کے خلاف یہ کارروائی عمل میں آئی ہے ۔ جس طرح ایک آگ دوسری آگ کو نکال باہر کرتی ہے اسی طرح اس ہمدردی نے ہر دوسری ہمدردی کو ہمارے دل سے خارج کردیا تھا ۔ رہے آپ مارک اینٹنی، تو آپ کے خلاف ہماری تلواریں کند ہیں ۔ ہمارے بازو جو کینے کے سبب قوی ہیں اور ہمارے دل جو برادرانہ جذبات کے حامل ہیں، کامل مہر و محبّت، حسنِ نیّت اور عزّت و احترام کے ساتھ آپ کو قبول کرتے ہیں ۔

کیسیس: نئے عہدے دینے میں آپ کی رائے کو اوروں کی رائے کے برابر وقعت حاصل ہوگی ۔

بروٹس: بس آپ اس وقت تک کے لئے انتظار کرلیں جب تک ہم عوام کی تشفّی نہیں کردیتے جو ڈر کے مارے بدحواس ہو رہے ہیں ۔ اور پھر ہم آپ کو وہ سب بتا دیں گے جس کی بنا پر مجھ سے یہ عمل سرزد ہوا

جب کہ میں وار کرتے وقت بھی سیزر کو عزیز رکھتا تھا۔

اینٹنی :: مجھے آپ کی مصلحت پر شبہ نہیں۔ آپ میں سے ہر ایک اپنا خون آلودہ ہاتھ مجھے دے۔ سب سے پہلے مارکس بروٹس میں آپ سے ہاتھ ملاتا ہوں۔ پھر کائیس کیسیس میں آپ کا ہاتھ لیتا ہوں۔ اب ڈیسیس بروٹس آپ کا۔ اور اب آپ کا مٹیلس۔ آپ کا سنّا۔ اور میرے دلیر کاسکا، آپ کا۔ اور سب سے آخر میں ـــ لیکن محبّت کے اعتبار سے موخّر نہیں ـــ اچھے ٹریبونیس آپ کا۔ اے صاحبو ـــ افسوس میں کہوں تو کیا کہوں؟ میری ساکھ اس وقت اتنی پھسلنی زمین پر کھڑی ہے کہ آپ ان دو برائیوں میں سے کوئی ایک برائی مجھ سے ضرور منسوب کریں گے: یا تو میں بزدل ہوں یا خوشامدی۔ میں تجھے واقعی عزیز رکھتا تھا اے سیزر۔ آہ یہ سچ ہے! تو پھر اگر تیری روح اس وقت ہمیں دیکھ رہی ہے تو کیا تجھے اپنے قتل سے زیادہ یہ جان کر اذیّت نہیں پہنچے گی کہ تیری ہی لاش کے آگے، اے عظیم ترین انسان، تیرا اینٹنی تیرے دشمنوں کے خون آلودہ ہاتھوں سے ہاتھ ملا کر ان سے صلح صفائی کرنے میں مصروف ہے؟ اگر میری اتنی ہی آنکھیں ہوتیں جتنے تجھے زخم لگے ہیں، اور اگر ان میں سے اسی طرح زار و قطار آنسو بہتے جس طرح تیزی سے تیرا خون بہہ رہا ہے، تو یہ مجھے تیرے دشمنوں کے ساتھ پیمانِ دوستی باندھنے

سے کہیں زیادہ زیب دیتا۔ مجھے معاف کر دے اے
حولیس! یہاں تجھے نرغے میں لیا گیا اے دلیر ہرن۔
یہاں تو گرا، اور یہاں تیرے شکاری کھڑے ہیں جن کے
دامن پر تجھے ذبح کئے جانے کے نشان ہیں اور
ہاتھ تیری رگِ جاں کے خون میں رنگے ہوئے ہیں۔
اے دنیا تو اس ہرن کا رمنا تھی، اور یہ واقعی تیرا
دل تھا۔ ایک ہرن کی طرح جسے بہت سے امیر زادوں
نے اپنے تیر کا نشانہ بنایا ہو تو اس جگہ کس حال میں
پڑا ہے!

کیسیس: مارک اینٹنی ــــ

اینٹنی: معاف کیجیے کائیس کیسیس، جب کہ سیزر کے دشمن
بھی یہ بات کہنے پر مجبور ہوں گے تو ایک دوست کا
اس طرح کہنا کوئی مبالغہ نہیں۔

کیسیس: میں آپ کو سیزر کی یوں تعریف کرنے پر ملامت نہیں
کر رہا لیکن وہ کیا سمجھوتا ہے جو آپ ہم سے کرنا
چاہتے ہیں؟ کیا آپ تیّار ہیں کہ ہمارے دوستوں کے
زمرے میں شمار کئے جائیں یا ہم اپنا کام کریں اور
آپ سے کوئی توقّع نہ رکھیں؟

اینٹنی: میرا آپ سے ہاتھ ملانا اسی غرض سے تھا، مگر بات یہ
ہے کہ جب میری آنکھیں سیزر پر پڑیں تو میرا دھیان
بٹ گیا۔ میں آپ سب کا دوست ہوں اور آپ سب
کو عزیز رکھتا ہوں اس امید پر کہ آپ مجھے دلائل کے
ذریعے سمجھا دیں گے کہ سیزر کیوں اور کس صورت
میں خطرناک تھے۔

بروٹس: نہیں تو ہمارا فعل ایک وحشیانہ تماشے کا درجہ رکھے گا — اینٹنی ہمارے دلائل اتنے ٹھوس ہیں کہ اگر آپ سیزر کے نورِ نظر بھی ہوتے تو آپ کو قائل ہونا پڑتا —

اینٹنی: مجھے بھی بس یہی چاہیئے — ساتھ ساتھ میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے سیزر کی لاش کو میدانِ عام میں لے جانے کی اجازت دی جائے، اور جیسا کہ ایک دوست کے لئے مناسب ہے ان کے جنازے کی رسم میں مجھے منبر پر سے بولنے دیا جائے —

بروٹس: آپ کو مارک اینٹنی اس کی اجازت ہوگی —

کیسیس: بروٹس ایک بات سنیے — (ایک طرف) آپ سمجھتے بھی ہیں کہ کیا کر رہے ہیں؟ اینٹنی کو ہرگز سیزر کے جنازے میں خطاب کرنے کی اجازت نہ دیجیے — جو وہ کہے اس کا نہ جانے لوگوں پر کیا کچھ اثر ہو، اس کا احساس ہے آپ کو؟

بروٹس: معاف کرنا، منبر پر پہلے میں خود جاؤں گا اور سیزر کی موت کا سبب بتاؤں گا — میں اعلان کر دوں گا کہ اینٹنی جو کچھ کہہ رہا ہے ہماری اجازت اور رضامندی سے کہہ رہا ہے، اور ہم نے منظوری دی ہے کہ تمام واجب رسمیں اور قانونی مراسم سیزر کے حق میں ادا کئے جائیں — اس میں ہمارے لئے نقصان سے زیادہ فائدہ ہے —

کیسیس: خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہو — مجھے تو جچتی نہیں یہ بات —

بروٹس: مارک اینٹنی لیجیے یہ سیزر کی لاش آپ کے حوالے ہے —

یاد رہے کہ اپنی جنازے کی تقریر میں آپ ہمیں ملزم نہیں ٹھہرائیں گے ـ البتّہ سیزر کے متعلق جتنی بھی خوبیاں آپ کے ذہن میں آ سکیں آپ کو بیان کرنے کی آزادی ہوگی ـ اور آپ سب کو بتادیں گے کہ یہ کام ہماری منظوری سے کر رہے ہیں ورنہ سیزر کی تجہیز و تکفین میں آپ کا مطلق دخل نہ ہوگا ـ اور آپ اسی منبر سے جہاں میں جا رہا ہوں میری تقریر کے بعد خطاب کریں گے ـ

اینٹنی : مجھے منظور ہے ـ میں خود اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا ـ

بروٹس: اچھا تو جنازہ تیار کرکے ہمارے پیچھے پیچھے پہنچیے ـ
(اینٹنی کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

اینٹنی : آہ مجھے معاف کر اے خون میں ڈوبے ہوئے مٹّی کے ڈھیر کہ میں ان جلّادوں کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے پیش آ رہا ہوں ـ تو اس عظیم انسان کا کھنڈر ہے جس کا کبھی صفحۂ روزگار پر وجود تھا ـ لعنت ہے اس ہاتھ پر جس نے یہ گراں قدر خون بہایا ـ تیرے ان زخموں کے سامنے جو گونگے منہ کی طرح اپنے یاقوتی ہونٹ کھولے میری زبان سے آواز اور نطق کی بھیک مانگ رہے ہیں میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ انسانوں کے اعضائے جسمانی پر عذاب نازل ہونے والا ہے ـ داخلی شورشوں اور شدید خانہ جنگیوں سے اطالیہ کے تمام حصّے پریشان آجائیں گے ـ خونریزی اور غارت گری کا وہ دوْر دورہ ہوگا اور ہولناک

منظر اتنے عام ہوجائیں گے کہ مائیں جب اپنے بچّوں کو
جنگ کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے ہوتا دیکھیں گی تو صرف
مسکرا کر رہ جائیں گی کیوں کہ ظلم و ستم کا رواج
ہمدردی اور رحم کا گلا گھونٹ دے گا — اور سیزر
کی روح، انتقام کی خاطر سرگرداں، بربادی کی دیوی
کو جو تازہ تازہ جہنّم سے وارد ہوئی ہو، اپنے پہلو
میں لئے، شاہانہ آواز میں ان حدود کے اندر قتل و
خوں ریزی کا حکم دے گی اور لڑائی کے کتّوں کو
آزاد چھوڑ دے گی یہاں تک کہ اس غلیظ کام کی
بدبو سڑی ہوئی لاشوں کی عفونت سے مل کر — ایسی
لاشیں جو دفن کئے جانے کے لئے کراہتی ہوں — زمین
پر پھیل جائے گی — (آکٹیویس کا مُلازم داخل ہوتا ہے)
تم آکٹیویس سیزر کے ملازم ہو، ٹھیک؟

ملازم: جی ہاں مارک اینٹنی —

اینٹنی: سیزر نے انہیں روم آنے کے لئے لکھا تھا —

ملازم: انہیں خط مل گئے تھے — وہ تشریف لا رہے ہیں اور
مجھے حکم دیا ہے کہ آپ سے زبانی یہ کہہ دوں —
اوہ سیزر!

اینٹنی: تمہارا دل بھرا آتا ہے — الگ جا کر رولو — میں دیکھتا
ہوں کہ غم کی خاصیت متعدّی ہے کیوں کہ تمہاری آنکھوں
میں دکھ کے موتی دیکھ کر میری آنکھیں بھی ڈبڈبا رہی
ہیں — کیا تمہارے آقا یہاں پہنچنے والے ہیں؟

ملازم: وہ روم سے تقریباً سات فرسخ کی دوری پر آج کی
رات گذاریں گے —

اینٹنی : تیزی سے واپس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہاں کیا سانحہ رونما ہوا ہے ـ یہ ایک ماتم زدہ روم ہے، ایک خطرناک روم، ایسا روم جو فی الحال آکٹیویس کے لئے محفوظ نہیں ہے ـ یہاں سے فوراً چل دو اور یہ بات انہیں بتا دو ـ لیکن ذرا ٹھہرو ـ میں جب تک یہ لاش میدانِ عام میں نہ پہنچا دوں تم اس وقت تک رکے رہو ـ وہاں تقریر کرکے میں لوگوں کا مزاج جاننے کی کوشش کروں گا کہ وہ ان خوں خوار انسانوں کے بے رحم عمل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں ـ پھر تم اسی کے مطابق نوجوان آکٹیویس کو صورتِ حال کے متعلق بتانا ـ آؤ ذرا ہاتھ لگاؤ ـ (چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر : فورَم ـ

بروٹس داخل ہوتا ہے اور منبر پر جاتا ہے ـ
کیسیس عام شہریوں کے ساتھ آتا ہے ـ

شہری : ہمارا اطمینان کروایا جائے ـ ہم اطمینان کرنا چاہتے ہیں ـ

بروٹس : تو پھر اے دوستو میرے پیچھے پیچھے آؤ اور مجھے سنو ـ کیسیس تم دوسری سڑک پر جاؤ اور ہجوم کو بانٹ لو ـ جو لوگ مجھے سننا چاہتے ہیں وہ یہیں ٹھہرے رہیں ـ جو کیسیس کے ساتھ جانا چاہتے ہیں وہ ان کے ساتھ چلے جائیں اور عوام کو سیزر کے قتل کے اسباب بتا دئیے جائیں گے ـ

شہری ۱: میں بروٹس کو سنوں گا۔

شہری ۲: میں کیسیس کو سنوں گا اور ہم دونوں کو الگ الگ سن کر ان کے بتائے ہوئے اسباب و دلائل کا موازنہ کریں گے۔ (کیسیس چند شہریوں کو لے کر چلا جاتا ہے)

شہری ۳: خاموش! بروٹس منبر پر پہنچ گئے ہیں۔

بروٹس: میرے ختم کرنے تک صبر سے کام لو۔ رومنو، ہم وطنو اور دوستو میرے مقصد کی خاطر مجھے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم سن سکو۔ میری شرافت کے نام پر میرا یقین کرو اور میری شرافت کو دھیان میں رکھو تاکہ تم یقین کر سکو۔ اپنی عقل سے مجھے جانچو اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کو جگاؤ تاکہ تم بہتر جانچ سکو۔ اگر اس مجمع میں کوئی موجود ہے، سیزر کے دوستوں میں سے کوئی عزیز دوست، تو میں اس سے کہوں گا کہ سیزر سے بروٹس کی محبّت اس کے مقابلے میں کچھ کم نہ تھی۔ پھر اگر وہ دوست پوچھے کہ بروٹس کس لئے سیزر کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا تو میں یہ جواب دوں گا: اس لئے نہیں کہ میں سیزر کو کم چاہتا تھا بلکہ اس لئے کہ مجھے روم زیادہ عزیز ہے۔ کیا تمھیں منظور ہوتا کہ سیزر زندہ رہے اور تم سب غلاموں کی موت مرو یا یہ کہ سیزر مرجائے اور تم آزاد زندگی بسر کرو؟ چوں کہ سیزر کو مجھ سے محبّت تھی میں اس کا ماتم کرتا ہوں۔ چوں کہ وہ صاحبِ اقبال تھا میں اس پر فخر کرتا ہوں۔ چوں کہ وہ دلیر تھا میں اس کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن چوں کہ وہ جاہ طلب تھا میں

نے اسے قتل کیا۔ آنسو اس کی محبّت کے لئے ہیں، فخر اس کی اقبال مندی کے لئے، عزّت اس کی دلیری کے لئے، اور موت اس کی جاہ طلبی کے لئے۔ یہاں کون ایسا نیچ ہے جو غلام رہنا چاہتا ہو؟ اگر کوئی ہے تو بولے کیوں کہ میں نے اسے صدمہ پہنچایا ہے۔ یہاں کون ایسا اجڈ ہے جو رومن ہونا نہیں چاہتا؟ اگر کوئی ہے تو بولے کیوں کہ میں نے اسے صدمہ پہنچایا ہے۔ یہاں کون ایسا کمینہ ہے جو اپنے وطن سے محبّت نہیں کرتا؟ اگر کوئی ہے تو بولے کیوں کہ میں نے اسے صدمہ پہنچایا ہے۔ میں جواب کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

سب: کوئی نہیں بروٹس، کوئی نہیں۔

بروٹس: تو پھر میں نے کسی کو صدمہ نہیں پہنچایا۔ میں نے سیزر کے ساتھ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا جو تم بروٹس کے ساتھ کرتے۔ اس کی موت کے اسباب قلم بند کئے ہوئے کیپٹول میں محفوظ ہیں۔ نہ تو اس کی ناموری میں جس کا وہ مستحق تھا کچھ گھٹایا گیا ہے اور نہ اس کی خطائیں جو اس کی موت کا سبب ہوئیں بڑھا چڑھا کر دکھائی گئی ہیں۔ (مارک اینٹنی اور دوسرے لوگ سیزر کی لاش لئے داخل ہوتے ہیں) یہ اس کی لاش ہے جو لائی جا رہی ہے اور مارک اینٹنی سوگ میں اس کے ہمراہ ہیں۔ حالاں کہ اینٹنی کا اس کے قتل میں کوئی ہاتھ نہ تھا لیکن اس کی موت سے انہیں بھی فائدہ پہنچے گا ــــ اور یہ ہے دولتِ مشترکہ

میں ایک مقام ــــ اور بھلا ہم میں سے کون ہے جس کو فائدہ نہیں پہنچے گا؟ اب میں یہ کہہ کر رخصت ہوتا ہوں کہ جس خنجر سے میں نے اپنے بہترین دوست کو روم کی خاطر ہلاک کیا وہی خنجر میں اس وقت تک کے لئے رکھے ہوئے ہوں جب میرے وطن کو میری موت درکار ہو۔

سب : زندہ باد بروٹس! زندہ باد!

شہری ۱ : چلو، انہیں جلوس میں گھر پہنچائیں ۔

شہری ۲ : ان کے اجداد کے مجسّموں کے پہلو میں ان کا بھی مجسّمہ تعمیر کریں ۔

شہری ۳ : ان کو سیزر کا جانشین بنایا جائے ۔

شہری ۴ : سیزر کی خوبیاں بروٹس کے اندر اپنے کمال کو پہنچ جائیں گی ۔

شہری ۱ : انہیں دھوم دھام کے ساتھ ان کے گھر لئے چلتے ہیں ۔

بروٹس : میرے ہم وطنو ــــ

شہری ۲ : خاموش! خاموش! بروٹس کچھ کہہ رہے ہیں ۔

شہری ۱ : خاموش ہو جاؤ!

بروٹس : اچھے ہم وطنو مجھے اکیلا ہی جانے دو اور میری خاطر تم یہاں مارک اینٹنی کے پاس ٹھہرے رہو۔ سیزر کی لاش کی تعظیم کرو اور اس تقریر کو مودبانہ سنو جو مارک اینٹنی ہماری اجازت سے سیزر کے کارناموں کے بارے میں کرنے والے ہیں ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اینٹنی کی تقریر ختم ہونے تک ایک میرے سوا کوئی یہاں سے نہ ہلے ۔ (چلا جاتا ہے)

شہری ۱ : رک جاؤ! مارک اینٹنی کی تقریر سنیں ۔

شہری ۳ : وہ مقرّر کے منبر پر جائیں ۔ ہم انہیں سنیں گے ۔
عالی مرتبت اینٹنی اوپر چڑھیے ۔

اینٹنی : بروٹس کی بدولت میں تمہارا احسانمند ہوں ۔

شہری ۴ : بروٹس کے متعلق کیا کہا انہوں نے؟

شہری ۳ : کہتے ہیں کہ بروٹس کی بدولت میں خود کو تمہارا احسانمند پاتا ہوں ۔

شہری ۴ : بہتر ہے اس جگہ وہ بروٹس کی کوئی برائی نہ کریں ۔

شہری ۱ : یہ سیزر تھا ظالم ۔

شہری ۳ : اس میں کیا شک ہے ۔ خوش نصیب ہیں ہم لوگ کہ روم کو اس سے چھٹکارا مل گیا ۔

شہری ۲ : خاموش! سنیں اینٹنی کو کیا کہنا ہے ۔

اینٹنی : اے مہربان رومنو ـــ

سب : سب خاموش! انہیں سنا جائے ۔

اینٹنی : دوستو، رومنو، ہم وطنو ذرا میری طرف توجّہ دو ۔ میں سیزر کو دفن کرنے آیا ہوں اس کی مدح سرائی کرنے نہیں ۔ انسانوں سے جو برائیاں سرزد ہوتی ہیں وہ ان کی موت کے بعد بھی زندہ رہتی ہیں اور نیکیاں اکثر ان کی ہڈّیوں کے ساتھ ساتھ دفن ہو جاتی ہیں ۔ یہی سیزر کے لئے بھی سمجھا جائے ۔ عالی مرتبت بروٹس نے تمہیں بتایا ہے کہ سیزر جاہ طلب تھا ۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ ایک شدید کوتاہی تھی اور شدید ہی سیزر کو اس کا تاوان بھی ادا کرنا پڑا ہے ۔ یہاں بروٹس اور دوسرے حضرات کی اجازت سے ـــ کیوں کہ

بروٹس ایک شریف انسان ہیں اور وہ باقی سب بھی
ایسے ہی ہیں ـــ سب کے سب شریف انسان ـــ میں
سیزر کے جنازے میں بولنے آیا ہوں ـ وہ میرا دوست
تھا، باوفا اور مخلص، لیکن بروٹس کا کہنا ہے کہ وہ
جاہ طلب تھا، اور بروٹس ایک شریف آدمی ہیں ـ وہ
بے شمار قیدی روم لے کر آیا تھا اور ان کے فدیے
سے بیت المال کے بیت المال بھرے پڑتے تھے ـ کیا یہ
بات ظاہر کرتی ہے کہ سیزر جاہ طلب تھا؟ جب غریب
روئے تو سیزر نے آنسو بہائے ـ جاہ طلبی کا خمیر تو
اس سے زیادہ سخت ہونا چاہیئے تھا ـ مگر بروٹس
کہتے ہیں کہ وہ جاہ طلب تھا، اور بروٹس ایک شریف
آدمی ہیں ـ تم سب نے دیکھا تھا کہ لوپرکال کے
موقع پر میں نے اس کو تین مرتبہ تاجِ شاہی پیش کیا
جسے اس نے تینوں بار لینے سے انکار کر دیا ـ کیا یہ
جاہ طلبی تھی؟ لیکن بروٹس کہتے ہیں کہ وہ جاہ طلب تھا
اور یقیناً وہ ایک شریف آدمی ہیں ـ میں یہ اس غرض
سے نہیں کہہ رہا کہ جو کچھ بروٹس نے کہا ہے اسے
جھٹلاؤں، بلکہ میں تو وہی بات کہنے یہاں کھڑا ہوں
جس کا مجھے علم ہے ـ آخر کوئی تو وجہ ہوگی کہ
ایک وقت تم سب اس کو عزیز رکھتے تھے ـ پھر کون
سا سبب تمہیں اس کا ماتم کرنے سے روکتا ہے؟ اے
شعور تو وحشی جانوروں کے پاس فرار کر گیا ہے اور
انسان اپنی عقل کھو بیٹھے ہیں ـ مجھے درگذر کرو ـ
میرا دل وہاں تابوت میں سیزر کے پاس ہے اور جب

تک وہ لوٹنے میں توقّف کرتا ہوں ۔

شہری ۱ : میری دانست میں خاصی معقول ہیں ان کی باتیں ۔

شہری ۲ : اگر اس معاملے پر سچّائی سے غور کیا جائے تو کہنا چاہیئے کہ سیزر کے ساتھ واقعی ظلم ہوا ہے ۔

شہری ۳ : دوستو ظلم نہیں ہوا تو کیا؟ مجھے اندیشہ ہے کوئی اس سے بدتر اس کی جگہ لے گا ۔

شہری ۴ : تم نے غور کیا ان کے الفاظ پر؟ اسے تاج لینے سے انکار تھا ۔ اس لئے یہ بات پکّی ہے کہ وہ جاہ طلب نہیں تھا ۔

شہری ۱ : اگر یہ بات ثابت ہوگئی تو بعض لوگوں کو سودا مہنگا پڑے گا ۔

شہری ۲ : بیچارے غریب! روتے روتے ان کی آنکھیں آگ کی طرح لال ہوگئی ہیں ۔

شہری ۳ : روم میں اینٹنی سے زیادہ شریف انسان کوئی نہیں ہے ۔

شہری ۴ : سنو، وہ پھر بولنے والے ہیں ۔

اینٹنی : ابھی کل کی بات ہے سیزر کا حکم تمام دنیا کے مقابلے میں وزنی ہوتا ۔ اب وہ یہاں پڑا ہے اور کوئی شخص اس کے مقابلے میں اتنا بے کس نہ ہوگا کہ اس کا ادب کرے ۔ آہ صاحبو اگر میں اس بات پر مائل ہوتا کہ تمہارے دل و دماغ کو غیض و غضب پر اکساؤں تو میں بروٹس سے ناانصافی کرتا اور کیسیس سے جو تم سب جانتے ہو شریف آدمی ہیں ۔ میں ان کے ساتھ ناانصافی نہیں کروں گا ۔ مجھے یہ منظور ہے

کہ مرنے والے سے ناانصافی کرلوں، اپنے آپ سے اور
تم سے ناانصافی کرلوں، مگر ان شریف آدمیوں سے
ناانصافی نہ کروں ــ لیکن یہ رہا ایک چرمی کاغذ، سیزر
کی مہر لگا ہوا، جو مجھے اس کے مطالعے کے کمرے
میں ملا ہے ــ یہ اس کا وصیّت نامہ ہے ــ اگر عوام
بس یہ وصیّت نامہ سن لیں ـــ جسے معاف کرنا میرا
پڑھنے کا ارادہ نہیں ـــ تو وہ لپک کر مردہ سیزر کے
زخم چومیں گے اور اپنے رومال اس کے مقدّس خون
میں ڈبو دیں گے ــ ہاں وہ التجا کریں گے کہ انہیں
اس کا صرف ایک بال یادگار کے طور پر مل جائے، اور
وہ مرتے وقت اس کا ذکر اپنی وصیّت میں کرکے اسے
ایک بیش قیمت میراث کی طرح اپنے وارثوں کے لئے
چھوڑ جائیں ــ

شہری ۲ : ہم وصیّت سننا چاہتے ہیں ــ اسے پڑھیے مارک اینٹنی ــ

سب : وصیّت! وصیّت! ہم سیزر کی وصیّت سننا چاہتے ہیں ــ

اینٹنی : صبر سے کام لو مہربان دوستو ــ میرے لئے اسے سنانا
ٹھیک نہیں ــ تمہارے لئے یہ جاننا مناسب نہیں کہ
سیزر تمہیں کتنا عزیز رکھتا تھا ــ تم لکڑی کے نہیں
ہو، پتھر کے نہیں ہو، بلکہ انساں ہو، اور انسان
ہوتے ہوئے تم اس سے بھڑک اٹھوگے، آپے سے
باہر ہو جاؤگے ــ تمہارا یہ نہ جاننا ہی بہتر ہے کہ
تم اس کے وارث ہو، کیوں کہ اگر تم نے یہ جان لیا
تو خدا یا نہ جانے اس کا کیا انجام ہو ــ

شہری ۳ : وصیّت پڑھیے! ہم اسے سننا چاہتے ہیں مارک اینٹنی!

آپ کو ہمیں وصیّت سنانی پڑے گی، سیزر کی وصیّت!

اینٹنی : تھوڑا صبر کرو ـ ذرا ٹھہرو ـ اس کا ذکر کر کے میں اصل مقصد سے تجاوز کر گیا ہوں ـ مجھے غم ہے کہ میں ان شریف آدمیوں سے زیادتی کر رہا ہوں جن کے خنجروں نے سیزر کو ہلاک کیا ہے ـ مجھے واقعی اس کا غم ہے ـ

شہری ۴ : غدّار ہیں وہ! شریف آدمی!

سب : وصیّت نامہ! وصیّت!

شہری ۲ : وہ بدمعاش ہیں، قاتل ہیں! وصیّت نامہ! وصیّت نامہ پڑھیے!

اینٹنی : تو پھر تم مجھ سے وصیّت‌نامہ سنے بغیر نہیں مانو گے؟ اچھا تو سیزر کی لاش کے گرد حلقہ باندھ لو اور مجھے اس شخص کا دیدار کرانے دو جس نے یہ وصیّت کی ہے ـ مجھے نیچے اترنے دیا جائے ـ اجازت ہے مجھے؟

سب : نیچے آئیے ـ

شہری ۲ : اتریے ـ (اینٹنی نیچے اترتا ہے)

شہری ۳ : آپ کو ہماری اجازت ہے ـ

شہری ۴ : حلقہ! دائرے میں کھڑے ہو جاؤ ـ

شہری ۱ : تابوت سے ہٹ کر کھڑے ہو! میّت سے الگ کھڑے ہو!

شہری ۲ : اینٹنی کے لئے جگہ چھوڑو! عالی مرتبت اینٹنی!

اینٹنی : نہیں، مجھے اس طرح مت دباؤ ـ ذرا ہٹ کر کھڑے ہو ـ

سب : پیچھے ہٹو! جگہ دو! پیچھے دبو!

اینٹنی : اگر تمہارے پاس آنسو ہیں تو انہیں بہانے کے لئے

اب تیّار ہوجاؤ۔ تم سب اس لبادے کو پہچانتے ہو۔
مجھے وہ موقع یاد ہے جب سیزر نے اسے پہلے پہل
پہنا تھا، گرمیوں میں ایک رات اپنے خیمے کے اندر،
اس دن جب اس نے نروائی[1] کو مغلوب کیا تھا۔
دیکھو، اس جگہ کیسیس کا خنجر پار اترا، دیکھو
کینہ پرور کاسکا نے اسے کیسا پھاڑ ڈالا ہے، یہاں چہیتے
بروٹس نے اپنا خنجر بھونکا اور جب انہوں نے اپنا
ملعون ہتیار باہر نکالا تو غور کرو کس طرح سیزر کا
خون اس کے پیچھے پیچھے آیا، گویا یہ اطمینان کرنے
کے لئے لپکا ہو کہ کیا بروٹس ہی نے اس بے دردی
سے ضرب لگائی ہے، کیوں کہ جیسا تم جانتے ہو بروٹس
سیزر کے منظورِ نظر تھے۔ اے دیوتاؤ تم ہی انصاف
کرو کہ سیزر ان سے کتنی والہانہ محبّت کرتا تھا۔
یہ تمام زخموں میں سب سے ظالم زخم تھا، کیوں کہ جب
عالی مرتبت سیزر نے انہیں خنجر بھونکتے دیکھا تو
احسان فراموشی نے جو غدّار کے بازوؤں سے بھی
زیادہ طاقت رکھتی ہے اسے بالکل ڈھیر کر دیا۔
پھر اس کا زبردست دل پھٹ پڑا اور لبادے میں
اپنا چہرہ چھپائے پامپی کے مجسّمے کے قدموں میں
جس سے برابر خون جاری تھا سیزرِ اعظم گر پڑا۔
آہ اے ہم وطنو وہ گرنا کیا قیامت تھی! اس وقت میں،
تم اور ہم سب لوگ گر پڑے اور خوں خوار غدّار

---

[1] Nervii

ہم پر غالب آ گئے — آہ تم اب رو رہے ہو اور میں
دیکھتا ہوں کہ ہمدردی کی چوٹ تمہیں محسوس
ہو رہی ہے — یہ مقدّس قطرے ہیں — اے رحم دل لوگو
تم بس اپنے سیزر کے لبادے ہی کو زخمی دیکھ کر
رونے لگے — لو ادھر دیکھو، یہ وہ خود ہے جسے
غدّاروں نے، جیسا کہ تمہیں نظر آتا ہے، مسخ کر ڈالا
ہے —

شہری ۱ : آہ کیسا دردناک منظر!

شہری ۲ : آہ عالی مرتبت سیزر!

شہری ۳ : اف یہ المناک دن!

شہری ۴ : ارے غدّارو، بدمعاشو!

شہری ۱ : آہ یہ خونیں منظر!

شہری ۲ : ہم بدلہ لیں گے!

سب : بدلہ! — چلو! — ڈھونڈو! — پھونک ڈالو! — آگ لگا دو! — قتل کردو! — مار ڈالو! — ایک غدّار بھی زندہ نہ رہنے پائے!

اینٹنی : ہم وطنو ذرا ٹھہرو!

شہری ۱ : خاموش! عالی مرتبت اینٹنی کو سنو!

شہری ۲ : ہم انہیں سنیں گے — ہم ان کا حکم مانیں گے — ہم ان کی خاطر جان دے دیں گے —

اینٹنی : اچھے دوستو، عزیز دوستو بہتر ہے کہ میں تمہیں بغاوت کے اس ناگہانی سیلاب پر نہ بھڑکاؤں — جن لوگوں سے یہ کام سرزد ہوا ہے وہ شریف آدمی ہیں — وہ کون سی ذاتی پرخاش تھی جس نے انہیں

یہ کرنے پر مائل کیا، افسوس میں نہیں جانتا — وہ سمجھ دار اور شریف ہیں اور بلاشبہ دلائل سے تمہارا جواب دیں گے — دوستو میں تمہارا دل چرانے نہیں آیا — میں بروٹس کی طرح مقرّر نہیں ہوں بلکہ جیسا کہ تم سب مجھ سے واقف ہو ایک سیدھا سادہ صاف گو انسان ہوں جو اپنے دوست کو عزیز رکھتا تھا، اور یہ بات وہ لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں جنھوں نے مجھے اجازت دی ہے کہ اس کے متعلق تقریر کروں، کیوں کہ مجھ میں نہ تو فہم ہے، نہ فصاحت، نہ فضیلت، کردار ہے نہ گفتار، نہ قدرتِ کلام جو انسانوں کا لہو گرما سکے — میں تو بس اپنے دل کی سی کہتا ہوں — میں تم سے وہی کہتا ہوں جو تم خود جانتے ہو — میں تمہیں اپنے محبوب سیزر کے زخم دکھاتا ہوں، وہ بےبس گونگے منہ، اور ان سے فرمائش کرتا ہوں کہ میری نمائندگی کریں — لیکن اگر میں بروٹس ہوتا اور بروٹس اینٹنی، تو وہ اینٹنی تمہارے جذبات کو مشتعل کردیتا اور سیزر کے ہر زخم کو ایک زبان دے دیتا جو روم کے پتھروں کو بھی بغاوت اور شورش پر آمادہ کر دے —

سب : ہم شورش کریں گے —

شہری ۱ : ہم بروٹس کا مکان پھونک ڈالیں گے —

شہری ۳ : تو پھر چلو! آؤ ہم سازشیوں کو ڈھونڈ نکالیں —

اینٹنی : مگر سنو تو ہم وطنو — پوری بات تو سن لو —

سب : خاموش! اینٹنی کو سنو، عالی مرتبت اینٹنی کو —

اینٹنی : دوستو تم جو کچھ کرنے جا رہے ہو اس کا تمہیں کوئی اندازہ نہیں ــ آخر کیا وجہ ہے کہ سیزر تمہاری محبّت کا اس طرح مستحق ہوگیا ہے؟ افسوس تم نہیں جانتے ــ تو پھر مجھے ہی بتانا پڑے گا ــ تم بھول گئے کہ میں نے تم سے ایک وصیّت نامے کا ذکر کیا تھا ــ

سب : بالکل ٹھیک ــ وصیّت نامہ! ــــ ٹھہرو وصیّت نامہ سنیں ــ

اینٹنی : یہ ہے وہ وصیّت نامہ اور اس پر یہ رہی سیزر کی مہر ــ اس نے ہر رومن شہری کو فی کس پچھتّر درہم دئیے ہیں ــ

شہری ۲ : عالی ظرف سیزر! ہم اس کے قتل کا بدلہ لیں گے ــ

شہری ۳ : آہ دریادل سیزر!

اینٹنی : صبر سے سنتے جاؤ ــ

سب : خاموش!

اینٹنی : اس کے علاوہ وہ اپنی تمام سیرگاہیں، ذاتی باغیچے اور نئے لگائے ہوئے باغات جو ٹائبر کے اِس طرف واقع ہیں تمہارے نام لکھ گیا ہے ــ اس نے تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کو عام تفریح گاہیں چھوڑی ہیں جن میں تم گھومو پھرو اور اپنا جی بہلاؤ ــ یہ تھا سیزر! کوئی اس جیسا کب پیدا ہوگا؟

شہری ۱ : کبھی نہیں، کبھی نہیں ــ آؤ چلیں ــ ہم اس کی لاش کو مقامِ مقدّس پر آگ کی نذر کریں گے اور جلتی ہوئی لکڑیوں سے غدّاروں کے گھروں کو پھونک ڈالیں گے ــ لاش اٹھاؤ ــ

شہری ۲ : جاؤ آگ لے کر آؤ۔

شہری ۳ : بنچیں اکھاڑ لاؤ۔

شہری ۴ : تخت ، کھڑکیاں ، جو چیز ملے اکھاڑ لاؤ۔

(شہری لاش کے ساتھ چلے جاتے ہیں)

اینٹنی : اب یہ اپنا رنگ دکھائے۔ اے فتنے تو بیدار ہو گیا ہے۔ جو راستہ چاہے اختیار کر۔

ملازم داخل ہوتا ہے۔

ہاں کیا خبر ہے؟

ملازم : حضور آکٹیویس روم پہنچ چکے ہیں۔

اینٹنی : کہاں رکے ہیں؟

ملازم : وہ مع لیپیڈس سیزر کی محل سرا میں مقیم ہیں۔

اینٹنی : میں فوراً ان سے ملاقات کے لئے وہاں چلتا ہوں۔ ان کا آنا ٹھیک میری منشا کے مطابق ہے۔ تقدیر مسرور و شاداں ہے اور ایسی حالت میں اس سے ہمیں اپنی منہ مانگی مراد مل جائے گی۔

ملازم : میں نے انہیں کہتے سنا ہے کہ بروٹس اور کیسیس پاگلوں کی طرح گھوڑے دوڑاتے روم کی شہرپناہ سے باہر نکل گئے ہیں۔

اینٹنی : شاید وہ اس بات کی بھنک پا گئے ہیں کہ میں نے لوگوں کو ان کے خلاف مشتعل کردیا ہے۔ مجھے آکٹیویس کے پاس لے چلو۔

(چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر: روم۔ ایک سڑک۔

شاعر سنّا داخل ہوتا ہے اور اس کے پیچھے پیچھے
شہری آتے ہیں۔

سنّا: میں نے کل رات خواب میں دیکھا جیسے میں سیزر کے ساتھ کھانا کھا رہا ہوں۔ میرا دل منحوس باتوں کے بوجھ سے دبا جاتا ہے۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ گھر کے باہر پھرتا پھروں لیکن کوئی چیز ہے کہ مجھے کھینچے لئے جاتی ہے۔

شہری ۱: تمہارا کیا نام ہے؟

شہری ۲: تم کہاں جا رہے ہو؟

شہری ۳: تمہارا گھر کہاں ہے؟

شہری ۴: تم شادی شدہ ہو یا کنوارے؟

شہری ۲: ہر ایک کا ٹھیک ٹھیک جواب دو۔

شہری ۱: اور مختصر۔

شہری ۴: اور خوب سمجھ بوجھ کر۔

شہری ۳: اور سچ سچ۔ اسی میں تمہاری سلامتی ہے۔

سنّا: میرا کیا نام ہے؟ میں کہاں جا رہا ہوں؟ میرا گھر کہاں ہے؟ میں شادی شدہ ہوں یا کنوارا؟ تو ہر شخص کو ٹھیک ٹھیک اور مختصر، سمجھ بوجھ کر اور سچ سچ جواب دینے کی خاطر میں سمجھ بوجھ کر کہتا ہوں کہ میں کنوارا ہوں۔

شہری ۲: اس کا مطلب گویا یہ ہوا کہ جو کوئی شادی کرتا ہے وہ گاؤدی ہوتا ہے۔ تمہاری یہ باتیں تھپّڑ کھانے کی ہیں۔ خیر، آگے بڑھو۔ ٹھیک ٹھیک۔

سنّا: ٹھیک ٹھیک یہ کہ میں سیزر کے جنازے میں جا رہا ہوں۔

شہری ۱: دوست کی حیثیت سے یا دشمن کی؟

سنّا: دوست کی حیثیت سے۔

شہری ۲: سوال کا جواب ٹھیک ٹھیک دیا گیا ہے۔

شہری ۴: اپنے گھر کا پتا بتاؤ۔ مختصر۔

سنّا: مختصر یہ کہ میں کیپیٹول کے نزدیک رہتا ہوں۔

شہری ۳: جناب آپ کا نام؟ سچ سچ۔

سنّا: سچ سچ یہ کہ میرا نام سنّا ہے۔

شہری ۱: اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردو۔ یہ سازشی ہے۔

سنّا: میں سنّا شاعر ہوں، شاعر۔

شہری ۴: برے شعر کہنے کی سزا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردو۔ کردو ٹکڑے ٹکڑے اس کے۔

سنّا: میں سازش کرنے والا سنّا نہیں ہوں۔

شہری ۱: اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ نام تو اس کا سنّا ہے۔ بس اس کا نام اس کے دل سے نکال پھینکو اور اسے روانہ کرو۔

شہری ۳: اڑا دو اس کے پرزے! پرزے اڑا دو اس کے! آؤ مشعلیں لائیں، جلتی ہوئی مشعلیں! چلو بروٹس کے گھر، کیسیس کے گھر۔ سبھوں کو پھونک ڈالو۔ کچھ لوگ ڈیسیس کے گھر جائیں اور کچھ کاسکا کے، کچھ لگاریس کے۔ چلو! چلو!

(شہری سنّا کو گھسیٹتے ہوئے لے جاتے ہیں)

چوتھا ایکٹ

پہلا منظر: روم۔ اینٹنی کے مکان کا ایک کمرا۔

اینٹنی، آکٹیویس اور لیپیڈس داخل ہوتے ہیں۔

اینٹنی: ہاں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے موت کی سزا تجویز ہوئی ہے۔ ان سب کے نام پر نشان لگا دیا گیا ہے۔

آکٹیویس: آپ کے بھائی کو بھی مرنا ہوگا۔ منظور ہے آپ کو لیپیڈس؟

لیپیڈس: مجھے منظور تو ہے ——

آکٹیویس: اینٹنی اس کے نام پر بھی نشان لگا دیجیے۔

لیپیڈس: بشرطیکہ مارک اینٹنی آپ کا بھانجا پبلیس بھی نہ بخشا جائے۔

اینٹنی: وہ بھی نہیں بخشا جائے گا۔ دیکھیے میں نشان لگا کر اسے بھی کشتنی قرار دئے دیتا ہوں۔ مگر لیپیڈس آپ ذرا جا کر سیزر کی محل سرا سے وصیّت نامہ لے آئیے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ترکے کے مال میں کس طرح کتر بیونت کی جائے۔

لیپیڈس: تو کیا آپ یہیں ملیں گے؟

آکٹیویس: یہاں ورنہ کیپیٹول میں ۔ (لیپیڈس چلا جاتا ہے)

اینٹنی : کیا مہمل اور نالایق آدمی ہے، بس اس قابل کہ اس سے پیام رسانی کا کام لیا جایا کرے ۔ جب ہم دنیا کے تین حصّے کریں تو کیا یہ ضروری ہے کہ تین حصّے داروں میں وہ بھی شامل کیا جائے؟

آکٹیویس: خیال یہ آپ ہی کا تھا، اور جب ہم موت اور جلاوطنی کی سزاؤں پر غور کر رہے تھے تو آپ نے اس سے بھی رائے لی تھی کہ کن لوگوں کے نام پر مرنے کا نشان لگایا جائے ۔

اینٹنی : آکٹیویس میں نے آپ سے زیادہ دنیا دیکھی ہے ۔ ہم نے اعزاز و اکرام کی بھرمار اس شخص پر اس لئے کی ہے کہ خود ان تہمتوں سے سبک ہو جائیں جو ہم پر لگائی جائیں گی، لیکن وہ محض ایک گدھے کی طرح جس پر سونے چاندی کا انبار لاد دیا گیا ہو انہیں اٹھائے پھرے گا، اپنی مشقّت تلے کراہے گا، پسینہ ٹپکائے گا اور ہم جس طرف اشارہ کریں گے یا ہنکائیں گے ادھر ہی چلا جائے گا ۔ اور جب وہ ہمارا خزانہ اس جگہ پہنچا دے گا جہاں ہم چاہتے ہیں تو ہم اس کا بوجھ اتار کر اسے آزاد چھوڑ دیں گے، اور وہ ایک خالی خولی گدھے کی طرح اپنے کان ہلاتا ہوا میدانوں میں چرتا پھرے گا ۔

آکٹیویس: آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں، لیکن وہ ایک تجربہ کار اور دلیر سپاہی ہے ۔

اینٹنی : میرا گھوڑا بھی آکٹیویس ایسا ہی ہے ۔ تبھی تو میں

اسے گھاس اور دانہ مہیّا کرتا ہوں ۔ وہ ایک حیوان ہے جسے میں لڑنا، چکّر کھانا، تھمنا اور سرپٹ دوڑنا سکھاتا ہوں، اور اس کی جسمانی حرکتیں میرے ارادے کی تابع رہتی ہیں ۔ کچھ حد تک لیپیڈس کا بھی یہی حال ہے ۔ اسے سکھانا پڑھانا چاہیّے، تربیت دینی چاہیّے اور آگے بڑھنے پر تکتکانا چاہیّے ۔ وہ ایک خشک ذہنیت کا انسان ہے جو عجائب، مصنوعات اور نقلی چیزوں سے خود کو بہلاتا ہے ــــ ایسی چیزوں سے کہ جب وہ متروک اور فرسودہ ہوجائیں تو اس کے لئے فیشن قرار پاتی ہیں ۔ اس کو ایک آلۂ کار سے زیادہ حیثیت نہیں دینی چاہیّے ۔ اور اب آکٹیویس آپ دو ایک اہم باتیں بھی سن لیں ۔ بروٹس اور کیسیس سپاہیوں کی بھرتی کر رہے ہیں ۔ ہمیں بھی چاہیّے کہ فوراً لشکر کا بندوبست کریں ۔ لہذا مناسب ہے کہ ہم اپنے اتّحاد کو عمل میں لائیں، اپنے قریبی دوستوں کو چنیں، اپنے وسائل کو توسیع دیں، اور بلا تاخیر مجلسِ مشاورت میں بیٹھ کر غور کریں کہ کس طرح بہتر طریقے سے پوشیدہ خطرات کا انکشاف کیا جائے اور کون سی تدبیر اپنائی جائے کہ علانیہ جوکھموں کا پورے طور پر انسداد ہوسکے ۔

آکٹیویس: ہاں ہمیں یہ کام کرنا ہے، کیوں کہ ہمارے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں اور دشمن ہم پر بھونک رہے ہیں ۔ اور جو لوگ ہماری طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ بھی اپنے دل میں ہزاروں فتنے

فساد لئے بیٹھے ہیں ۔ (چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر : سارڈیس[1] کے نزدیک ایک لشکرگاہ ۔
بروٹس کے خیمے کے سامنے ۔

نقّارے کی آواز ۔ بروٹس ، لوسیلیس ، لوسیس اور سپاہی داخل ہوتے ہیں ۔ ٹٹی نیس اور پنڈارس ان کی طرف بڑھتے ہیں ۔

بروٹس: ٹھہر جاؤ!

لوسیلیس: دوسروں کو آگاہ کردو اور آگے مت بڑھو ۔

بروٹس: کیا بات ہے لوسیلیس؟ کیا کیسیس نزدیک ہیں؟

لوسیلیس: جی ہاں ، وہ قریب ہی ہیں اور پنڈارس حاضر ہوا ہے کہ اپنے آقا کی طرف سے آپ کو سلام پہنچائے ۔

بروٹس: انہوں نے ایک اچھے آدمی کے ہاتھ سلام بھیجا ہے ۔ پنڈارس تیرے آقا نے اپنی طبیعت میں فرق آ جانے کی وجہ سے یا اپنے بدخواہ ماتحتوں کے سبب مجھے اس بات کا خاصا موقع دیا ہے کہ میں یہ خواہش کروں کہ اے کاش جو کچھ ہوا وہ نہ ہوا ہوتا ۔ لیکن اگر وہ آگئے ہیں تو خود ہی معاملے کی صفائی کر دیں گے ۔

پنڈارس: مجھے شک نہیں کہ میرے آقا ادب و احترام کے مستحق ثابت ہوں گے جیسا کہ حقیقت میں وہ ہیں ۔

---

[1] Sardis

بروٹس: مجھے ان پر یقین ہے — ایک بات سنو لوسیلیس — یہ بتاؤ وہ تمہارے ساتھ کس طرح پیش آئے —

لوسیلیس: کافی اخلاق اور تواضع سے، لیکن دوستی کی وہ علامتیں اور وہ بے لاگ اور بے تکلّف گفتگو نہ تھی جو وہ پہلے روا رکھتے تھے —

بروٹس: تم نے ایک ایسے دوست کا ذکر کیا ہے جس کی گرمیِ محبّت اب ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے — اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو لوسیلیس کہ جب محبّت بیمار اور فاسد ہونے لگتی ہے تو وہ جبری تکلّفات سے کام لیتی ہے — صاف اور سادہ عقیدت میں دکھاوا اور بناوٹ نہیں ہوتی — لیکن کھوکھلے آدمی، شروع دوڑ میں پھرتی دکھانے والے گھوڑوں کی طرح، اپنا شاندار مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنے تیز طرّار ہونے کی امید دلاتے ہیں، (سپاہیوں کے مارچ کرنے کی دھیمی آواز سنائی دیتی ہے) لیکن اگر انہیں کوئی سخت ایڑ سہنی پڑے تو وہ اپنی کلغی گرا دیتے ہیں اور نکمّے ٹٹوؤں کی طرح آزمائش میں ناکام اترتے ہیں — ان کی فوج آ رہی ہے کیا؟

لوسیلیس: ان لوگوں کا ارادہ ہے کہ آج رات سارڈیس میں منزل کریں — فوج کا بیشتر حصّہ یعنی تمام سوار فوج کیسیس کے ہمراہ آ رہی ہے —

- کیسیس اور اس کا رسالہ داخل ہوتا ہے —

بروٹس: سنو، وہ آ پہنچے ہیں — ہم ان سے ملنے کو آہستہ آہستہ ان کی طرف چلتے ہیں —

کیسیس: ٹھہرو!

بروٹس: ٹھہرو، اور دوسروں کو بھی آگاہ کردو۔

سپاہی ۱: ٹھہرو!

سپاہی ۲: ٹھہرو!

سپاہی ۳: ٹھہرو!

کیسیس: میرے معزّز بھائی آپ نے میرے حق میں زیادتی کی ہے۔

بروٹس: اے دیوتاؤ تم ہی انصاف کرو، کیا میں نے اپنے دشمنوں تک سے کبھی زیادتی کی؟ اگر نہیں تو پھر میں اپنے بھائی کے حق میں کیسے زیادتی کرسکتا ہوں؟

کیسیس: بروٹس آپ کی یہ ظاہری متانت آپ کی زیادتیوں کو چھپائے رکھتی ہے اور جب آپ ان کے مرتکب ہوتے ہیں ——

بروٹس: کیسیس ذرا سکون سے کام لو۔ اپنی شکایتوں کو نرمی سے بیان کرو۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہاں اپنی اپنی فوجوں کے سامنے (جو بہتر ہے ہم دونوں کے درمیان محبّت کے سوا کچھ اور نہ دیکھیں) ہمیں آپس کی تو تو میں میں سے باز رہنا چاہیئے۔ حکم دو کہ وہ ہٹ جائیں۔ پھر کیسیس تم میرے خیمے میں چل کر اپنی شکایتیں آزادی سے بیان کرو اور میں انہیں سنوں گا۔

کیسیس: پنڈارس ہمارے افسروں کو حکم دے کہ اپنے دستوں کو یہاں سے کچھ دور ہٹا لے جائیں۔

بروٹس: یہی حکم لوسیس تو بھی پہنچادے۔ اور دیکھ جب تک ہم اپنی گفتگو ختم نہ کرلیں کوئی شخص ہمارے

خیمے کے اندر نہ آئے — لوسیلیس اور ٹٹی‌نیس ہمارے دروازے پر پہرہ دیں —

(بروٹس اور کیسیس کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر: بروٹس کے خیمے کے اندر—

کیسیس: میرے حق میں آپ کی زیادتی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے لوسیس پلّا[1] کو یہاں سارڈیسیوں سے رشوت ستانی کا ملزم ٹھہرا کر ذلیل و رسوا کیا اور اس طرح میرے ان خطوط کو حقارت سے نظرانداز کر دیا جن میں اس شخص سے واقفیت کی بنا پر میں نے اس کی سفارش کی تھی —

بروٹس: یہ تمہاری خود اپنے حق میں زیادتی تھی کہ تم نے اس معاملے میں مجھے لکھا —

کیسیس: اس جیسے زمانے میں یہ مناسب نہیں کہ ہر ذرا ذرا سی خطا پر گرفت کی جائے —

بروٹس: میں تمہیں بتادوں کیسیس کہ تمہارے بارے میں خود یہ الزام ہے کہ تمہاری ہتھیلی کھجاتی ہے اور جو عہدے تمہارے اختیار میں ہیں ان کا تم سودا کرتے ہو اور پیسے لے کر انہیں نااہلوں کے ہاتھ بیچتے ہو—

کیسیس: میری ہتھیلی کھجاتی ہے! آپ کو معلوم ہے کہ آپ

---

[1] Lucius Pella

بروٹس ہیں، تبھی یہ بات کہہ رہے ہیں، ورنہ دیوتاؤں کی قسم یہ آپ کے آخری الفاظ ہوتے ۔

بروٹس: یہ کیسیس کا نام ہے جو اس فساد کو عزّت بخشتا ہے اور اسی لئے دوسرے لوگ سزا پانے سے بچے رہتے ہیں ۔

کیسیس: سزا !

بروٹس: یاد رکھو مارچ کا مہینہ، پندرہ مارچ یاد رکھو ۔ کیا جولیسِ اعظم کا خون انصاف کی خاطر نہیں بہایا گیا تھا؟ اس کے جسم کو ہاتھ لگانے والوں میں کون ایسا نابکار ہے جس نے اسے خنجر بھونکا ہو اور اس کا مقصد انصاف چاہنے کے سوا کچھ اور ہو؟ ہم میں سے جنہوں نے دنیا کے بزرگ ترین انسان کو محض اس لئے موت کے گھاٹ اتارا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کی حمایت کرتا تھا، کیا ہم میں سے ایک شخص بھی ایسا ہے کہ اب حقیر رشوتوں سے اپنی انگلیوں کو آلودہ کرے، اور جو مناصبِ اعلیٰ ہمارے اختیار میں ہیں ان کی فضائے بسیط کو اتنے کم پیسوں میں فروخت کردے جو یوں مٹّھی میں آجائیں؟ ایسے رومن ہونے کے مقابلے میں میرا کتّا ہونا بہتر ہے جو چاند پر بھونکا کرے ۔

کیسیس: بروٹس مجھے زچ مت کیجیے ۔ میں یہ برداشت نہیں کروں گا ! آپ اپنے متعلق کس مغالطے میں ہیں جو مجھ پر پابندیاں عائد کرتے ہیں؟ میں ایک فوجی ہوں، آپ سے زیادہ کہنہ مشق اور انتظامی امور میں آپ سے زیادہ اہل ۔

بروٹس: بس رہنے دو! تم یہ کچھ بھی نہیں ہو کیسیس!

کیسیس: میں ہوں —

بروٹس: میں کہتا ہوں تم نہیں ہو۔

کیسیس: مجھے زیادہ تنگ نہ کیجیے — میں ضبط سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا — اپنی عافیت کا خیال رکھیے — مجھے اور اشتعال مت دلائیے —

بروٹس: بس کرو، واہیات آدمی!

کیسیس: یہ میں کیا سن رہا ہوں!

بروٹس: مجھے سنو کیوں کہ میں اب کہہ کر ہی مانوں گا — کیا میں تمہاری تند مزاجی کو اجازت دے دوں کہ کھل کر جتنا چاہے اپنا اظہار کرے؟ اگر کوئی پاگل مجھے گھور کر دیکھے تو کیا میں ڈر جاؤں؟

کیسیس: اے دیوتاؤ! اے دیوتاؤ! کیا مجھے یہ سب جھیلنا پڑے گا؟

بروٹس: یہ سب؟ ہاں، بلکہ اس سے زیادہ! خوب پیچ و تاب کھاؤ یہاں تک کہ تمہارا گھمنڈی دل پھٹ جائے — جاؤ اپنے غلاموں کو دکھاؤ کہ تم کتنے غصّے والے ہو اور اپنے حلقہ بگوشوں سے اس طرح پیش آؤ کہ وہ تمہارے ڈر سے کانپیں — کیا میں تم سے دب جاؤں؟ کیا میں تمہاری دربارداری کروں؟ کیا میں تمہارے چڑچڑے پن کی وجہ سے تمہاری خوشامد میں لگا رہوں؟ دیوتاؤں کی قسم تمہیں اپنی گرم مزاجی کا زہر خود پینا پڑے گا چاہے وہ تمہارے جسم سے پھوٹ ہی نکلے، کیوں کہ آج کے بعد جب تم جھلاؤگے تو میں تمہیں اپنی تفریح

اور قہقہوں کا نشانہ بناؤں گا۔

کیسیس: کیا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے؟

بروٹس: تمہارا کہنا ہے کہ تم ایک بہتر فوجی ہو۔ ذرا معلوم تو ہو کس طرح۔ اپنی ڈینگوں کو ثابت کرکے دکھاؤ اور مجھے نہایت مسرّت ہوگی۔ جہاں تک میرا سوال ہے میں تو خوش ہوں گا اگر معزّز لوگوں سے کچھ سیکھ سکوں۔

کیسیس: آپ میرے ساتھ ہر صورت سے زیادتی کرتے ہیں، آپ زیادتی کرتے ہیں بروٹس۔ میں نے اپنے کو پرانا فوجی کہا تھا، نہ کہ بہتر۔ کیا بہتر کہا تھا میں نے؟

بروٹس: تم نے کہا بھی ہو تو میری بلا سے۔

کیسیس: جب سیزر زندہ تھا تو اسے بھی یہ مجال نہ ہوتی کہ مجھے اس طرح طیش دلائے۔

بروٹس: رہنے دو! یہ تمہیں مجال نہ ہوتی کہ تم اسے اس طرح مشتعل کرو۔

کیسیس: مجھے مجال نہ ہوتی؟

بروٹس: نہیں۔

کیسیس: اسے مشتعل کرنے کی مجال نہ ہوتی مجھے؟

بروٹس: ہاں، اپنی جان کے ڈر سے تمہیں مجال نہ ہوتی۔

کیسیس: میری محبّت پر ضرورت سے زیادہ بھروسا مت کیجیے۔ ممکن ہے میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھوں جس پر مجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔

بروٹس: تم پہلے ہی وہ حرکت کر بیٹھے ہو جس پر تمہیں پچھتانا چاہیئے۔ تمہاری دھمکیوں میں کیسیس میرے

لئے کوئی ہیبت نہیں کیوں کہ میں راستبازی کی طاقت
سے اتنا مسلّح ہوں کہ یہ دھمکیاں میرے قریب سے
محض خالی ہوا کی طرح گذر جاتی ہیں جن کی طرف
میں دھیان بھی نہیں دیتا ۔ چوں کہ مجھ سے یہ نہیں
ہوسکتا کہ گھٹیا طریقوں سے دولت حاصل کروں اس
لئے میں نے آدمی بھیج کر روپیوں کی ایک مختصر
رقم تم سے چاہی تھی جسے دینے سے تم نے انکار
کر دیا ۔ بخدا مجھے یہ گوارا ہوتا کہ اپنے دل کو
سکّوں میں تبدیل کرلوں اور درہموں کی جگہ اپنے
خون کا قطرہ قطرہ ٹپکاؤں مگر مجھے یہ منظور نہیں
کہ کسانوں کے محنتی ہاتھوں سے بے ضابطہ طور پر
ان کی ناچیز کمائی نچوڑ وں ۔ میں نے اپنے سپاہیوں
کو دینے کے لئے یہ روپیہ منگوایا تھا جس سے تم نے
مجھے محروم رکھا ۔ کیا یہ فعل کیسیس کو زیب دیتا
تھا؟ کیا میں کائیس کیسیس کو اس طرح جواب دیتا؟
جب مارکس بروٹس اتنا حریص ہوجائے کہ ایسے
واہیات سکّوں کو اپنے دوستوں سے بچا کر تالے کنجی
میں رکھے تو اے دیوتاؤ تم اپنی تمام گرج اور چمک کے
ساتھ تیّار رہو اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو ۔

کیسیس: میں نے انکار نہیں کیا تھا ۔

بروٹس: کیا تھا تم نے ۔

کیسیس: میں نے نہیں کیا تھا ۔ وہ نرا گاوْدی تھا جو آپ کے
پاس میرا جواب لے کر آیا ۔ بروٹس نے میرا دل پاش
پاش کر دیا ہے ۔ دوست کو چاہیئے کہ دوست کسی

کمزوریوں کو انگیز کرے لیکن بروٹس تو میری کمزوریوں کو اصل سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

بروٹس: میری یہ عادت نہیں جب تک تم انہیں مجھی پر نہ آزماؤ۔

کیسیس: آپ کو مجھ سے محبّت نہیں۔

بروٹس: میں تمہاری برائیاں پسند نہیں کرتا۔

کیسیس: کسی دوست کی آنکھ کو ایسی برائیوں کا ادراک ہرگز نہ ہوتا۔

بروٹس: ایک خوشامدی کی آنکھ سے اس کی توقّع ہو سکتی ہے چاہے وہ برائیاں بلند اولمپس کی طرح بھاری بھرکم ہی نظر آئیں۔

کیسیس: اینٹنی اور نوجوان آکٹیویس آئیں اور دونوں اکیلے کیسیس ہی سے اپنا بدلہ چکائیں کیوں کہ کیسیس کا دل دنیا سے بھر چکا ہے۔ جس سے اسے لگاؤ ہے وہی اس سے نفرت کرتا ہے۔ اپنے بھائی کی طرف سے وہ خاطر میں نہیں لایا جاتا، اس کو غلاموں کی طرح جھڑکا جاتا ہے، اس کی تمام کوتاہیاں غور سے دیکھی جاتی ہیں، ڈائری میں درج کی جاتی ہیں، پڑھی جاتی ہیں، دھرا دھرا کر رٹی جاتی ہیں تاکہ اس کے منہ پر کھینچ کر ماری جائیں۔ آہ میری روح آنسو بن کر آنکھوں کے راستے بہہ جاتی! یہ رہا میرا خنجر اور یہ ہے میری ننگی چھاتی۔ اس کے اندر ایک دل ہے، زمین کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی اور سونے سے زیادہ بیش بہا۔ اگر آپ رومن ہیں تو اسے باہر نکال لیجیے۔

میں نے آپ کو روپیہ دینے سے انکار کیا تھا۔ اب میں
اپنا دل آپ کو نذر کر رہا ہوں۔ مجھ پر وار کیجیے
جیسے آپ نے سیزر پر کیا تھا، کیوں کہ میں جانتا ہوں
کہ جب اس سے آپ کی نفرت اپنے عروج پر تھی اس
وقت بھی آپ سیزر کو اس سے زیادہ چاہتے تھے
جتنا آپ نے کبھی کیسیس کو چاہا ہوگا۔

بروٹس: اپنا خنجر میان میں رکھو۔ تم جب چاہو غصّہ کرنا۔
تمھیں اس کے اظہار کی پوری آزادی ہوگی۔ تمھارے
جو دل میں آئے کرو۔ جب تم میری توہین کروگے تو
میں اسے محض تمھاری ترنگ سمجھوں گا۔ آہ کیسیس
تمھارا شریکِ کار ایک بھیڑ کے بچّے کی طرح مسکین
ہے۔ اس کا غصّہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی پتھر
میں ہو، جسے زور سے رگڑنے پر ایک تیز چنگاری
پھوٹے اور فوراً سرد ہو جائے۔

کیسیس: کیا کیسیس کا زندہ رہنا صرف اس مقصد کی خاطر ہے
کہ جب غم و غصّہ اسے اذیّت پہنچائے تو وہ اپنے بروٹس
کے لئے ہنسی مذاق کا ذریعہ ہو؟

بروٹس: جب میں نے یہ کہا تھا تو میں بھی غصّے میں تھا۔

کیسیس: تو اتنی بات آپ بھی مانتے ہیں؟ مجھے اپنا ہاتھ
دیجیے۔

بروٹس: میں تمھیں اپنا دل بھی دیتا ہوں۔

کیسیس: آہ بروٹس!

بروٹس: کیا بات ہے؟

کیسیس: کیا آپ کو مجھ سے اتنی بھی محبّت نہیں کہ جب میں

اپنے مزاج کی تیزی کے سبب جو مجھے اپنی ماں کی طرف سے ورثے میں ملی ہے اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکوں تو آپ میرا خیال نہ کریں؟

بروٹس: کیوں نہیں کیسیس — اور آج کے بعد جب تم اپنے بروٹس کے ساتھ سخت کلامی کروگے تو وہ یہ سمجھ کر کہ یہ تمہاری والدہ ہیں جو خفا ہورہی ہیں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دے گا —

ایک شاعر داخل ہوتا ہے — لوسیلیس، ٹٹی نیس اور لوسیس اس کے پیچھے پیچھے آتے ہیں —

شاعر: مجھے جرنیلوں سے ملنے اندر جانے دو — ان کے دل ایک دوسرے سے مکدّر ہیں — انہیں یوں اکیلا چھوڑ دینا ٹھیک نہیں —

لوسیلیس: تم ان کے پاس نہیں جا سکتے —

شاعر: سوائے موت کے کوئی چیز مجھے نہیں روک سکتی —

کیسیس: کیا بات ہے؟ معاملہ کیا ہے؟

شاعر: اے جرنیلو آپ کو شرم آنی چاہیئے — یہ آپ کو ہوا کیا ہے؟

تم سے بڑھ کر میں نے دیکھی ہے زمانے کی ادا
اس لئے کہتا ہوں لازم ہے تمہیں مہر و وفا

کیسیس: کیا کہنے ہیں! اس نااہل کی قافیہ پیمائی اپنا جواب نہیں رکھتی!

بروٹس: چلو نکلو یہاں سے! دور ہو بے ادب!

کیسیس: آپ اس سے ناراض نہ ہوں بروٹس، اس نے طبیعت ہی ایسی پائی ہے —

بروٹس: جب اسے موقع محل کا لحاظ ہوگا تو میں اس کی سنک بھی گوارا کرلوں گا ـ لڑائی کے وقت ان تک بندوں کا کیا کام؟ چلو، راستہ لو!

کیسیس: جائیے، اب تشریف لے جائیے ـ (شاعر چلا جاتا ہے)

بروٹس: لوسیلیس اور ٹٹی نیس اپنے افسروں کو حکم پہنچاؤ کہ اپنے دستوں کے لئے رات کے ٹھہرنے کا بندوبست کریں ـ

کیسیس: اور پھر تم فوراً واپس آؤ اور میسالا کو بھی ساتھ لاؤ ـ (لوسیلیس اور ٹٹی نیس چلے جاتے ہیں)

بروٹس: لوسیس شراب کا ایک جام ـ (لوسیس چلا جاتا ہے)

کیسیس: میں نہ سمجھتا تھا کہ آپ بھی اتنے ناراض ہوسکتے ہیں ـ

بروٹس: آہ کیسیس میں غموں کی زیادتی سے تنگ آگیا ہوں ـ

کیسیس: آپ اپنے فلسفے سے کام نہیں لیتے اگر ہنگامی مصیتوں کے آگے ہتیار ڈالے دیتے ہیں ـ

بروٹس: ایسا کوئی بھی نہ ہوگا جس میں تکلیف برداشت کرنے کا مادّہ مجھ سے زیادہ ہو ـ پورشیا کا انتقال ہو گیا ہے ـ

کیسیس: کیا؟ پورشیا؟

بروٹس: ہاں اس کا انتقال ہوگیا ہے ـ

کیسیس: میں کیوں اس وقت قتل ہونے سے رہ گیا جب میں نے آپ کو اشتعال دلایا تھا؟ آہ یہ سنگین، ناقابلِ برداشت صدمہ! کیا تکلیف تھی انہیں؟

بروٹس: میری جدائی کا صبرآزما ملال اور یہ غم کہ نوجوان آکٹیویس اور اینٹنی نے زبردست طاقت حاصل کر لی

ہے ۔ اس کے مرنے کی اطّلاع اور یہ دوسری خبر مجھے ایک ساتھ موصول ہوئی ۔ ان باتوں سے اس کا دماغی توازن جاتا رہا اور اپنے خدمتگاروں کی غیر موجودگی میں اس نے انگارے نگل لئے ۔

کیسیس: اور اس طرح جان دے دی؟

بروٹس: ہاں ۔

کیسیس: آہ لافانی دیوتاؤ!

لڑکا لوسیس شراب اور شمعیں لئے داخل ہوتا ہے ۔

بروٹس: اب اس کا اور زیادہ ذکر رہنے دو ۔ مجھے شراب کا جام دے ۔ اس کے اندر کیسیس میں اپنی تمام بے مہری غرق کئے دیتا ہوں ۔

کیسیس: میرا دل شرافت کے اس جامِ صحت کا پیاسا ہے ۔ بھرے جا لوسیس، یہاں تک کہ پیالہ چھلکنے لگے ۔ میں بروٹس کی محبّت میں جتنا بھی پیوں کم ہے ۔

(لوسیس چلا جاتا ہے)

ٹٹی نیس اور میسالا داخل ہوتے ہیں ۔

بروٹس: آجاؤ ٹٹی نیس، خوش آمدید اچھے میسالا ۔ آؤ ہم اس شمع کے گرد بیٹھ کر اپنی ضروریات پر غور کریں ۔

کیسیس: پورشیا تو واقعی چل بسی؟

بروٹس: بس خدا کے لئے اب اور نہیں ۔ میسالا مجھے یہ خط ملے ہیں کہ نوجوان آکٹیویس اور مارک انٹنی کثیر فوج کے ساتھ ہم پر حملہ کرنے والے ہیں اور فلپّائی[1]

---

[1] Philippi

کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

میسالا: مجھے بھی اس مضمون کے خط موصول ہوئے ہیں۔

بروٹس: کچھ اور بھی کہا گیا ہے ان میں؟

میسالا: ہاں یہ کہ آکٹیویس، اینٹنی اور لیپیڈس نے موت اور حمایتِ قانون سے محرومی کے احکام جاری کرکے ایک سو اراکین کو مروا ڈالا ہے۔

بروٹس: اس بارے میں میرے اور تمہارے خط ایک دوسرے سے پوری طرح مطابقت نہیں کرتے۔ میرے خطوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ سزائے موت کے تحت ستّر اراکین مارے گئے ہیں جن میں ایک سسرو بھی تھا۔

کیسیس: سسرو بھی؟

میسالا: جی ہاں سسرو بھی مارا گیا ہے اور انہی احکام کی بنا پر۔ میرے آقا آپ کو اپنی اہلیہ کا بھی کوئی خط ملا؟

بروٹس: نہیں میسالا۔

میسالا: کسی اور کے خط میں بھی ان کے متعلق کچھ نہیں ہے؟

بروٹس: بالکل نہیں میسالا۔

میسالا: عجیب بات ہے۔

بروٹس: تم کس لئے پوچھ رہے ہو؟ کیا تمہارے خطوں میں ان کے متعلق کوئی ذکر ہے؟

میسالا: جی نہیں میرے آقا۔

بروٹس: دیکھو تم ایک رومن ہو۔ سچ سچ کہو۔

میسالا: تو پھر ایک رومن کی طرح آپ بھی اس سچ کو برداشت کیجیئے جو مجھے عرض کرنا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ ان کی موت واقع ہوچکی ہے اور ایک عجیب وغریب

طریقے سے ۔

بروٹس: خدا حافظ پورشیا ۔ ہم سب کو مرنا ہے میسالا ۔ یہ سوچ کر کہ اسے ایک نہ ایک دن مرنا تھا میں اپنے دل کو ڈھارس دے لیتا ہوں ۔

میسالا: بڑے آدمیوں کو بڑے صدمے اسی طرح جھیلنے چاہیئیں ۔

کیسیس: صبر و تحمّل کے سلسلے میں میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو آپ کا، مگر میں اپنے کو ہرگز اس طرح تسکین نہیں دے سکتا تھا ۔

بروٹس: اچھا اب زندگی کے معاملات پر توجّہ دی جائے ۔ فلپّائی کی طرف فوراً روانگی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

کیسیس: میں اسے ٹھیک نہیں سمجھتا ۔

بروٹس: وجہ؟

کیسیس: اس لئے کہ بہتر ہے دشمن ہماری تلاش میں آئے ۔ اس طرح اس کے وسائل ضایع ہوجائیں گے، اس کے سپاہی تھکیں گے اور وہ خود کو نقصان پہنچائے گا ۔ اس کے برخلاف ہم اپنی جگہ خاموشی سے پڑے ہوئے پوری طرح تازہ دم، بچاؤ کے لئے تیّار اور چاق چوبند رہیں گے ۔

بروٹس: اچھے دلائل کو زیادہ بہتر دلائل کے مقابلے میں مجبوراً ترک کردینا پڑتا ہے ۔ فلپّائی اور اس مقام کے درمیان رہنے والے لوگوں کی ہم سے موافقت محض مجبوری کی بنا پر ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں محصول دینے میں تامل کیا ہے ۔ ان کے علاقے سے گذرتے ہوئے دشمن اپنی تعداد میں مزید اضافہ کرلے گا اور

نئے سرے سے تیّار ہوکر زیادہ طاقت اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھے گا ۔ اگر ہم ان لوگوں کو اپنے عقب میں رکھ کر دشمن کا مقابلہ فلپّائی میں کریں تو اسے اس کی برتری سے محروم کردیں گے ۔

کیسیس: سنیے بھائی جان ۔

بروٹس: ذرا ٹھہرو ۔ تمہیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم اپنے دوستوں سے ہر امکانی مدد لے چکے ہیں، ہمارے دستوں میں جگہ پر ہوچکی ہے اور ہمارا مقصد اپنی پختگی کو پہنچ گیا ہے ۔ دشمن دن بہ دن قوی سے قوی‌تر ہوتا جاتا ہے اور ہم ہیں کہ اوج پر پہنچ کر ڈھلا ہی چاہتے ہیں ۔ انسانوں کے معاملات میں ایک مدّ و جزر ہوتا ہے کہ اگر چڑھاؤ کے وقت اس سے فائدہ اٹھالیا جائے تو وہ خوشحالی کی طرف لے جاتا ہے اور اگر اسے نظرانداز کردیا جائے تو انسانی زندگی کا سارا سفر اتھلے پانی اور بدبختیوں تک محدود ہوکر رہ جاتا ہے ۔ اب ایسے ہی بحرِ زخّار میں ہمارا جہاز بھی چل رہا ہے اور ہمیں چاہیّے کہ جب دھارا موافق ہو تو اپنے آپ کو اس کے سپرد کردیں ورنہ ہم اپنا مالِ تجارت گنوا بیٹھیں گے ۔

کیسیس: تو پھر آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی کیا جائے ۔ ہم چلیں گے اور فلپّائی میں ان سے مڈبھیڑ رہے گی ۔

بروٹس: باتوں باتوں میں پتا بھی نہیں چلا کہ بیشتر رات گذر چکی ہے ۔ ضروری ہے کہ انسانی فطرت اپنی حاجتیں پوری کرے جنہیں ہم مختصر سی نیند لے کر ٹال دیں

گے ۔ کچھ اور تو نہیں کہنا تمہیں؟

کیسیس: نہیں، کچھ نہیں ۔ شب بخیر۔ ہم سویرے اٹھ کر یہاں سے روانہ ہوجائیں گے ۔

بروٹس: لوسیس (لوسیس داخل ہوتا ہے) میرا لبادہ ۔ (لوسیس چلا جاتا ہے) خدا حافظ اچھے میسالا ۔ شب بخیر ٹٹی نیس ۔ شریف کیسیس شب بخیر۔ اب تم آرام کرو۔

کیسیس: آہ میرے پیارے بھائی اس رات کی ابتدا بھی کتنی منحوس تھی ۔ پھر کبھی ایسی پھوٹ ہمارے دلوں کے بیچ نہ پڑنے پائے ۔ آئندہ کبھی ایسا نہ ہو بروٹس ۔

لوسیس لبادہ لئے داخل ہوتا ہے ۔

بروٹس: اب سب ٹھیک ہے ۔

کیسیس: شب بخیر جناب والا ۔

بروٹس: شب بخیر اچھے بھائی ۔

ٹٹی نیس، میسالا: شب بخیر حضور۔

بروٹس: خدا حافظ سب لوگ۔ (کیسیس، ٹٹی نیس اور میسالا چلے جاتے ہیں) لا لبادہ مجھے دے ۔ تیرا ساز کہاں ہے؟

لوسیس: یہیں خیمے میں ۔

بروٹس: ارے تو اونگھتی آواز میں کیوں بول رہا ہے؟ بیچارہ لڑکا! میں تجھے الزام نہیں دیتا ۔ تو جاگتے جاگتے تھک گیا ہے۔ کلاڈیس اور میرے دوسرے کچھ ماتحتوں کو آواز دے ۔ میں چاہتا ہوں وہ یہاں خیمے میں آکر گدّوں پر سوئیں ۔

لوسیس: ویرو! کلاڈیس!

ویرو اور کلاڈیس داخل ہوتے ہیں ۔

ویرو: حضور نے طلب فرمایا؟

بروٹس: صاحبو میں چاھتا ھوں کہ تم میرے خیمے میں لیٹ کر آرام کرو۔ ممکن ھے مجھے تمھیں تھوڑی دیر میں جگانا پڑے، اپنے بھائی کیسیس کے پاس کسی ضرورت سے بھیجنے کے لئے۔

ویرو: آپ برا نہ مانیں تو ھم کھڑے رھیں گے اور آپ کے حکم پر دھیان رکھیں گے۔

بروٹس: نہیں مجھ سے یہ ھرگز نہ ھوگا۔ اچھے صاحبو تم لیٹ جاؤ۔ ھوسکتا ھے میں اپنا ارادہ ترک کر دوں۔ (ویرو اور کلاڈیس لیٹ جاتے ھیں) دیکھ لوسیس یہ رھی وہ کتاب جس کی مجھے اتنی تلاش تھی۔ میں اسے اپنے لبادے کی جیب میں رکھ کر بھول گیا تھا۔

لوسیس: مجھے یقین تھا کہ یہ حضور نے مجھے نہیں دی تھی۔

بروٹس: معاف کردے اچھے لڑکے، میری یادداشت بہت کمزور ھوگئی ھے۔ اگر ھوسکے تو تھوڑی دیر اور اپنی نیند سے بوجھل آنکھیں کھلی رکھ اور اپنے ساز پر مجھے دو ایک تانیں سنا۔

لوسیس: ضرور، اگر سرکار کو میرا بجانا پسند ھے۔

بروٹس: ھاں لڑکے مجھے پسند ھے۔ میں تجھے بہت تکلیف دیتا ھوں، مگر تو اطاعت‌مند ھے۔

لوسیس: یہ میرا فرض ھے حضور۔

بروٹس: مجھے نہیں چاھیئے کہ فرض کی ادائگی میں تجھ پر تیری طاقت سے زیادہ بار ڈالوں۔ میں جانتا ھوں کہ جوانی کا خون آرام کی خاطر برابر موقع کی تاک میں

رهتا ہے۔

لوسیس: حضور میں پہلے ہی نیند لے چکا ہوں۔

بروٹس: یہ تو نے اچھا کیا، اور جلد ہی تجھے پھر سونے کو ملے گا۔ میں تجھے زیادہ نہیں جگائے رکھوں گا۔ اگر میری زندگی رہی تو تو مجھے ہمیشہ اپنا مشفق پائے گا۔

موسیقی اور ایک گیت۔

یہ سوئی سوئی سی راگنی ہے۔ اے قاتل نیند تو اپنے گرز کا بھاری وار اس لڑکے پر آزما رہی ہے جو تیرے واسطے نغمہ چھیڑنے میں مصروف ہے۔ اچھے نوکر شب بخیر۔ میں اتنا بے درد نہیں کہ تجھے جگائے رکھوں۔ تجھے نیند کا ایک جھونکا آیا نہیں اور تیرا ساز ٹوٹ جائے گا۔ میں اسے تیرے ہاتھ سے لئے لیتا ہوں۔ اور اب اچھے لڑکے شب بخیر۔ میں جہاں تک کتاب پڑھ چکا ہوں وہاں ورق مڑا ہونا چاہیئے۔ یہ رہا، میرے خیال میں۔

سیزر کی روح داخل ہوتی ہے۔

اس شمع کی روشنی کتنی ناقص ہے۔ یہ کون چلا آرہا ہے؟ ہو نہ ہو یہ میری بینائی کی کمزوری ہے جو اس خلافِ فطرت خیالی پیکر کو شکل دے رہی ہے۔ یہ میری طرف بڑھا ہی آتا ہے۔ کیا تیرا واقعی کوئی وجود ہے؟ کیا تو کوئی دیوتا یا فرشتہ ہے، یا تو کوئی آسیب ہے جسے دیکھ کر میرا خون خشک ہو رہا ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں؟ بتا تو کیا ہے؟

روح: اے بروٹس میں تیری فاسد روح ہوں ـ
بروٹس: تو کس لئے یہاں آئی ہے؟
روح: یہ بتانے کہ تو مجھے فلپّائی میں دیکھے گا ـ
بروٹس: اچھا ، تو کیا میں تجھے ایک بار پھر دیکھوں گا؟
روح: ہاں ، فلپّائی میں ـ
بروٹس: بہتر ہے ، تو میں تجھے فلپّائی میں دیکھ لوں گا ـ

روح چلی جاتی ہے ـ

اب میری ہمّت بندھی اور تو غائب ہوگئی ـ اے خبیث
.وح میں ابھی تجھ سے کچھ اور باتیں کرتا ـ لڑکے!
لوسیس! ویرو! کلاڈیس! صاحبو اٹھو! کلاڈیس!
لوسیس: حضور تار بے سرے ہوگئے ہیں ـ
بروٹس: یہ سمجھتا ہے کہ ابھی تک ساز ہی بجا رہا ہے ـ
لوسیس اٹھ!
لوسیس: میرے آقا!
بروٹس: لوسیس کیا تو نے کوئی خواب دیکھا تھا جو اتنا چیخ
رہا تھا؟
لوسیس: مجھے خبر نہیں کہ میں چیخا تھا ـ
بروٹس: ہاں تو چیخا تھا ـ کیا تجھے کوئی چیز دکھائی دی
تھی؟
لوسیس: نہیں تو میرے آقا ـ
بروٹس: خیر، پھر سوجا ـ کلاڈیس! ارے میاں اٹھو!
ویرو: میرے آقا؟
کلاڈیس: میرے آقا؟
بروٹس: تم لوگ سوتے میں اتنا کیوں چیخ رہے تھے؟

دونوں: چیخ رہے تھے میرے آقا؟

بروٹس: ہاں — کوئی چیز دیکھی تھی تم نے؟

ویرو: نہیں حضور — میں نے تو کچھ نہیں دیکھا —

کلاڈیس: نہ ہی میں نے میرے آقا —

بروتس: جاؤ میرے بھائی کیسیس سے میرا سلام کہو — کہنا کہ اپنے دستوں کو لے کر صبح سویرے مجھ سے پہلے روانہ ہو جائیں — ہم پیچھے پیچھے آئیں گے —

دونوں: حکم کی تعمیل ہوگی —

(چلے جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

پہلا منظر : فلپّائی کا میدان ۔

آکٹیویس، اینٹنی اور ان کی فوج داخل ہوتی ہے ۔

آکٹیویس : دیکھئے اینٹنی، میرا قیاس صحیح نکلا ۔ آپ نے کہا تھا کہ دشمن نیچے اترنے کا قصد نہیں کرے گا بلکہ پہاڑیوں اور بلندیوں پر رہے گا ۔ یہ بات غلط ثابت ہوئی ۔ اس کی فوجیں نزدیک آپہنچی ہیں ۔ وہ ہمیں یہاں فلپّائی میں جنگ کی دعوت دینا چاہتا ہے اور ہم پر پہل کردی ہے اس نے ۔

اینٹنی : آپ فکر نہ کریں ۔ میں ان کے دل کا حال جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ وہ یہ پیش قدمی کیوں کررہے ہیں ۔ وہ دوسرے مقامات کو ترجیح دیتے مگر شجاعت کا ڈھونگ رچاتے ہوئے یہاں آئے ہیں کہ اس دکھاوے سے ہمارے ذہنوں میں اپنی جرأت کی دھاک بٹھا دیں گے، مگر ان میں یہ جرأت ہے وے نہیں ۔

ایک قاصد داخل ہوتا ہے ۔

قاصد : جرنیلو تیّار ہوجائیےّ ۔ دشمن بڑے طمطراق کے ساتھ، لڑائی کا خونیں علم بلند کئے، بڑھا چلا آتا ہے اور کوئی نہ کوئی فوری کارروائی ضروری ہوگئی ہے ۔

اینٹنی : آکٹیویس آپ آہستہ آہستہ اپنی فوج کو ہموار میدان
کی بائیں طرف لے چلیں ۔

آکٹیویس : میں داھنی طرف رھوں گا ۔ آپ رھیئے بائیں طرف ۔

اینٹنی : آپ اس نازک موقع پر بھی میری مخالفت کر رہے ہیں؟

آکٹیویس : مجھے آپ کی مخالفت مقصود نہیں مگر میں کروں گا
وھی جو میں نے کہا ۔

نقّارے کی آواز ۔ بروٹس، کیسیس اور ان کی فوج داخل
ھوتی ھے ۔ لوسیلیس، ٹٹی نیس، میسالا اور دیگر
لوگ ھمراہ ھیں ۔

بروٹس : وہ کھڑے ھیں ۔ شاید گفتگو کرنا چاھتے ھیں ۔

کیسیس : تم رکے رھو ٹٹی نیس ۔ ھم جا کر ان سے بات کر آئیں ۔

آکٹیویس : مارک اینٹنی کیا ھم لڑائی کا اعلان کر دیں؟

اینٹنی : نہیں سیزر ۔ اگر وہ حملہ کرتے ھیں تو ھم ان کا جواب
دیں گے ۔ آگے بڑھیے ۔ ان کے جرنیل ھم سے کچھ
کہنا چاھتے ھیں ۔

آکٹیویس : جب تک اشارہ نہ ملے کوئی اپنی جگہ سے نہ ھلے ۔

بروٹس : ھاتھا پائی سے پہلے بات چیت : یہی تو اربابِ وطن آپ
چاھتے ھیں؟

آکٹیویس : ھاں، لیکن اس لئے نہیں کہ ھم بات چیت کے زیادہ
دلدادہ ھیں جیسے آپ ۔

بروٹس : اچھی باتیں بری چوٹوں سے بہتر ھوتی ھیں آکٹیویس ۔

اینٹنی : بری چوٹیں دیتے وقت بروٹس آپ اچھی اچھی باتیں
کرتے ھیں جس کا گواہ وہ زخم ھے جو آپ نے سیزر
کے پہلو میں لگایا تھا جب کہ آپ ساتھ ساتھ "زندہ باد"

اور "حسے سیزر" بھی چلاتے جاتے تھے ـ

کیسیس: انیٹنی آپ کی چوٹوں کا حال تو ابھی معلوم نہیں لیکن رہیں آپ کی باتیں تو وہ کوہِ ہبلا[1] کی مکّھیوں کا سارا شہد چرا کر انہیں خشک چھوڑ دیتی ہیں ـ

انیٹنی: اور کیا ان کا ڈنک نہیں چھینتیں؟

بروٹس: کیوں نہیں، بلکہ آواز بھی چرا لیتی ہیں۔ کیوں‌کہ انیٹنی آپ نے ان کی بھنبھناہٹ لے لی ہے اور اس سے پہلے کہ ڈنک ماریں آپ نہایت دانش‌مندی سے کام لے کر ڈراتے دھمکاتے ہیں ـ

انیٹنی: ارے نابکارو یہ توفیق آپ کو نہ ہوئی جب آپ کے ملعون خنجر سیزر کے دونوں پہلوؤں میں پیوست ہوکر آپس میں ٹکرا رہے تھے ـ اس وقت تو آپ بندروں کی طرح کھیسیں نکالے ہوئے تھے، کتّوں کی طرح دم ہلا ہلا کر اپنی محبّت کا اظہار کر رہے تھے، اور غلاموں کی طرح جھک کر سیزر کے پاؤں چوم رہے تھے ـ اس وقت مردود کاسکا نے ایک لینڈی کتّے کی طرح پیچھے سے حملہ کرکے سیزر کی گردن پر ضرب لگائی ـ ارے چاپلوسو!

کیسیس: چاپلوسو؟ اب بروٹس آپ خود کو مبارکباد دیجیے ـ یہ زبان آج اس طرح ہمارے جذبات پر حملہ نہ کرتی اگر کیسیس کی رائے مان لی گئی ہوتی ـ

آکٹیویس: اچھا، اچھا، مطلب کی بات کیجیے ـ اگر ہم بحث کی

---

[1] Hybla

گرمی میں ہی اتنے پسینے پسینے ہوئے جا رہے ہیں تو
عملی آزمائش کے وقت تو خون کے قطرے ٹپکیں گے —
دیکھیے اب میں سازشیوں کے خلاف اپنی تلوار اٹھا
رہا ہوں — آپ جانتے ہیں یہ تلوار کب نیام میں جائے
گی؟ اس وقت تک نہیں جب تک سیزر کے تینتیس زخموں
کا پوری طرح حساب بےباق نہ ہوجائے، یا ایک اور
سیزر غدّاروں کی تلوار سے ہلاک نہ ہو—

بروٹس: سیزر غدّاروں کے ہاتھ آپ کی موت واقع نہیں
ہوسکتی بشرطیکہ آپ ہی انہیں اپنے ساتھ نہ لائے
ہوں —

آکٹیویس: مجھے امید بھی یہی ہے — میں اس لئے پیدا نہیں ہوا
تھا کہ بروٹس کی تلوار سے مارا جاؤں —

بروٹس: میاں صاحبزادے اگر آپ اپنے سلسلۂ نسب میں سب سے
افضل و اعلیٰ بھی ہوتے تب بھی آپ کو اس سے زیاد
عزّت کی موت نصیب نہ ہوسکتی تھی —

کیسیس: ایک شرابی اور رنگیلے سے گٹھ جوڑ کرنے والا ایک
سادہ لوح طفلِ مکتب اس عزّت کا مستحق ٹھہرے!

اینٹنی: کیسیس تمہاری پرانی عادتیں نہیں گئیں —

آکٹیویس: آئیے اینٹنی چلا جائے — اے غدّارو ہم آپ کو لڑائی
کے لئے للکارتے ہیں — اگر آپ کو آج لڑنے کا حوصلہ ہے
تو آجائیے میدان میں، ورنہ جس وقت بھی آپ چاہیں
ہم آپ کے لئے تیّار ہیں —

آکٹیویس، اینٹنی اور ان کی فوج چلی جاتی ہے —

کیسیس: ہاں اب آندھی چلے، موجیں اٹھیں اور کشتی رواں

ھو! طوفان برپا ھوگیا ھے اور ھر چیز جوکھم میں ھے ـ

بروٹس: لوسیلیس سنو، تم سے ایک بات کہنی ھے ـ

لوسیلیس: (آگے بڑھتے ھوئے) ارشاد میرے آقا؟

(بروٹس اور لوسیلیس ایک طرف ھٹ کر باتیں کرتے ھیں)

کیسیس: میسالا!

میسالا: (آگے بڑھتے ھوئے) جرنیل کا حکم؟

کیسیس: میسالا آج میری سالگرہ ھے ـ کیسیس اسی دن پیدا ھوا تھا ـ میسالا تم مجھے اپنا ھاتھ دو ـ تم میرے گواہ رھنا کہ میں پامپی کی طرح مجبور ھوں کہ اپنی منشا کے خلاف تمام اختیار و آزادی ایک ھی معرکے میں داؤں پر لگا دوں ـ جیسا کہ تم جانتے ھو میں ابیقور اور اس کے نظریے پر کٹّر ایمان رکھتا ھوں ـ لیکن اب میری رائے میں تبدیلی آ رھی ھے اور میں ایک حد تک ان باتوں کا قائل ھوچلا ھوں جن سے کوئی شگون نکلتا ھو ـ سارڈیس سے آتے ھوئے دو زبردست عقاب نیچے اتر کر ھمارے ھراول دستے کے علم پر آ بیٹھے اور سپاھیوں کے ھاتھوں سے غذا ٹھونستے یہاں فلپّائی تک ھمارے ساتھ رھے ـ آج صبح وہ اڑ کر کہیں چلے گئے ھیں اور ان کی جگہ چیل، کوّے اور گدھ ھمارے سروں پر منڈلا رھے ھیں اور بلندیوں سے ھمیں دیکھ رھے ھیں جیسے ھم ان کے لئے ایک مریل شکار ھوں ـ ان کا سایہ گویا ھلاکت کا شامیانہ ھے جس کے نیچے ھماری فوج پڑی پڑی مرنے کی راہ دیکھ رھی ھے ـ

میسالا: ان باتوں کا یقین مت کیجیے ـ

کیسیس: ان پر میرا یقین بھی کتنی قدر ہے، کیوں کہ میری همّت بدستور تازہ هے اور میں نے عزم کر رکھا هے کہ تمام خطرات کا مقابلہ ڈٹ کر کروں گا۔

بروٹس: بالکل اسی طرح لوسیلیس۔

کیسیس: هاں عالی مرتبت بروٹس کاش دیوتا آج هم پر مهربان رهیں، تاکہ هم اخیر تك محبوب دوستوں کی حیثیت سے امن و عافیت کے سائے میں دن گذاریں ـ لیکن چوں کہ انسانی معاملات غیریقینی هوتے هیں اس لئے جو بدترین حادثہ رونما هوسکتا هے اس پر بھی غورکرلیا جائے ـ اگر میدان همارے هاتھ سے نکل گیا تو یہ آخری، بس آخری موقع هوگا کہ هم ایك دوسرے سے گفتگو کریں گے ـ ایسی صورت میں آپ نے کیا طے کیا هے؟

بروٹس: اسی فلسفے کے مطابق جس کے تحت میں نے کیٹو[1] کو خودکشی کے سلسلے میں قابلِ ملامت جانا تھا، میں وجہ تو نهیں بتا سکتا، مگر اسے بزدلی اور ذلالت ضرور سمجھتا هوں کہ ان باتوں کے ڈر سے جو ممکن هے پیش آئیں، زندگی کے انجام کو پیش از وقت عمل میں لے آیا جائے ـ چناں چہ میں اپنے آپ کو صبر سے مسلّح کئے هوئے ان بلند و برتر دیوتاؤں کی مشیّت کا انتظار کررها هوں جو اس عالمِ سفلی میں هم پر حکومت کرتے هیں ـ

کیسیس: لهذا اگرهم یہ رن هار گئے تو کیا آپ اس پر راضی هوں گے کہ آپ کو روم کے اندر فتح کے جلوس میں

---

[1] Cato

قیدی بنا کر نکالا جائے؟

بروٹس: نہیں کیسیس۔ نہیں ـ اے باعزّت رومن تم یہ سوچنا بھی مت کہ بروٹس زنجیروں سے بندھا کبھی بھی روم جائے گا ـ اس کا دل اس سے کہیں زیادہ خوددار ہے ـ مگر آج ہی کے دن وہ کام انجام پا جائے گا جس کا آغاز پندرہ مارچ کو ہوا تھا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم دوبارہ ملیں گے یا نہیں ـ اس لئے ہم ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے رخصت ہو لیں ـ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کیسیس ـ اگر ہمیں پھر ملنا نصیب ہوا تو یقین رکھو ہم ایک دوسرے سے مل کر شاد ہوں گے ورنہ یہ کیا کم ہے کہ ہم دوستانہ طور پر ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہیں ـ

کیسیس: ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا حافظ بروٹس ـ ہاں اگر ہمیں پھر ملنا نصیب ہوا تو ہم یقیناً مل کر خوش ہوں گے ورنہ یہ کیا کم ہے کہ ہم دوستانہ طور پر ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہیں ـ

بروٹس: تو پھر چلا جائے ـ آہ کاش دن کا کام ختم ہونے سے پیشتر ہی انسان اس کا انجام جان سکتا ـ لیکن یہ کافی ہے کہ دن ختم ہوگا اور اس وقت انجام معلوم ہو جائے گا ـ آؤ چلیں!

(چلے جاتے ہیں)

دوسرا منظر: فلپائی ۔ جنگ کا میدان ۔

جنگ کا بگل ۔ بروٹس اور میسالا داخل ہوتے ہیں ۔

بروٹس: جاؤ، جاؤ میسالا، سوار ہوکر جاؤ اور یہ تحریری فرمان دوسرے بازو کے دستوں کو پہنچادو ۔

(بگل کی بلند آواز)

وہ فوراً حملہ کردیں کیوں کہ میں آکٹیویس والے بازو میں بسے دلی کے سوا کچھ نہیں دیکھ رہا اور ایک اچانک حملہ ان لوگوں کو پسپا کردینے کے لئے کافی ہوگا ۔ جاؤ، جاؤ میسالا، کہو سب کے سب ان پر ٹوٹ پڑیں ۔ (چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر: میدانِ جنگ کا ایک اور حصّہ ۔

بگل کی آواز ۔ کیسیس اور ٹٹی نیس داخل ہوتے ہیں ۔

کیسیس: آہ دیکھو ٹٹی نیس یہ بدمعاش کس طرح بھاگ کھڑے ہوئے ہیں ۔ میں خود اپنے ہی لوگوں کا دشمن ثابت ہوا ہوں ۔ میرا یہ علم بردار پیٹھ دکھانے کو تھا کہ میں نے اس بزدل کو مار ڈالا اور علم اس کے ہاتھ سے لے لیا ۔

ٹٹی نیس: کیسیس، بروٹس نے حکم دینے میں غیر معمولی جلدبازی دکھائی ۔ آکٹیویس پر محض تھوڑا سا غلبہ پالینے پر انہوں نے ضرورت سے بڑھ کر جوش کا ثبوت دیا ۔

ان کے سپاہی لوٹ مار کرنے ٹوٹ پڑے اور ادھر ہم
ہیں کہ اینٹنی نے ہمیں پوری طرح گھیرلیا ہے ـ

پنڈارس داخل ہوتا ہے ـ

پنڈارس: دور بھاگ جائیے میرے آقا؛ دور بھاگ جائیے ـ مارک
اینٹنی آپ کی خیمہ گاہ میں گھس آیا ہے ـ اس لئے با عزّت
کیسیس بھاگ جائیے؛ دور بھاگ جائیے ـ

کیسیس: یہ پہاڑی خاصی دور ہے ـ دیکھو؛ دیکھوٹٹی نیس کیا وہ
میری ہی خیمہ گاہ ہے جہاں سے میں آگ اٹھتی ہوئی
دیکھ رہا ہوں؟

ٹٹی نیس: جی ہاں میرے آقا ـ

کیسیس: ٹٹی نیس اگر تم مجھے عزیز رکھتے ہو تو میرے گھوڑے پر
سوار ہو اور اسے ایسی مہمیز دو کہ وہ تمہیں ادھر والی
فوجوں تک لے جا کر دوبارہ واپس لے آئے اور میں اطمینان
کرلوں کہ وہ فوجیں کس کی ہیں؛ ہماری یا دشمن کی ـ

ٹٹی نیس: میں خیال کی سی تیزی کے ساتھ ابھی لوٹ کر آتا ہوں ـ
(چلا جاتا ہے)

کیسیس: جا پنڈارس؛ اس ٹیلے کی اونچائی پر چڑھ کر دیکھ ـ
میری نظر ہمیشہ کی کمزور ہے ـ ٹٹی نیس پر نظر جمائے رکھ
اور میدانِ جنگ میں جو کچھ ہوتا دیکھے مجھے اس کا
حال بتا ـ (پنڈارس چلا جاتا ہے) آج کے دن میں نے پہلی
بار سانس لی تھی ـ وقت نے اپنا چکّر پورا کرلیا ہے اور
جہاں سے میں نے ابتدا کی تھی وہیں میرا اختتام ہوگا ـ
میری زندگی جس مقام سے چلی تھی اب پھر اسی مقام
پر آپہنچی ہے ـ ارے بھائی کیا خبر ہے؟

پنڈارس: (اوپر سے) میرے آقا!

کیسیس: کیا خبر ہے؟

پنڈارس: ٹٹی نیس کو چاروں طرف سے سواروں نے گھیر لیا ہے۔ وہ لوگ ان کی طرف جھپٹ رہے ہیں مگر وہ بھی اپنا گھوڑا دوڑائے لئے جا رہے ہیں۔ اب نزدیک ہے کہ انہیں آلیا جائے۔ ٹٹی نیس! اب چند لوگ گھوڑوں پر سے اتر رہے ہیں۔ ارے وہ بھی اتر رہے ہیں! انہیں حراست میں لے لیا گیا ہے۔ (شور) اور سنیے، وہ خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں۔

کیسیس: نیچے اتر آ۔ اب اور مت دیکھ۔ آہ میں بھی کیا ہی بزدل ہوں کہ اب تک زندہ ہوں اور اپنے عزیز ترین دوست کو خود اپنی آنکھوں کے سامنے گرفتار ہوتا دیکھ رہا ہوں۔

پنڈارس اوپر سے اتر کر آتا ہے۔

ادھر آ۔ میں نے پارتھیا میں تجھے قیدی بنایا تھا اور اس وقت تیری جاں بخشی کرتے ہوئے تجھ سے قسم لی تھی کہ میں جس کام کے لئے بھی کہوں گا تو اسے انجام دے گا۔ چل اپنی قسم پوری کر۔ اب تو آزاد ہے۔ یہ تلوار جو سیزر کے دل میں پیر گئی تھی میرے سینے میں اتار دے۔ جواب دینے کے لئے مت ٹھہر۔ لے یہ قبضہ پکڑ اور جب میں اپنا چہرہ ڈھانپ لوں۔ جیسا کہ میں اب کر چکا ہوں، تو تلوار پیوست کر دے۔ سیزر جس تلوار نے تجھے ہلاک کیا تھا اسی سے تیرا بدلہ اتارا جا چکا ہے۔ (مر جاتا ہے)

پنڈارس: اب میں آزاد ہوں ــ لیکن اگر میں اپنی مرضی کے مطابق عمل کر سکتا تو کبھی آزاد نہ ہوسکتا تھا ــ اے کیسیس پنڈارس اس ملک سے دور ایسی جگہ بھاگ جائے گا جہاں کسی رومن کو اس کا سراغ نہ ملے ــ

(چلا جاتا ہے)

ٹٹی نیس اور میسالا داخل ہوتے ہیں ــ

میسالا: ٹٹی نیس یہ محض آپس میں ادلی بدلی ہوئی کیوں کہ آکٹیویس کو عالی جناب بروٹس کی فوج نے پسپا کردیا ہے اور کیسیس کے دستوں کو اینٹنی نے ــ

ٹٹی نیس: اس خبر سے کیسیس کو بہت تقویت ملے گی ــ

میسالا: تم نے انہیں کہاں چھوڑا تھا؟

ٹٹی نیس: اس پہاڑی پر، ان کے غلام پنڈارس کے ساتھ ــ وہ انتہائی مایوسی کی حالت میں تھے ــ

میسالا: یہ جو زمین پر لیٹے ہیں کہیں وہی تو نہیں ہیں؟

ٹٹی نیس: ان کے لیٹنے کا انداز وہ نہیں ہے جو زندوں کا ہوتا ہے ــ آہ میرا دل!

میسالا: وہی تو نہیں ہیں؟

ٹٹی نیس: نہیں میسالا کبھی تھے، مگر اب یہ کیسیس نہیں ہیں ــ اے غروب ہوتے ہوئے سورج جس طرح تو آج شام اپنی سرخ شعاعوں میں ڈوب رہا ہے اسی طرح کیسیس کا دن بھی اس کے سرخ لہو میں ڈوب گیا ہے ــ روم کا آفتاب غروب ہوگیا ہے ــ ہمارا دن ڈھل چکا ہے ــ اب بادلوں، شبنم کے قطروں اور بلاؤں کی آمد ہے ــ ہمارے کام پورے ہوگئے ہیں ــ یہ ڈر

که میں نہ جانے کیا جواب لاؤں اس عمل کا موجب
ہوا ہے۔

میسالا: ہاں یہ ڈر کہ کہیں خبر بری نہ ہو۔ اے نفرت انگیز
غلطی، اے اداس ذہن کی اولاد، تو کیوں انسان کے
فریب آمادہ خیالوں کو ایسی چیزیں دکھاتی ہے جن
کا کوئی وجود نہیں؟ اے غلطی تیرا نطفہ گھڑی میں
قرار پا جاتا ہے اور تیری ولادت کبھی مبارک ثابت نہیں
ہوتی بلکہ جو ماں تجھے جنتی ہے تو اسی کو مار
ڈالتی ہے۔

ٹٹی‌نیس: ارے پنڈارس! پنڈارس تو کہاں ہے؟

میسالا: تم اسے تلاش کرو ٹٹی‌نیس اور میں بروٹس سے ملنے
جاتا ہوں کہ یہ خبر ان کے کانوں میں اتاردوں۔ میں
"اتاردوں" کا لفظ دانستہ استعمال کر رہا ہوں کیوں
کہ اس منظر کا بیان بروٹس کے کانوں کو اتنا ہی
گوارا ہوگا جتنے گوارا نوکیلے ہتیار اور زہر میں بجھے
ہوئے تیر ہوسکتے ہیں۔

ٹٹی‌نیس: تم فوراً روانہ ہو جاؤ میسالا اور میں اتنے میں پنڈارس
کو تلاش کرتا ہوں۔ (میسالا چلا جاتا ہے)

اے بہادر کیسیس تو نے مجھے کیوں بھیجا تھا؟ کیا
میں تیرے دوستوں سے نہیں ملا اور کیا انہوں نے
یہ فتح کا سہرا میرے سر پر نہیں باندھا اور مجھ سے
فرمائش نہیں کی کہ اسے تجھ تک پہنچادوں؟ کیا تو نے
ان کے نعرے نہیں سنے تھے؟ افسوس تو نے ہر بات
کو الٹا سمجھا۔ مگر لے اب یہ سہرا اپنے سر پر باندھ۔

تیرے بروٹس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے تیری تذر
کروں اور میں ان کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔
بروٹس جلد آئیے اور مجھے کائیس کیسیس کی تعظیم
کرتا ہوا دیکھیے ۔ اب مجھے اجازت دواے دیوتاؤ۔
ایک رومن کا یہی وتیرہ ہونا چاہیئے: آ اے کیسیس
کی تلوار اور ٹٹی‌نیس کے دل کو ڈھونڈ نکال ۔

(مر جاتا ہے)

بگل کی آواز۔ بروٹس، میسالا، چھوٹا کیٹو، اسٹریٹو،
ولیوضیس اورلوسیلیس داخل ہوتے ہیں ۔

بروٹس: کہاں ہے؟ کہاں ہے میسالا ان کی لاش؟

میسالا: وہاں پر۔ اور ٹٹی‌نیس ان کا سوگ منا رہے ہیں۔

بروٹس: ٹٹی‌نیس کا چہرہ تو آسمان کی طرف اٹھا ہوا ہے ۔

کیٹو: یہ مرچکے ہیں ۔

بروٹس: اے جولیس سیزر تو ابھی تک قادر و توانا ہے ۔ تیری
روح آزاد پھر رہی ہے اور ہماری تلواروں کو خود
ہماری ہی انتڑیوں میں اتار رہی ہے ۔

(بگل کی دھیمی آواز)

کیٹو: شریف ٹٹی‌نیس! ذرا دیکھیے انہوں نے مرحوم کیسیس
کے سر پر سہرا باندھ دیا تھا۔

بروٹس: کیا اب بھی ایسے دو رومن دنیا میں موجود ہیں؟
اے تمام رومنوں کی آخری یادگار، خدا حافظ ۔ یہ
ناممکن ہے کہ روم کبھی بھی تیرا ثانی پیدا کر سکے ۔
دوستو آنسوؤں کا جو قرض اس مرحوم انسان کا میرے
ذمّے واجب ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا تم

مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ میں اس کے لئے موقع نکالوں گا کیسیس، ضرور نکالوں گا۔ ہاں تو آؤ، ان کی لاش تھیسوس[1] بھیج دی جائے۔ مبادا ہماری فوج کی ہمّت شکنی ہو، ان کی تجہیز و تکفین کے مراسم ہماری لشکرگاہ میں ادا نہ کئے جائیں۔ لوسیلیس آؤ اور نوجوان کیٹو تم بھی۔ میدانِ جنگ میں چلا جائے۔ لیبیو اور فلیویس تم ہماری فوج کو کوچ کا حکم دو۔ اس وقت تین بجے ہیں، اور رومنو ہم رات ہونے سے پہلے ایک مرتبہ اور لڑائی میں اپنی قسمت آزمائیں گے۔ (چلے جاتے ہیں)

چوتھا منظر : میدانِ جنگ کا ایک اور حصّہ۔

بگل کی آواز۔ بروٹس، میسالا، چھوٹا کیٹو، لوسیلیس اور فلیویس داخل ہوتے ہیں۔

بروٹس: اے ہم وطنو اپنا سر برابر اونچا رکھنا۔ (چلا جاتا ہے)

کیٹو: کون اتنا اسفل ہے کہ سر اونچا نہیں رکھے گا؟ میرے ساتھ کون چلتا ہے؟ میں میدانِ جنگ میں اپنے نام کا اعلان کروں گا۔ سنو میں مارکس کیٹو کا بیٹا ہوں! ظالموں کا دشمن اور اپنے وطن کا دوست! سنتے ہو، میں

---

[1] Thasos

مارکس کیٹو کا بیٹا ہوں!

فوجی داخل ہوکر جنگ کرتے ہیں ۔

لوسیلیس: اور میں مارکس بروٹس ہوں ، مارکس بروٹس! بروٹس ،
اپنے وطن کا خیرخواہ ۔ پہچان لو میں بروٹس ہوں!
اے جواں سال شریف کیٹو کیا تو زیر ہوچکا ہے؟ ہاں
اب تو بھی ٹٹی نیس کی طرح شرافت سے جان دے رہا
ہے ۔ کاش تجھے عزّت و سرفرازی نصیب ہو کیوں کہ
تو نے اپنے آپ کو کیٹو کا سچّا فرزند ثابت کردکھایا ہے ۔

فوجی ۱: ہتیار ڈال دو ورنہ مرنے کے لئے تیّار ہو جاؤ۔

لوسیلیس: میں محض مرنے کی خاطر ہتیار ڈال رہا ہوں ۔ بروٹس
کو مار ڈالو اور اس کی موت سے عزّت اور سرخ روئی
حاصل کرو ۔ یہ اتنی زبردست کشش ہے کہ تم مجھے
فوراً مارنے پر تیّار ہوجاؤگے ۔

فوجی ۱: ہمیں انہیں نہیں مارنا چاہیّے ۔ یہ ایک معزّز قیدی
ہیں ۔

اینٹنی داخل ہوتا ہے ۔

فوجی ۲: راستہ چھوڑ و! اینٹنی کو بتادو کہ بروٹس حراست میں
لے لئے گئے ہیں ۔

فوجی ۱: میں یہ خبر انہیں دے دوں گا ۔ لو جرنیل تشریف
لا رہے ہیں ۔ بروٹس قیدی بنا لئے گئے ہیں ۔ حضور
بروٹس قیدی بنا لئے گئے ہیں ۔

اینٹنی: کہاں ہیں وہ؟

لوسیلیس: وہ حفاظت سے ہیں اینٹنی ۔ بروٹس بالکل حفاظت سے
ہیں ۔ میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ دشمن کا کوئی

آدمی باعزّت بروٹس کو زندہ گرفتار نہیں کرپائے گا۔ دیوتا انہیں اس زبردست ذلّت سے بچائے رکھیں۔ اگر وہ آپ کو مل بھی گئے، زندہ یا مردہ، تو آپ انہیں بروٹس کی مانند پائیں گے، ویسا ہی جیسا کہ حقیقت میں وہ ہیں۔

اینٹنی : بھائی یہ بروٹس نہیں ہیں۔ مگر یقین مانو یہ مال بھی قدر و قیمت کے اعتبار سے کچھ کم نہیں۔ ان صاحب کو حفاظت سے رکھو۔ ان کے ساتھ کمال مہربانی سے پیش آؤ۔ میں یہ زیادہ پسند کرتا ہوں کہ ایسے لوگ دشمن ہونے کی بجائے میرے دوست ہوں۔ جاؤ دیکھو بروٹس مارے گئے یا زندہ ہیں اور آکٹیویس کے خیمے میں آکر مجھے حالات کی رفتار کے بارے میں مطّلع کرو۔

(چلے جاتے ہیں)

پانچواں منظر : میدانِ جنگ کا ایک اور حصّہ۔

بروٹس، ڈارڈینیس، کلائٹس، اسٹریٹو اور ولیومنیس داخل ہوتے ہیں۔

بروٹس: آؤ میرے چند بچے کھچے دوستو اس ٹیلے پر بیٹھ کر ذرا سستا لو۔

کلائٹس: اسٹیٹی لیس[1] نے مشعل دکھائی تھی لیکن حضور وہ

---

[1] Statilius

لوٹ کر نہیں آیا ــ وہ یا تو قیدی بنالیا گیا یا ہلاک ہوگیا ــ

بروٹس: بیٹھ جاؤ کلاٹس ــ "ہلاک ہونے" کا استعمال زیادہ صحیح ہے ــ یہ کام وہ ہے جس کا رواج ان دنوں عام ہوگیا ہے ــ سنو کلاٹس ــ (سرگوشی میں گفتگو)

کلاٹس: کیا فرمایا؟ میں حضور؟ جی نہیں یہ کام مجھ سے ہرگز نہیں ہوسکتا ــ

بروٹس: تو پھر خاموش ــ ایک حرف کسی سے نہیں ــ

کلاٹس: اس سے اچھا یہ ہے کہ میں خودکشی کرلوں ــ

بروٹس: سنو ڈارڈینیس ــ (سرگوشی میں گفتگو)

ڈارڈینیس: میں اور یہ کام کروں؟

کلاٹس: او ڈارڈینیس!

ڈارڈینیس: او کلاٹس!

کلاٹس: بروٹس نے تم سے کس منحوس بات کی فرمائش کی؟

ڈارڈینیس: اس بات کی کلاٹس کہ میں انہیں ہلاک کردوں ــ دیکھو وہ سوچ میں گم ہیں ــ

کلاٹس: کیا ان کا ظرفِ عالی اب غم سے اتنا لبریز ہوچکا ہے کہ ان کی آنکھیں تک چھلک رہی ہیں؟

بروٹس: ادھر آؤ اچھے ولیومنیس ــ ذرا سنو ــ

ولیومنیس: حضور کا ارشاد؟

بروٹس: ولیومنیس سیزر کی روح دو مختلف موقعوں پر رات کے وقت میرے سامنے نمودار ہوئی، ایک بار سارڈیس اور کل رات یہاں فلپّائی کے میدان میں ــ میں جانتا ہوں میرا آخری وقت آپہنچا ہے ــ

ولیومنیس: ایسا نہ کہیّے میرے آقا ــ

بروٹس: نہیں ولیومنیس مجھے اس کا یقین ہے ۔ تم دیکھ رہے ہو ولیومنیس حالات کا کیا رنگ ہے ۔ ہمارے دشمنوں نے ہمیں دھکیلتے دھکیلتے قبر کے کنارے پہنچادیا ہے ۔ (بگل کی دھیمی آواز) بہتر یہ ہے کہ ہم خود اس کے اندر چھلانگ لگا جائیں نہ یہ کہ برابر تامّل کرتے رہیں یہاں تک کہ ہمارے دشمن آکر ہمیں دھکّا دے دیں ۔ اچھے ولیومنیس تمہیں معلوم ہے ہم دونوں ساتھ ساتھ مدرسے گئے تھے ۔ اس دیرینہ محبّت کا واسطہ دے کر جو ہمارے درمیان رہی ہے میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ میری تلوار کا قبضہ تھام لو اور میں اس کے پھل پر گر کر اپنا خاتمہ کئے لیتا ہوں ۔

ولیومنیس: یہ ایک دوست کے کرنے کا کام نہیں میرے آقا ۔

(بگل کی آواز جاری ہے)

کلائٹس: بھاگیے میرے آقا، بھاگیے ۔ اب یہاں رکنا ٹھیک نہیں ۔

بروٹس: تمہیں خدا حافظ، اور تمہیں، اور تمہیں ولیومنیس ۔ اسٹریٹو تیرا یہ سارا وقت سوتے گذرا ہے ۔ تجھے بھی خدا حافظ اسٹریٹو ۔ ہم وطنو میرا دل اس بات سے نہال ہے کہ مجھے اپنی تمام عمر میں اب تک کسی ایسے شخص سے سابقہ نہیں پڑا جس نے میرے ساتھ وفا نہ کی ہو ۔ مجھے آج شکست میں جتنی شان و شوکت ملے گی وہ اس عظمت سے کہیں زیادہ ہوگی جو آکٹیو یس اور مارک اینٹنی اپنی ذلیل فتح سے حاصل کریں گے ۔ اب تم سب کو خدا حافظ، کیوں کہ بروٹس کی زبان اس کی زندگی کا سارا افسانہ قریب قریب سناچکی ہے ۔

رات میری آنکھوں پر آویزاں ہے — میرے اعضا جو اس لمحے
تک پہنچنے کی جد و جہد کرتے رہے اب آرام کریں گے —
(بگل کی آواز — اندر سے "بھاگو، بھاگو، بھاگو!" کا شور)

کلائٹس: بھاگیے! میرے آقا، بھاگیے!

بروٹس: چلو، میں پیچھے پیچھے آتا ہوں —

(کلائٹس، ڈارڈینیس اور ولیومنیس چلے جاتے ہیں)

بروٹس: اسٹریٹو میں تجھ سے منّت کرتا ہوں کہ اپنے آقا کا ساتھ
دے — تو نیک نام انسان ہے اور تیری زندگی کو عزّت اور
آبرو کا تجربہ رہا ہے — میری تلوار پکڑ اور اپنا چہرہ
پھیر لے، اور میں اس پر گر کر اپنا کام تمام کئے لیتا
ہوں — اسٹریٹو ہے تو تیّار؟

اسٹریٹو: پہلے مجھے اپنا ہاتھ دیجیے — خدا حافظ میرے آقا —

بروٹس: خدا حافظ اچھے اسٹریٹو — اے سیزر اب آرام کر — جس
خوشی سے میں اپنی جان دے رہا ہوں اس کی آدھی
خوشی بھی مجھے تیری جان لے کر نہیں ہوئی تھی —
(مر جاتا ہے)

شام کا بگل — اینٹنی، آکٹیویس، میسالا،
لوسیلیس اور فوج داخل ہوتی ہے —

آکٹیویس: یہ کون آدمی ہے؟

میسالا: میرے آقا کا ملازم — اسٹریٹو تیرے آقا کہاں ہیں؟

اسٹریٹو: اس قید سے آزاد جس میں میسالا آپ گرفتار ہیں — فاتحین
اب انہیں صرف جلا سکتے ہیں، کیوں کہ بروٹس اپنے آپ پر
خود غالب آئے ہیں اور کوئی متنفّس نہیں جو ان کے قتل
سے سرفراز ہو سکا ہو —

لوسیلیس: بروٹس کے یہی شایانِ شان تھا ۔ اے بروٹس میں تیرا شکرگذار ہوں کہ تو نے لوسیلیس کی بات رکھ لی ۔

آکٹیویس: جو لوگ بروٹس کے خدمت گذار رہے ہیں انہیں میں اپنی ملازمت میں لیتا ہوں ۔ بھائی تم تیّار ہو میرے ساتھ رہنے پر؟

اسٹریٹو: جی ہاں، بشرطیکہ میسالا مجھے آپ کے حوالے کریں ۔

آکٹیویس: ہے اجازت اچھے میسالا؟

میسالا: اسٹریٹو میرے آقا نے کس طرح سے جان دی؟

اسٹریٹو: میں نے تلوار تھامی اور انہوں نے اس پر گر کر خود کو ہلاک کر لیا ۔

میسالا: آکٹیویس جس شخص نے میرے آقا کا آخری حقِ خدمت ادا کیا ہو اسے آپ اپنی ملازمت میں لے لیجیے ۔

اینٹنی: یہ ان تمام رومنوں میں سب سے شریف رومن تھا ۔ ایک اس کے سوا سب سازشیوں نے جو کچھ سیزرِ اعظم کے ساتھ کیا حسد کی بنا پر کیا ۔ صرف یہی تنہا شخص تھا جو عوام سے نیک نیّتی رکھتے ہوئے اور سب کی بھلائی کی خاطر ان میں شامل ہوا ۔ اس کی زندگی شرافت کا نمونہ تھی اور اس کے اندر عناصر کی باھمی آمیزش کچھ اس طرح ترکیب پائی تھی کہ فطرت کھڑی ہو کر دنیا کے سامنے اعلان کردے: "انسان اس کو کہتے ھیں!"

آکٹیویس: ھمیں چاھیئے کہ ان کے فضل و کمال کی رعایت سے ان کا پورا احترام ملحوظ رکھیں اور ان کی تجہیز و تکفین تمام مراسم کے ساتھ عمل میں لائیں ۔ آج رات ان

کی لاش میرے خیمے میں رہے گی اور جیسا کہ ایک موجی کے حق میں ہونا چاہیئے اس کی پوری پوری تعظیم کی جائے گی — فوجیوں کو حکم دیا جائے کہ لڑائی روک دیں اور ہم یہاں سے روانہ ہوں تاکہ اس یومِ سعید کی عزّت و ناموری کو آپس میں تقسیم کریں —

(سب لوگ چلے جاتے ہیں)

توضیحات

ص ۱۹ : **پامپی**

اپنے عہد کا معروف سپہ سالار جو ۱۰۶ عیسوی ق م میں پیدا ہوا۔ فوجی کامیابیوں کی بدولت وہ اوائلِ عمر ہی میں نمایاں شہرت حاصل کرچکا تھا اور اسے حکومت کی طرف سے حق ملا ہوا تھا کہ اپنے نام کے ساتھ "اعظم" کا لقب استعمال کرے۔ اس کی بیٹی کی شادی سیزر سے ہوئی تھی۔ شروع میں سیزر اور پامپی کی آپس میں دوستی تھی لیکن بعد میں ان کے درمیان اختلاف ہوگیا اور نوبت لڑائی تک پہنچی۔ اس میں پامپی کو شکست ہوئی اور اس نے بھاگ کر مصر میں پناہ لینی چاہی۔ وہاں مصری حکومت نے اسے قتل کروادیا۔ اس کی وفات ۴۸ عیسوی ق م میں واقع ہوئی۔

پامپی نے دو بیٹے چھوڑے۔ باپ کے مرنے کے بعد انہوں نے سیزر کے خلاف جنگ کی اور ۴۵ عیسوی ق م میں فریقین کا مقابلہ اسپین میں ہوا جس میں سیزر کو فتح ہوئی۔ اس واقعے کی طرف ڈرامے کے شروع میں اشارہ کیا گیا ہے (پہلا ایکٹ، پہلا منظر)۔ مذکورہ لڑائی میں پامپی کا بڑا بیٹا مارا گیا لیکن چھوٹا بچ نکلا اور ان واقعات میں شریک رہا جو تقریباً چھ سال بعد روم کی مملکت میں رونما ہوئے۔

ص ۱۹ : **ٹائبر**

اطالیہ کا دوسرا بڑا دریا جس کی شہرت کا اہم سبب یہ ہے کہ قدیم روم کا پایہ تخت اس پر واقع تھا۔

ص ۲۰ : **کیپیٹول**

قدیم روم کی سات پہاڑیوں میں سے سب سے اونچی پہاڑی اور پرانے شہر کا سیاسی مرکز۔

ص ۲۰ : **لوپرکال**

ایک رومن تہوار جس کی قدامت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تہوار ۱۵ فروری کو منایا جاتا تھا۔ اس کی اہم ترین رسم بکریوں کی قربانی تھی۔ قربانی کے بعد بکریوں کی کھال سے تسمے کاٹ لئے جاتے تھے۔ تہوار کے دن نوجوان یہ تسمے لئے برہنہ دوڑتے پھرتے اور جو سامنے آتا اسے ان سے مارتے تھے۔ بے اولاد عورتیں خاص طور پر چاہتی تھیں کہ انہیں تسموں سے مارا جائے کیوں کہ ان کا اعتقاد تھا کہ اس طرح وہ اسے بانجھ پن سے چھٹکارا پا لیں گی۔

ص ۲۶ : **اینیاس**

قدیم رومن شاعر ورجل (۷۰ـ۱۹ عیسوی ق م) کسی

طویل رزمیہ نظم ایینڈ (AENEID) کا ہیرو جسے شاعر نے رومن
اخلاق کا مثالی نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔ انچیزس اس کا ضعیف
اور کمزور باپ تھا جسے اس نے جلتے ہوئے ٹرائے سے بچایا
تھا۔ ٹرائے کی لڑائی کا حال ایلیڈ ILIAD میں ملتا ہے جو
ہومر کی تصنیف بتائی جاتی ہے۔

ص ۲۷: کلاسس

ایک دیو قامت برنجی مجسّمہ جو ۲۸۰ عیسوی ق م میں
جزیرۂ روڈز (Rhodes) کے مقام پر تعمیر ہوا تھا۔ یہ اپالو کا
مجسّمہ تھا اور دورِ قدیم کے سات عجائبات میں شمار کیا جاتا تھا۔
۲۲۴ عیسوی ق م میں یہ ایک زلزلے سے گر گیا۔ ایک مشہورِ عام
مگر بے بنیاد روایت کے مطابق اس مجسّمے کو روڈز کی بندرگاہ
کے داخلے پر اس طرح نصب کیا گیا تھا کہ جہاز اس کے پھیلے
ہوئے پیروں کے درمیان سے گذر سکتے تھے۔

ص ۲۸: تارکوین

پرانے زمانے میں روم کا ایک بادشاہ جس کا نام لوسیس
تارکوینیس (Lucius Tarquinius) اور کنیت Superbus
("متکبّر") ہے۔ اسے ۵۱۰ عیسوی ق م میں معزول کردیا گیا۔
ایک غیر مستند روایت کے مطابق اس کی معزولی میں اس کے بیٹے
اور لکریشیا (Lucretia) کے درمیان واقع شدہ حالات کا دخل
تھا۔ لکریشیا اس کے بھتیجے کالیٹائن (Collatine) کی بیوی

تھی اور اس کا تعلق بروٹس گھرانے سے تھا ۔ تارکوین کے بیٹے نے اس کی عصمت دری کی جس کی شرم سے لکریشیا نے خودکشی کر لی ۔ اس کی موت کے بعد کالیٹائن نے لوسیس جونیس بروٹس (Lucius Junius Brutus) کے ساتھ مل کر علمِ بغاوت بلند کیا اور تارکوین کو روم سے بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا ۔ ڈرامے میں بروٹس خود کو لوسیس جونیس بروٹس کی نسل سے بتاتا ہے (ص ۳۸) جس نے ملوکیت کا خاتمہ کر کے روم میں جمہوریت کی بنیاد ڈالی تھی ۔

ص ۶۰: کیٹو

بروٹس کا خسر جس کا پورا نام مارکس پورسیس کیٹو (Marcus Porcius Cato) تھا ۔ ایمانداری اور راستبازی میں اس کی شہرت اپنے زمانے میں ضرب المثل تھی ۔ افریقہ میں پامپی کی موافقت کرتے ہوئے اس نے سیزر کے خلاف جنگوں میں حصّہ لیا جن میں اسے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ۔ آخر کار اسے اور اس کے بچے کھچے دستوں کو ۴۶ عیسوی ق م میں موجودہ ٹونس کے قریب یوٹیکا (Utica) کے مقام پر گھیرے میں لے لیا گیا لیکن اسے ہتیار ڈالنا منظور نہ ہوا اور اس نے اپنے ہاتھوں خود کو ہلاک کر لیا ۔

ص ۷۷: الپس

یونان کا ایک پہاڑ جسے یونانی دیومالا میں دیوتاؤں کا

سکن بتایا گیا ہے۔

ص ۹۷: نروائی

ایک جنگ جو قبیلہ جو موجودہ بلجیم کے خطّے میں آباد تھا۔ اس نے رومنوں کے خلاف بغاوت کی جسے ۵۷ عیسوی ق م میں سیزر نے فوج کشی کر کے کچل دیا۔

ص ۱۰۷: سارڈیس

ایشیائے کوچک کا ایک شہر جو موجودہ ازمیر کے مشرق میں واقع تھا۔ یہ قدیم حکومتِ لیڈیا کا پای تخت تھا۔ ۵۴٦ عیسوی ق م میں اس پر ایران کا تسلّط ہوگیا۔ دو سو سال بعد جب سکندرِ اعظم نے ایرانیوں کو شکست دی تو یہ یونانی حکمرانوں کے تصرّف میں آ گیا۔ ۱۵۳ عیسوی ق م میں اس پر رومنوں کا قبضہ ہوا اور آیندہ تقریباً ایک ہزار سال تک اسے ایک اہم شہر کی حیثیت حاصل رہی۔

ص ۱۱۹: فلپّائی

مقدونیہ کا ایک قدیم شہر جس کا نام سکندرِ اعظم کے باپ فلپ ثانی نے اپنے نام پر رکھا تھا۔ اس مقام پر آکٹیویس اور اینٹنی کی فوجوں نے فیصلہ کن لڑائی کے بعد بروٹس اور کیسیس کسی فوجوں کو شکست دی تھی۔

۱۳۰: **ھبلا**

جزیرۂ صقلیہ کا ایک قدیم شہر جسے اپنے شہد کی خوبی کے سبب غیر معمولی شہرت حاصل تھی ۔

ص ۱۳۲: **ابیقور**

قدیم یونانی فلسفی جو ۳۴۱ عیسوی ق م میں پیدا ہوا ۔ اس نے بہت سی ضخیم کتابیں لکھیں لیکن اب ان کے صرف ٹکڑے ملتے ہیں ۔ ابیقور کے نظریے کے مطابق فلسفہ زندگی میں خوشی حاصل کرنے کا فن ہے ۔ اس نظریے سے ایک غلط فہمی یہ پیدا ہوئی ہے کہ ابیقوری فلسفے کو حصولِ لذّت کا ذریعہ سمجھا گیا ہے حالاں کہ اس میں جس خوشی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسے "طمانیتِ قلب" سے تعبیر کرنا زیادہ مناسب ہوگا ۔ ابیقور کا عقیدہ تھا کہ مافوق الفطرت ہستیاں انسانی معاملات کی طرف سے بے تعلّق ہیں اور اس لئے شگونوں کو اہمیت نہیں دینی چاہیّے ۔ اس کی وفات ۲۷۰ عیسوی ق م میں ہوئی ۔

مختصر کتابیات

اردو

سیّد تفضّل حسین (مترجّم): "جولیس سیزر" ، اختر دکن پریس، حیدرآباد دکن، ۱۹۲۳ء۔

عنایت اللہ (مترجّم): "جولیس سیزر"، ساقی، دھلی۔

انگریزی

Asimov, Isaac: ASIMOV'S GUIDE TO SHAKESPEARE I, Avenel Books, New York 1978.

Charney, Maurice: SHAKESPEARE'S ROMAN PLAYS, Harvard University Press, Cambridge 1963.

Coles, Blanche: JULIUS CAESAR (Shakespeare Studies), Richard R. Smith, New York 1940.

Dean, Leonard F. (ed.): TWENTIETH CENTURY INTERPRETATIONS OF JULIUS CAESAR, Prentice Hall, Englewood Cliffs, New Jersey 1968.

Dorsch, T.S. (ed.): JULIUS CAESAR (The Arden Edition), Methuen, London 1962.

Granville-Barker, Harley: PREFACES TO SHAKESPEARE II, Princeton University Press, Princeton 1947.

MacCallum, M.W.: SHAKESPEARE'S ROMAN PLAYS AND THEIR BACKGROUND, Russel & Russel, New York 1967.

Palmer, John: POLITICAL CHARACTERS OF SHAKESPEARE, Macmillan, London 1945.

Ribner, Irving: JULIUS CAESAR, AN OUTLINE-GUIDE TO THE PLAY, Barnes & Noble, New York 1964.

Schanzer, Ernest: THE PROBLEM PLAYS OF SHAKESPEARE, Routledge & Kegan Paul, London 1963.

Wilson, John Dover (ed.): JULIUS CAESAR, Cambridge University Press, Cambridge 1949.